

مُسْنَدِ عَلِیُّشَہ

مُرتَبَہ

جمیل نقوی

Toobaa-elibrary.blogspot.com



اُردو اکیڈمی سنٹر کراچی

﴿مُسْنَدِ عَائِشَةَ﴾

مرتبہ: جمیل نقوی

مقدمہ: مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی صاحب

مع رسالہ (مترجم)

عين الاصابه في استدراك عائشه رضي:

امام جلال الدين السيوطي

پیشکش: طوبی ریسرچ لائبریری

toobaa-elibrary.blogspot.com

مُسَدِّعَاتُ

مَعَ اُرْدُو ترجمہ

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے مروی حدیث کا مجموعہ
وَسَلَامٌ عَلَيْهَا وَفِيهَا بَرَكَاتٌ
اور

رسالتہ الاصحاح فی ائمتہ ک العظمیٰ

الائمة الاھلب علیہم السلام

مَعَ اُرْدُو ترجمہ

تالیف

جمیل نقوی الحنفی

مقدمہ

مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی

ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ ڈی



اُرْدُو اکیڈمی سندھو کراچی

ترتیب

جملہ حقوق محفوظ

کاپی رائٹ ۱۹۹۳ء



پبلیکیشن

مؤلف _____ جملہ حقوق محفوظ
طابع _____ عزیز حسن لد
ہاشر _____ اردو اکیڈمی سندھ
کراچی پاکستان



۱۵۲/۱

مطبوعہ

ایڈٹیک آفٹ پریس آرام باغ کراچی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۸	مستفاد کا بیان	۷	دیباچہ از مؤلف
۶۸	بَابُ الصَّلَوةِ		مقدمہ
۶۸	نماز میں جلدی کرنے کا بیان	۱۳	از کلمہ مولانا عبدالحلیم رحمتی
۶۹	اذان کا بیان	۴۳	علم وحدیث اور حضرات
۷۰	سترہ حاجت کا بیان		از سید سلیمان ندوی
۷۱	سترہ کلمہ کا بیان	۵۲	باب الایمان
۷۲	نماز کے اوقات اور رکعات کا بیان	۵۲	تقدیر پر ایمان رکھنے کا بیان
۷۳	نیکو خیریت کے بعد جو پڑھی جائے گا اس کا بیان	۵۳	غذاب قبر کا ثبوت
۷۴	نماز میں قرأت کا بیان		کتاب اثر اور سنت رسول کو
۷۴	رکوع کا بیان	۵۴	مغیضی سے بچنے کا بیان
	سجود کی کیفیت اور اس کی	۵۵	علم کا بیان
۷۵	فضیلت کا بیان	۵۶	بَابُ الْبَطَانَةِ
۷۵	تفسیر معنی اخراجات کا بیان	۵۶	دفعہ کو واجب کرنا بولی چیز کا بیان
۷۶	نماز کے بعد دعا و تہنید کا بیان	۵۸	مسواک کرنے کا بیان
۷۷	نماز میں چائیز اور ناچائز امور کا بیان	۶۰	وضو کی سنتوں کا بیان
۷۷	صلوں کے بار بار کرنے کا بیان	۶۱	نہلنے کا بیان
۷۸	امامت کا بیان	۶۵	نایک آدمیوں سے میل جول
۷۹	امام کی اقتداء اور تہنید کے	۶۶	حقیق کا بیان

صفحہ	مضمون	صفحہ
۱۱۷	احکام کا بیان	
۸۲	سنتوں کا بیان اور فضائل	
۸۳	رات کی عبادت پر رغبت	
	دوستے کا بیان (تہجد)	
۸۹	اعمال میں میاں و روی کا بیان	
۹۰	وتر کا بیان	
۹۱	ماہ رمضان کی عبادت کا بیان	
۹۳	بیابان کے زائچہ پری اور بیابان کے	
۱۰۳	ثواب کا بیان	
	حیث اور جنازہ کا بیان	
۱۰۷	حیث کو فضل اور کھنڈے کا بیان	
۱۰۷	حیث کو دشمنی کرنے کا بیان	
۱۰۸	حیث پر روئے کا بیان	
۱۰۹	قبروں کی زیارت کا بیان	
۱۱۱	بابُ الشُّرُوفِ	
۱۱۱	زکوة کا بیان	
	خرقہ کی فضیلت اور بخل کی	
۱۱۳	سراپت کا بیان	
۱۱۵	خیرات اور صدقہ کی فضیلت کا بیان	
	غور کے مال بھری کے غور کے مال کا بیان	
۱۱۶	بابُ الصَّوم	
۱۱۷	روزہ کا بیان	
۱۱۸	تفصیل روزہ کا بیان	
۱۱۹	نفل روزہ کا بیان	
۱۲۱	زوال سے پہلے روزہ کی نیت	
۱۲۲	شب قدر کا بیان	
۱۲۳	اعکاف کا بیان	
۱۲۴	فضائل ذکر	
۱۲۶	دعاؤں کا بیان	
۱۲۷	استغفار اور توبہ کا بیان	
۱۲۷	مختلف اوقات کی دعاؤں	
	کا بیان	
۱۲۸	پناہ مانگنے کا بیان	
	بابُ الحج	
۱۲۸	احرام باندھنے اور نیک کے بیان	
۱۳۱	تہجد اور نیک کے واقعہ کا بیان	
۱۳۲	شہر مکہ میں نفل باندھنے اور طواف کا بیان	
۱۳۳	میدان عرفات میں ٹھہرنے کا بیان	
۱۳۴	جروں پر نیک باندھنے کا بیان	
۱۳۶	قربان کی جانور کا بیان	
	قربانی کے حق کا بیان اور	

صفحہ	مضمون	صفحہ
۱۳۶	طوافِ برکت کا بیان	
۱۳۸	حرم کو نیک باندھنے کی ممانعت	
۱۳۸	حرم نیک کی حُرمت کا بیان	
۱۳۹	حرم مدینہ کا بیان	
	بابُ البیتِ ع	
۱۴۰	پاک روزی اور طوافِ بیت کا بیان	
۱۴۲	بجز زمین کو آباد کرنے کا بیان	
۱۴۳	عطا یا کا بیان	
۱۴۵	قباہُ النِّسَاح	
۱۴۵	نیک کا بیان	
۱۴۶	جن غوروں کو نیک کا بیان	
۱۴۸	نیک کا بیان اور نیک کے بیان	
	بابُ اللباس	
۱۴۹	لباس کا بیان	
۱۴۹	پاؤں کا بیان	
۱۵۰	نگلی کا بیان	
۱۵۰	تھاپوں کا بیان	
	بابُ الطَّهْرَةِ	
۱۵۱	نقیات کا بیان	
	بابُ الشُّدُورِ	
۱۵۱	نقدوں کا بیان	
	بابُ الرُّؤْيَا	

دیباچہ

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

واقعات زندگی

آپ کا نام گرامی عائشہ، لقب صدیقہ، اُمّ المؤمنین خطاب، آنحضرت کی مقرر کردہ اُمّ عبدالکبیرت اور میرا لقب ہے۔ آپ کے والد بزرگوار کا اسم مبارک عبداللہ، ابو الکبیرت اور صدیق لقب تھا۔ ماں کا نام اُمّ رومان تھا باپ کی جانب سے آنحضرت اور اُمّ المؤمنین کا نسب آشوبی پشت پرادرماں کی جانب سے گیارہویں پشت پرہاجر مقلہ ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش تاریخ رسیدگی عالم کہیں خاموش تھی۔ تاہم خود اُمّ المؤمنین کی روایات کے مطابق ہجرت سے تین برس قبل چھ برس کی عمر میں نکاح ہوا۔ شوال سنہ ۱۰ میں نو برس کی تئیں نفی ہوئی۔ اٹھارہ برس کا برس تھا کہ ربیع الاول میں یوہ ہوتیں۔ ۱۰ پس شطرے ولادت کی صبح تاریخ شوال نبوت کا پانچواں سال ہے۔

مشیت الہی پہلے ہی حضرت عائشہ صدیقہ عنکے ذریعہ عظیم خدمت لینے کا فیصلہ کر چکی تھی جس کے ثبوت میں حدیث قدس ملاحظہ ہو جس کے مطابق آنحضرت نے حضرت عائشہ سے فرمایا:

”میں نے تم کو دو بار دیگی تھا کہ جبریل تم کو کہے کہ تم میرے پاس

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰۲	صور پھر کے علمے کا بیان	۱۸۲	نخواب کا بیان
۲۰۲	حشر کا بیان		بَابُ الْاَدَابِ
۲۰۳	حساب قصاص اور میزان کا بیان	۱۸۳	سلاہ کا بیان
۲۰۴	دیدار الہی کا بیان	۱۸۴	مصارف اور عائدہ کا بیان
۲۰۹	بَابُ يَذْكُرُ الْخَلْقَ وَذِكْرُ اَنْبِيَاءِ	۱۸۵	ہنسنے کا بیان
۲۰۹	مخلوق کی پیدائش دنیا کا بیان	۱۸۶	نام لکھنے اور چھ برے ناموں کا بیان
۲۱۳	بَابُ فُضَالِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ	۱۸۶	شعر کا بیان
۲۱۳	رسول خدا صلعم کی اہل بیت کا بیان	۱۸۷	بیک اور احسان اور امان کے ساتھ سلوک
۲۲۱	مہجرت کا بیان	۱۸۷	خدا کی مخلوق پر شفقت اور رحمت کا بیان
۲۲۳	کرامتوں کا بیان	۱۹۱	عقدائے اور صلہ کے محبت کا بیان
۲۲۵	رسول اللہ صلعم کی وفات کا بیان	۱۹۲	جن چیزیں منع کی گئیں ان کا بیان
۲۳۲	بیک کی صلعم کی ہر چیز میں اس کا بیان	۱۹۳	زنی حیا اور سن اخلاق کا بیان
	بَابُ مَنَاقِبِ الْاَنْبِيَاءِ	۱۹۵	ظلم و ستم کا بیان
۲۳۲	حضرت ابو بکر کے مناقب و فضائل		بَابُ الرِّقَاقِ
۲۳۳	حضرت عمر کے مناقب و فضائل	۱۹۷	دل کو نرم کرنا اور حدیثوں کا بیان
۲۳۵	حضرت عثمان کے مناقب و فضائل	۱۹۷	فخر کی غفلت سے نہ صلعم کی معاشرہ کا بیان
۲۳۶	عشیرہ بنی نضیر کے مناقب و فضائل	۱۹۹	روئے اور ڈرنے کا بیان
۲۳۸	رسول خدا صلعم کے اہلیت کے مناقب و فضائل	۲۰۰	ڈرانے اور نصیحت کا بیان
۲۴۱	رسول خدا صلعم کی بیویوں کے مناقب و فضائل	۲۰۰	بَابُ الْاُفَاقِ وَالْاَعْلَاقِ
۲۴۶	عین الانصاف جہ عدد اور ترجمہ	۲۰۱	قریب قیامت کا بیان
			قیامت کے لوگوں پر قائم ہوگی۔

لئے۔ جب میں نے اسے کھولا تو تم تھیں اور کہا گیا کہ یہ جہاڑی بیوی ہیں، ان سے نکاح کر لیجئے اور یہ حضرت خدیجہ ابیجرؓ کا بدل ہیں۔

بنابرہی آنحضرتؐ نے فوری طور پر حضرت عائشہ صدیقہؓ کی والدہ مہروماں سے تاکید فرمادی تھی کہ دائیری خاطر سے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ اس وقت حضرت عائشہ صدیقہؓ انہیں تھیں لیکن خدا وادبانت و معلومات کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ وہ گر باکیل ری تھیں کہ رساتا تب آشرف سے آئے۔ گزروں میں ایک گھوڑا بھی تھا جس کے دائیں بائیں۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ عائشہؓ یہ کیا ہے جواب کہ گھوڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ گھوڑوں کے پرتو نہیں ہوتے۔ انہوں نے برجستہ کہا: ”کیوں بھلا حضرت سلیمانؑ کے گھوڑوں کے پرتو تھے؟“

صحیح بخاری کی ایک حدیث کے مطابق حضرت عمرؓ انعامؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہؐ! آپؐ دنیا میں سب سے زیادہ کس کو محبوب رکھتے ہیں؟ ارشاد ہوا کہ عائشہؓ کو جو عمرؓ میں کیا کہ مردوں کی نسبت سوال ہے۔ فرمایا: ”عائشہؓ کے باپ کو“ صحیح بخاری ہی کی حدیث ہے کہ ایک دن حضرت عمرؓ فاروقؓ نے اپنی صاحبزادی ام المومنین حضرت حفصہؓ کو بھیجا یا کہ عائشہؓ کی ریس نہ کر، وہ دو حضورؐ کو محبوب ہے۔ چونکہ دین کے برے حصہ کو منتقل کرنے کا فریضہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اہلیت یعنی ازدواج مطہرات کے سر دیا جا رہا تھا تو سورۃ احزاب میں ارشاد ہوا:

اے نبیؐ کی بیویو! تم عام مولیٰ عورتوں میں نہیں ہو، مزید منفرد اور اعلیٰ ترین مقام عطا ہوا، پیغمبرؐ کا مومنوں پران کی جانوں سے بھی زیادہ حق ہے اور اس کی بیویاں ان سب کی مائیں ہیں۔ (احزاب)

نبی کریمؐ نے فرمایا کہ:

”مردوں میں بہت سے کامل گذرے لیکن عورتوں میں میری بہت عثمان اور

آسیب زدہ فزعون کا مکمل پیدا نہ ہونی اور عائشہؓ کو عورتوں پر اسی طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کو کھانے کی دھڑی اقسام پر۔ (بخاری)

امہات المومنین میں حضرت عائشہ صدیقہؓ نے دین کا پیش از پیش کام لینا مقصود تھا، لہذا یہ فطری طور پر ضروری تھا کہ امت کے سامنے ان کی پاکیزگی اور صداقت کا عظیم الشان ناقابل تردید اور اعلیٰ ترین ثبوت پیش ہو۔ لہذا واقعہ ایک ظہور پذیر ہوا۔ حضرت عائشہؓ کی پاکیزگی اور صداقت کا ثبوت وحی غیر مستطو (حدیث) کے ذریعے بھی ممکن تھا اور یا اللہ اپنی قدرت سے حضرت مسیحؑ حضرت حسانؑ اور حضرت جبرائیلؑ نے عزت کر دیا تاکہ انہوں نے منافق عبداللہ بن ابی کے درغلانے باطلہ نبی کی بنام بلازم عائد کر دیا تھا لیکن نہیں، رب کریمؐ نے خود سورۃ نور کی میں آیات کریمہ کے ذریعہ ام المومنین کی پاکیزگی اور صداقت کا اعلان فرمایا، جب تک قرآن حکیم اور مسلمان اس دنیا میں موجود ہیں اور حبیب تک گھروں، مجلسوں اور مساجد میں سورۃ نور کی تلاوت جاری رہے گی، عمتہ انسانیت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عظمت، فضیلت اور صداقت کی شہادت رہے گی، وحی کے ذریعہ گونجتی رہے گی۔

عرب جاہلیت کے رسم و رواج کے متعلق بعض اہم معلومات کتب احادیث میں عرث حضرت عائشہؓ ہی کی زبانی منقول ہیں۔

انصاری جنگ بعات کا تذکرہ بھی آپؐ ہی کے مہزون منت ہے (بخاری، خزودہ بدر کے بعض واقعات، احمد کی جنگ کی تفصیل، خزودہ خندق کے بعض اہم گوشے، خزودہ بنو قریظہ کی چند خبریں، خزودہ ذات الرقاع میں نماز خوف کے حالات، فتح مکہ میں جو امین کی ہیبت، تجزۃ لوداع کی اہم جزئیات ام المومنین حضرت عائشہؓ ہی سے منقول ہیں۔

علاوہ ازیں واقعہ ہجرت اور واقعہ وفات رسول کے علاوہ آپ کی خدمات
مشاغل اور اختلاط کی جملہ تفصیل کتب امارت میں ام المومنین صدیقہ الکبریٰ
سے ہی مروی ہیں۔

درس و تدریس میں آپ کا سفر مقام ہے۔ آپ نے پردہ میں رہتے ہوئے
سیکڑوں خواتین اور مردوں کو دین سے آراستہ فرمایا، حضرت امام عظمہ کے
استاد حضرت امام بخاری کو جو عراق کے مشفق علیہ امام تھے، حضرت عائشہ رضی
بجہن میں تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ مشہور کتب امارت مسند
حبل، مسند داؤد، بخاری اور مسلم نامکمل ہو جائیں اگر وہ ام المومنین کے
اقوال سے پرنہ ہوں۔

علی حیثیت سے حضرت عائشہ صدیقہ کو صرف عام خواتین پر نہ صرف
ازواج مطہرات پر بلکہ چند اکابر صحابہ کو چھوڑ کر تمام صحابہ رسول پر عام
برتری حاصل تھی۔ صحیح ترمذی میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے :
ہم صحابیوں کو کوئی مشکل بات کبھی پیش نہیں آتی کہ جس کو ہم نے حضرت
عائشہؓ سے دریافت کیا ہو اور ان کے پاس اس کے متعلق کچھ معلومات ہم کو نہ
ملی ہوں، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے صاحبزادہ ابوسلمہؓ فرماتے ہیں :
میں نے آنحضرتؐ کی سنتوں کا جلنے والا اور رستے میں اگر ضرورت پڑے ان
سے زیادہ فقیہ اور آیتوں کے شان نزول اور فرائض کے مسئلہ کا واقف کار
حضرت عائشہؓ سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔ (زرقاتی)

مفسرین، محدثین اور عقیدت مند کے آراء کے مطابق دین اسلام کا ایک چوتھا
علی اثنا صرف ام المومنین حضرت صدیقہ کبریٰ کے خیر لہجہ تک پہنچا ہے جو خواتین
کے متعلق سنت نبویؐ کا بیشتر مواد آپ ہی کی وساطت سے منتقل ہوا ہے۔ گویا

آج تقریباً ۴۵ کروڑ مسلم خواتین ہر قیامت تک ہر دور کی کروڑوں عورتیں
محنت انسانیت حضرت عائشہؓ کی مرمون منت ہیں کیونکہ اگر وہ محسن انسانیت
کی قربت مجبوریات کو خواتین کی رہنمائی کے سلسلے میں پے درپے ملے اور اجتہاد
سوال و جواب کے ذریعہ وقف نہ فرمائیں اور بعد از وصال رسول اپنی خداداد
علی علی ملاہیت، بصیرت قوت حافظہ، حیرت نا اجتہاد، صفت اور صلاحت
وامانت کے ساتھ اس عظیم اثاثہ کبھی کو منتقل نہ فرمائیں تو آج قرعہ انسانی
کی یہ نصف نصف اللہ جل شانہ کی محنت عقلی سے محروم رہ جاتی۔

ام المومنین نے کچھ سے جو انی تک کا زمانہ سرائی آپ کی معیت میں
گذا را جو دنیا میں مکارم اخلاق کے لئے مبعوث ہوئے تھے، جتنا چاہتے تھے
عائشہؓ کا اخلاق بھی نہایت اعلیٰ تھا، وہ بے حد بخیدہ، فیاض، عابدہ،
رحمد اور تالق تھیں، آنحضرتؐ کے وصال کے بعد ایک مرتبہ انہوں نے کھانا
طلب کیا اور فرمایا : میں کبھی سیر ہو کر نہیں کھاتی کہ مجھے رونما آتا ہو۔
ان کے شاگرد نے دریافت کیا کہ یہ کیوں؟ فرمایا مجھے وہ حالت یاد ہے جس میں
آنحضرتؐ نے دنیا کو چھوڑا، خدا کی قسم میں دن و رات کبھی سیر ہو کر آپؐ نے روٹی
اور گوشت نہیں کھایا۔ (ترمذی)

ام المومنین اولاد سے محروم تھیں لیکن عام مسلمانوں کے بچوں، زیادہ تر
یتیموں کو لے کر پرورش اور تعلیم و تربیت کرتی تھیں حتیٰ کہ شادی وغیرہ کے جملہ
فرائض بھی انجام دیتی تھیں (موطا، آپ کے کل آزاد کئے ہوئے غلاموں کی
تعداد ۶۷ تھی۔

محنت انسانیت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ الکبریٰؓ چند روز بیمار
ہوئے، ۱۶ رمضان المبارک ۵۸ھ کی شب حضرت امیر معاویہؓ کے عہد حکومت میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمہ

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کے
علمی کمالات و امتیازی خصوصیات

از

مولانا ڈاکٹر محمد عبدالعلیم چشتی

ایم۔ اے۔ بی۔ ایچ، ڈی

استاذ شعبہ تحقیق فی الفقہ

جامعۃ العلوم الاسلامیہ

بنوری باؤن، کراچی

(۱)

استاذ محترم سید جمیل احمد نقوی صاحب اردو زبان کے قادر الکلام شاعر
مستند نقاد اور صاحب طرا دیب ہیں۔ کسی عربی درس گاہ کے فارغ التحصیل
عالم نہیں مگر انھیں حدیث کے مطالعہ کا شوق ہے۔ اس شوق نے انھیں اردو
میں مساندید صحابہؓ و صحابیاتؓ کی ترتیب پر کمر بستہ کیا۔ موصوف
نے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی "مستند علمی مرتبہ" کی جس پر میرے

وصال فرمائیں اور آپ کی وصیت کے مطابق دیگر ازدواج مطہرات کے
ساتھ جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ نصف شب گزر چکی تھی مگر جتنا وہیں
آتا کہ ہجوم تھا کہ اپنا سعد کے مطابق عید کا گمان ہو رہا تھا۔

ام المؤمنین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت تھی حضرت
عائشہؓ کی فضیلت کا ایک زریعہ رخ یہ بھی ہے کہ آپ ہی کے جہود کو نبی کریم
کا روضہ بننے کا شرف عظیم حاصل ہوا۔

حضرت مریم اور حضرت آسیہ کے کامل ہونے میں کوئی کلام نہیں لیکن
حضرت صدیقہؓ خواتین کی سردار ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی چھتری میں
کسی کو بھی پیش نہیں کیا جاسکتا۔

جیل نقوی

کوئی نہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ تغیر، حدیث، فقہ، کلام، تصوف و اخلاق، سیرہ تاریخ اور شعر و ادب، ہر گوشہ اور شعبہ علم میں اگر فن اُن کی گراں قدر معلومات اور اُن کے انکار و نظریات سے بحث کرتے ہیں جو اُن کی عبقریت اور اسلامی علوم و فنون کی تالیس میں اُن کی مساعی جمیلہ کی شاہد عدل ہے۔

مولانا نعمانی جیل نقوی احوال اشراف قادیمادونوں بزرگوں کی قربانی تھی کہ یہ خاکسار اس پر مقدمہ لکھے۔ میری مصروفیات اتنی ہیں کہ کوئی نیا کام کرنا بہت مشکل ہو تا ہے مگر حضرت عائشہ کی عظمت، اُن سے عقیدت، محبت اور ان بزرگوں کے اخلاص نے مقدمہ لکھوایا ہے۔ اس میں اگر کچھ افادیت ہے تو وہ ان ہی کے اخلاص کا فیضان ہے۔ اور جو کتابی و لفظی ہے وہ میری سیئات کا اثر ہے۔ اشراف تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری سیئات سے درگزر فرما کر اسے حسن قبول سے ترازے اور ہم سب کی مغفرت فرمائے۔ آمین

برادر بزرگ نامور محدث و علامہ عصر مولانا محمد عبدالرشید صاحب نعمانی نے بصیرت افروز مقدمہ لکھا پھر موجودہ وقتے مسند جمعیاتیات ترتیب دی جو ہر فیروز گزشتہ ادوار لغزشتہ صاحب کے مقدمہ کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ نقوی صاحب نے اب مشکوٰۃ المصابیح سے مسند عائشہ عربی کے مشکوٰۃ المصابیح میں صحاح ششہ کے علاوہ سنن دارمی و سنن بیہقی کی احادیث بھی جمع کی گئی ہیں۔ مسند ابن خلیل میں مسند عائشہ عربی ایک عربی کتاب میں بڑی تفتیش کے دو سو تین (۲۵۳) صفحات پر محیط ہے۔ قابرہ سے کئی بار شائع کی گئی ہے۔ اُسے اردو میں ترجمہ کر کے شائع کرنے کی ضرورت ہے۔ دیکھیں یہ سعادت کس کے حصہ میں آئی ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شخصیت علمی حیثیت سے بہت جامع شخصیت تھی۔ عہد رسالت کی خواتین میں ایسی جامع حیثیت

لے ۱۹۵۳ء میں جب علم کتب خانہ میں کراچی لائبریری ایسوسی ایشن کے ہول آف لائبریرین شپ کراچی کی مساعی سے شرکت کوں کا چلن تھا۔ اُن ایام میں جیل نقوی صاحب مذکورہ اسکول میں پڑھاتے اور علمی کام کرتے تھے۔ گذشتہ پچاس سال سے نقوی صاحب فن کتابداری کے مقدما ستاد کی حیثیت سے برصغیر پاک و ہند میں ایک بلند مقام رکھتے ہیں۔ نقوی صاحب کا خط بھی بہت پاکیزہ، خوشنما اور خوبصورت ہے اور ساتھ ہی فن خطاطی اور اس کی ارتقائی تاریخ پر بھی بڑی گہری نظر رکھتے ہیں، سینکڑوں طلبہ اُن سے پڑھا اور کتابداری کا فن سیکھا۔ ان کی محبت سے کہ ان کا نامور شاگردوں میں چھ جیسے نام و نمود گزریں گا کہ ان کے نمونے فراموش نہیں کیا جس کا ایک طویل زمانہ فرقہ نما گذار کسی ملاتاً بھی نہ ہوگی۔ ایک دن میرا ہمدرد کراچی میں ملاقات ہوئی قربت گئی۔ ان کی محبت نے مجھے بہت متاثر کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر قائم رکھے۔ آمین۔ چشتی۔

بیان ہے :

کائنات قریش تا نصف منزل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دولت کدہ سے
ابن بکر رضی اللہ عنہ تحصیل قریش دوگزہ صفات علم و حکام کی وجہ سے انہیں
اعتقد بطعام فلما سلم، اسلام تھے۔ چنانچہ جب وہ اسلام لائے تو ان کے ساتھ
عامۃ من کان بجاہلہ لہ جن کا اعتقاد میں تھا وہ سب مسلمان ہو گئے۔

عنوان شباب کا زمانہ کا ساتھ نبوت میں بسر ہوا جو اسلام کی دعوت اور بنی
نوع انسان کی اصلاح و ہدایت کا معدن و سرچشمہ تھا، رسالت ابی علیٰ خطیبہ و علم
کے انتقال کے بعد بقیہ زندگی یا اپنی اور علم و دین کی خدمت میں گزاری۔ انہی
وجہ سے جو عربین و تذکرہ نگاروں نے ان کا تذکرہ شاندار الفاظ میں کیا ہے چنانچہ
مورخ اسلام شمس الدین ذہبی المتوفی ۷۴۸ھ حسب قول و الفاظ سے ان
تذکرہ آغا کرتے ہیں :

عائشة ام المؤمنین بنت ابیہام ام المؤمنین عائشہ بنت خرا امام صدیق اکبر
الصدیق الاکبر خلیفۃ رسول اللہ علیہ وسلم ابوبکر عبداللہ بن
صلی اللہ علیہ وسلم ابی بکر ابنی بکر ابنی قحطان عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن
عبد اللہ بن خنساء عثمان بن قیس بن مرثدہ بن کعب بن لوی قریشیہ تميمہ
عامر بن عمرو بن کعب سعد
تمیم بن مرثدہ بن کعب بن لوی
علیہ وسلم خواتین امت میں مطلقاً سب سے
القوشیۃ التیمیۃ، النبیویۃ، قبیہ تميمہ۔

شہ عروہ بن کبر فاحظہ البیان والیقین تحقیق عبد السلام محمد دارون ط ۳۱ القاہرہ
مکتبۃ الفانی ۱۳۸۸ھ ج ۳ ص ۱۸۸، حشام، السیرۃ النبویۃ تحقیق معصی استا
و وزیرہ القاہرہ، علی ابی ابی الجلی، ۱۳۸۵ھ ج ۱ ص ۲۵۰۔

(۲)

ام المؤمنین صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا

(شوال ۹ قبل ہجرت ۵۵۸ھ - ۶۱۳ھ - ۶۷۸ھ)

عائشہ نام صدیقہ اور حمیر القب ام المؤمنین خطاب ام عبداللہ
کنیت ہے علیہ ہجرت سے تین برس پہلے چوتھال کی عمر میں بی بی بنیں
شوال ۱۰ھ میں نو برس کی تھیں کہ رخصتی ہوئی، ربیع الاول
۱۱ھ میں بی بیہ ہو گئیں اور ۱۲ھ میں وفات پائی۔

انسان کی قدر و منزلت اس کے اخلاق و کردار کی پاکیزگی، زہد و ورع،
جود و سخا، راست و گفتاری، شیریں کلامی، فیض و بلیغ طرزِ ادا، نہایت نگاہی،
دقیقہ سنجی، زبردست حافظ، ملکہ استنباط مسائل و حل مشکلات، مجتہد نہ
بصیرت و علمی فہمان سے ہوتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان تمام صفات سے
آراستہ تھیں اور مذکورہ بالا صفات میں اپنے معاصرین سے ممتاز تھیں، ان کا
بچپن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آغوش میں گزاریں کہ دولت کدہ دور جاہلی اور
ابتداءئے عبدِ اسلامی میں ادا و روحانی فدا کا مرکز تھا حضرت عبداللہ بن عباس کا

شمس الدین محمد بن احمد الذہبی، سیر اعلام النبلاء تحقیق شعیب الارناؤط، بیروت

موسسہ الرسالہ ط ۲، ۱۳۷۷ھ - ۱۹۸۲ھ ج ۲ ص ۱۴۱

۱۴ الموتین زوجة البني
على الله عليه وسلم افقه نام
الامة على الاطلاق له

مورثہ ذہبی نے طبقہ اولی کے حفاظ حدیث میں حضرت عائشہ کا شمار کیا پھر کہ جسے :

اُم عبد اللہ جلیہ رسول اللہ ام عبد اللہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنت خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
رضی اللہ عنہ من اکبر فقہاء

فقہ ابو حاتم الشیرازی المتوفی ۳۲۷ھ نے کتاب الفقہاء میں جلیل القدر مجتہدین محاسبین ان کا تذکرہ کیا ہے کہ

۱۔ الذہبی ج ۱ ص ۱۸۱ موصوف نے دول الاسلام وحید راہ دکن مطبع دائرۃ المعارف
القائمیہ ۱۳۲۷ھ ج ۱ ص ۱۸۱ میں سب سے بڑے عالم ائمہ کے الفاظ لکھے ہیں ۔
۲۔ الذہبی تذکرۃ الحفاظ ط ۳۰ ج ۱ دکن مطبع مجلس دائرۃ المعارف القا
۱۳۴۵ھ ج ۱ ص ۲۵۰ حوالہ الدین عبدالرحمن السیوطی طبقات الحفاظ بیروت دارالکتب
علمیہ بلدہ ص ۱۷۰ ج ۱ حوالہ الدین ابن عفری برودی النجوم النظارۃ فی اخبار مصر والقاهرة
القاهرة دارالکتب المصریہ ص ۱۷۰ ج ۱ ص ۱۷۰
۳۔ ابن سحاق ابراہیم الشیرازی کتاب طبقات الفقہاء بغداد المکتبۃ العربیہ
۱۳۵۵ھ ص ۱۷۰

حضرت عائشہؓ کا شمار ان بلند پایہ راویان صحابہؓ میں کیا کیلئے جن کے سیر
۱۔ عادیث رسول کا ذخیرہ سب سے زیادہ محفوظ تھا۔ بحرث فتویٰ ان سے منقول
میں نیرودہ پیش آمدہ مسائل کے حل میں بہت مٹاؤ کئے چنانچہ علامہ ابن حزم اندلسی
متوفی ۴۵۶ھ از الاحکام فی اصول الاحکام میں رقمطراز ہیں :

الکتون من الصحابة رضي الله
عنهم من الفتيا عائشة أم المؤمنين حضرت عائشةؓ عمر بن الخطاب
المؤمنين عدي بن الخطوب وابنه
عبد الله علي بن ابي طالب رضي الله
عنهم بن عباس رضي الله عنهما
زيد بن ثابت فمهم سبعة من
الروا جمع من فتيان واحد منهم
مغفر ضخم وقد جمع ابوبكر محمد
بن موسى بن يعقوب ابن
احمد المؤمنون المأمون فتيان
عبد الله بن العباس في عشر
كتابا وابوبكر المذكور واحد
الاسلام في العلم والحد يشانه

۱۔ علی ابن حزم اندلسی الاحکام والقاهرة مطبع السعادة ۱۳۳۷ھ ج ۵ ص ۱۷۰
محمد بن ابی بکر المروزی باقی القیم الجزیرۃ اعلام المؤمنین من رب العالمین
تحقیق محمد بن محی الدین عبدالحمید مصر مطبع السعادة ۱۳۴۷ھ ج ۱ ص ۱۷۰

حل مشکل مسائل

اسی مجتہدہ صفت کی وجہ سے حضرت عائشہ صدیقہ
مرحہ خلافت بنی ہاشمی، چنانچہ صحابہ کرام دینی
امور میں ان سے مشورہ کرتے اور مشکل مسائل ان سے پوچھتے۔ ان کی رائے اور
فتوے پر عمل کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کا بیان ہے۔

ما أشكل علينا أصحاب محمد صلى الله
عليه وسلم حدث قطناً نه عائشة
الأوجدنا عندها من علمنا له

حضرت عائشہؓ کے نامور تائید مسروقین اجماع، المتوفی سنہ ۱۸۰ھ فرماتے ہیں :
لقد رأيت شقيقة أصحابي من حضرت عائشہؓ سے فراتس کے مسائل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے رہے بڑے بڑے صحابہؓ کو دیکھا ہے۔
يسألونها عن الفرائض
امام ترمذیؒ کا بیان ہے۔

لجميع علم عائشة الى جميع اذاج تمام ازواج مطہرات بلکہ خواجین کا علم اگر
النبی صلی اللہ علیہ وسلم و علم جميع صحابہ کرام سے حضرت عائشہؓ کا علم سب سے
النساء لكان علم عائشة افضل له افضل پرکا۔

ابن سعد کتاب الطبقات الکبریٰ میں لکھتے ہیں :

كانت عائشة قد استغلت حضرت عائشہؓ عہد صدیق و فاروقی و عثمانی
بالتفویض في خلافة أبي بكر من مستقل طور سے منصب افتاء پر ممتاز تھیں
وعمر وعثمان وهلم جرا الى انما اور تاحیات ان کا فیض جاری رہا۔

حضرت عائشہؓ کا شمار مجتہدین و مفتیین صحابہ میں ہے اور صفت تفقہ میں
شہرت و امتیاز کی ایسی اہمیت ہے کہ ائمہ اصول فقہ سے یہ قاعدہ بنایا ہے کہ
ان کی روایت ایسی قوی ہے کہ معارضہ قیاس کی صورت میں قیاس کو
نظر انداز کر کے ان کی روایت پر عمل کیا جائے گا اور غیر مجتہد فقہ کی روایت سے
معارضہ کی صورت میں اصول قیاس پر عمل کیا جائے گا، روایت پر نہیں لے

۱۔ خلیل القندی، فیباہون، دار النشر ۱۴۰۲ھ، ج ۱، ص ۵۹

۲۔ ابن سعد ج ۲، ص ۱۲

۳۔ ابو بکر محمد بن احمد الشری، تحقیق ابو الفوار لاغانی، مصر دار الکتب المصری، ۱۳۷۴ھ

ج ۱، ص ۳۳۸۔ ابن الدین بن ابراہیم، التفسیر فی التفسیر، فتح انفا لشرح المنار۔

المعروف بشکاة النواری، مول المنار، مصر مطبعة المصطفیٰ البابی، الجلی ۱، ص ۳۵۵۔

ص ۱، ابن مبراہن، التقریر و التخریر، مصر مطبعة الامیریة، بلا ق، ۱۳۱۶ھ۔

ج ۲، ص ۱۲۵۔ امیرادشاہ شیراز تخریر مصطفیٰ البابی، الجلی ۱، ص ۳۳۵، ج ۲، ص ۵۲۔

حسام الدین الانیسکی، الحامی مع النامی، کراچی، نور محمد ام، ص ۴۴۔

۴۔ محمد بن عیسیٰ الترمذی، سنن الترمذی، مطبع العلم، ۱۲۷۵ھ، ص ۶۳۵۔

ابن سعد کتاب الطبقات الکبریٰ، لیدن، مطبع برلن، ۱۹۰۳ء، ج ۲، ص ۶۵۔

ابو نعیم احمد الاسفہانی، علیہ الاذکار و طبقات الصغار، بیروت،

دار الکتب العلمیہ، ب، ص ۲، ج ۲، ص ۶۳۔

۵۔ علی البیہقی، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، بیروت، دار الکتب، ۱۹۶۸ء، ج ۲،

ج ۹، ص ۱۰۰۔ ابو عبد اللہ شمس الماکم، فیباہی، بیروت، المستدرک علی الصحیحین، ج ۱، ص ۲۱۰۔

الذہبی، مطبع قس، ولقرۃ المعارف، دمشق، ۱۳۳۳ھ، ج ۳، ص ۳۳۵۔ ابن حجر عسقلانی،

المستدرک، بیروت، المکتب الاسلامی، ۱۳۸۵ھ، ج ۲، ص ۶۲۰۔ ابو نعیم الاسفہانی،

ج ۲، ص ۵۵۔

حضرت عائشہؓ کے انداز تفقہ کا مذہب مالکی و حنفی پر اثر

حضرت عائشہؓ کا انداز تفقہ مالکی مذہب برائے طرح اثر انداز ہے جس طرح عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ رضی اللہ عنہما کا انداز تفقہ اثر انداز ہو سکتا، چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں تاہیں میں سعید بن المسیب اور ابراہیم نخعی اور ان کے ہمپا یہ علمائے تمام الابواب فقہی ترقیب کی، ان کے پاس اصول و قواعد مرتب کئے جن کو انہوں نے اپنے اسلاف سے حاصل کیا تھا، سعید بن المسیب اور ان کے تلامذہ کا نظریہ و مسلک یہ تھا کہ علماء حرمین کو فقہ میں پہنچائی و رسوخ حاصل تھا چنانچہ ان کے فقہی مذہب کی اساس عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ کے فتوے اور مدینہ کے تاحیوں کے فیصلے ہیں، انہوں نے ان تمام اقوال و علوم کی جستجو کی اور انہیں بقدر استطاعت جمع کیا، ان میں غور و فکر کیا، فقہاء و علماء مدینہ کے جن مسائل کو اجماعی پایا ان کو اختیار کیا، اختلافی مسائل میں تو یہ دراجہ کو اس نے ترجیح دی کہ بیشتر علماء کا اس کی طرف میلان پایا تھا یا وہ صراحتہ قیاس کے مطابق تھے یا وہ دلیع طور پر کتاب و سنت سے ماخوذ و مستنبط تھے، انہوں نے اگر اپنے محفوظات میں مسئلہ کا جواب نہ پایا تو اس میں خود گفتگو کی بلکہ کتاب و سنت کے ہمارے واقفدار کا تتبع کیا، ان وجوہ سے اندسے پاس ہر باب میں مسائل کا کافی ذخیرہ فراہم ہو گیا۔

ابراہیم نخعی اور ان کے تلامذہ کی رائے و مسلک یہ تھا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور ان کے تلامذہ کا قول فقہ میں زیادہ قابل اعتماد ہے، اس لئے علقہ نے مصر دے کے کہا تھا کہ کوئی فقہ عبداللہ بن مسعودؓ سے زیادہ قابل وثوق نہیں اور

ابوحنیفہؓ نے امام اوزاعیؓ سے کہا تھا کہ ابراہیمؓ سالمہ سے زیادہ فقیہ میں اگر صحابی ہوئے کی فضیلت عبداللہ بن عمرؓ میں نہ ہوتی تو میں کہتا کہ ان کی نسبت علقہ میں نقاہت زیادہ ہے لیکن عبداللہؓ تو عبداللہؓ ہی ہیں۔

امام ابوحنیفہؓ کے مذہب کا ماخذ عبداللہ بن مسعودؓ کے فتوے حضرت طائیؓ کے فیصلے اور قاضی شریح و فضاہ کو ذمے فتوے میں، انہی سے امام ابوحنیفہؓ نے بقدر امکان مسائل فقہ کو مدون کیا، اہل مدینہ کے آثار سے علماء مدینہ نے جس طرح تخریجات کی ہیں ایسے ہی علماء کو ذمے آثار سے انہوں نے مسائل کی تخریج کی ہے، اس طرح ہر باب میں مسائل فقہ کی تدوین عمل میں آئی ہے۔

سعید بن المسیب فقہاء مدینہ کی اور ابراہیم نخعی فقہاء کو ذمے زبان ہیں، سعید بن المسیب اور ابراہیم نخعی جب کوئی بات کہیں اور اس کا اعتبار کسی سے نہ کریں تو اکثر و بیشتر ان کا کام صراحتہ یا اشارہ سلف سے ماخوذ ہوتا ہے فقہاء مدینہ و فقہاء کو ذمے ان دونوں سے علم کو حاصل کیا اور خوب سمجھ کر مسائل کو مستنبط و مدون کیا ہے لہ

یہاں یہ امر بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہیے کہ حضرت عائشہؓ کا انداز تفقہ فقہ حنفی پر بھی کم و بیش ای طرح اثر انداز ہوا ہے جس طرح وہ فقہ مالکی پر اثر انداز ہے، چنانچہ کتاب الآثار اور مسند ابی حنیفہؓ میں جو روایات اس سے مروی ہیں وہ غالباً موطاء امام مالکؓ میں اس سے مروی اور روایتوں سے کم نہ ہوں گی۔

مولفین و ادیبان تذکرہ نے عالم کی عظمت و شہرت کا معیار ایک نامور عالم کی عظمت

۳۰۔ ایچ بی یزید بن قیس ثعلبی کوئی الحزنی ۹۳ھ نے سات سو ستائس (۶۷۷ء) حدیث روایت کی ہیں۔

۳- قاسم بن محمد بن ابی بکر المزنی رحمہ اللہ نے ایک سو ستیس (۱۳۶) حدیثیں روایت کی ہیں۔

۵۔ عمرہ بنت عبد الرحمن انصاریہ نے بہتر حدیثیں روایت کی ہیں۔
عروۃ بن الزبیر کے تلامذہ میں ان کے تلمیذ و فرزند :

۱۔ ہشام نے پانچ سو چورانوے (۵۹۴) حدیثیں روایت کی ہیں۔

۲۔ محمد بن مسلم بن شہاب زمہری نے تین سو پچھن چھ حدیثیں روایت کی ہیں۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذخیرۂ احادیث میں ایک سو چھتر (۱۴۲) احادیث

متفق علیہ ہیں امام بخاری و امام مسلم دونوں نے انہیں اپنی کتاب کی زینت بنایا اور چونکہ (۵۴) روایتیں ایسی ہیں جنہیں امام مسلم نے صحیح مسلم میں نقل کیا ہے

اور بقیہ روایتیں سنن اربعہ میں منقول ہیں۔
حضرت عائشہؓ کے تلامذہ کی تعداد سینکڑوں سے تجاوز ہے ان کثیر تلامذہ

میں جب تلامذہ کی روایتوں کو اصح الاسانیہ ہونے کا امتیاز حاصل ہے وہ ہدیہ ناظرین ہیں۔

خطیب بغدادی نے کتاب الجامع بین اہلاق الراوی واسامع میں احمد بن سعید دارمی کی سند سے نقل کیا ہے کہ :

له يوسف بن عبد الرحمن المرزى. تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف بمبنى الدار القيمة
١٣٠٠ هـ، ج ١١، ص ٣٢٨ - ٣٢٩، ج ١٢، ص ٢٣٢ (مقدمنا نشر)

المذمبي ج ٢ - ٣٩ ، ابن القيم الجوزية ج ٢ ص ٢٥٤

دشہرت کے دو معیار قرار دیئے ہیں، چنانچہ علامہ ابوالطیب عبدالواحد لغوی رحمۃ اللہ علیہ مراتب النجوم میں رقمطراز ہیں۔

انما مشہورۃ العالم مصنفانہ عالم کی شہرت اس کی تصانیف اور اس سے روایت کرنے والوں سے ملتی ہے۔

مذکورہ بالا ہر دو معیار سے دیکھا جائے تو حضرت عائشہ صدیقہؓ کا مرتبہ بہت بلند ہے بجز تروایت کرنے والے صحابہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عائشہؓ کو نام آتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے کل تین ہزار تین سو ستر (۲۰۳۷) حدیثیں روایت
کئی کئی ہیں اور ان کے تلامذہ کی تعداد بھی حضرت عائشہؓ کے تلامذہ سے زیادہ فرق
ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کا شمار ائمہ میں نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی احادیث کی مجموعی تعداد دو ہزار اکیاسی (۲۰۸۱) ہے۔ صحاح ستہ میں روایت کرنے والے تلامذہ کی تعداد دو سو چوبیس ہے (۲۰۴) ان میں سے زیادہ روایت کرنے والے مندرجہ ذیل تلامذہ ہیں۔

۱۔ عروۃ بن الزبیر (۲۲-۴۳ھ ۶۴۳-۶۶۱ء) انہوں نے اللہ سے راست
ایک مزار پر اس حدیث (۱۰۵۰) روایت کی ہیں جو مندرجہ بالا حدیث کا نصف
حق ہے اور

۲۔ اسود بن یزید بن قیس غنمی کو فی المتوفی ۳۶۵ھ نے ایک سو سترہ (۱۱۴) اور ان کے بھائی۔

عبد الوہیدی الناقوی مراتبہ الخیرین تحقیق محمد ابو الفضل ابراہیم الناجیہ؛
مکتبہ شہدائے مصر، ۱۳۷۵ھ ۱۹۵۵ء

blogspot.com

میں سے محمود بن غیلان المتوفی ۹۳۹ھ کو فرماتے ہیں: سنا ہے کہ دیکھ
بن الجراح سے پوچھا گیا کہ تلامذۃ عائشہ کے سلسلۃ اسانید!

- ۱۔ بشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشہ
- ۲۔ وافلین حمید عن النعمان عن عائشہ
- ۳۔ وسفیان بن عوف عن ابیہ
- عن الامود عن عائشہ
- ۱۔ بشام بن عروہ از عروہ از عروہ از عائشہ
- ۲۔ افلیح بن حمید از قاسم از عائشہ
- ۳۔ سفیان از عوف عن ابیہ
- از اسود از عائشہ

میں کوئی سند سب سے زیادہ پندیدہ سند ہے، فرمایا کہ ہم اپنے اہل بلد
کی سند کے ہمایا کی سند کو نہیں سمجھتے لیکن احمد بن حنبلہ کو فرماتے ہیں: میں
کہتا ہوں بشام بن عروہ عن ابیہ عائشہ مجھے میرے زیادہ محبوب ہے اور ہمارے
صحابہ کو دیکھا وہ اس سند کو ترجیح دیتے تھے۔

رقابا حافظ سیوطی کا اس پر تبصرہ یہ ہے کہ اس وقت ایک متعین سند پر
مطلقاً اصح الاسانید کا حکم ہوا حالانکہ کسی اور راجح کے بغیر کہ دوسری سند پر ترجیح
دینے پر ان کا اتفاق نہیں ہے

محمد بن عبد اللہ عالم نیشاپوری المتوفی ۳۵۰ھ معرفۃ علوم الحدیث میں
اصح الاسانید المکثر بن النعمان و صحابہ میں بکثرت روایت کرنے والوں کی
صحیح ترین سند کی سرشت کے تحت حضرت عائشہ کے سلسلہ متعلق قسطنطین۔

- ۱۔ عبید اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم
- ۱۔ عبید اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم
- بن عمر بن الخطاب عن القاسم

لے السیوطی تدریب الراوی فی شرح تخریب النوای تحقیق عبد الوہاب عبد اللطیف
مکتبۃ العلمیۃ ۱۳۹۱ھ ط ۱

- ۱۔ محمد بن یحییٰ عن عائشہ
- ۲۔ محمد بن مسلم بن عبد اللہ بن الزبیر
- ۲۔ محمد بن مسلم بن عبد اللہ بن الزبیر
- زہرۃ قرشی از عروہ بن الزبیر
- عائشہ
- العمام بن خویلد از عائشہ
- لیکن پہلی سند کے متعلق یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ سلسلہ سند متشککہ بالذہب
- اس کی کڑیاں سولہ کی زنجیریں پیوستہ ہیں، ہے لے

اصح الاسانید کا فائدہ یہ ہے کہ اگر کسی ایسی
حدیث اس سے معارضہ کرے جس کے متعلق
کسی امام فقیہ نے اس کے اصح ہونے کی تصریح نہ کی ہو تو اصح ہونے کی صراحت
سے قابل ترجیح ہوگی اور اگر صحیح کا کسی ایسی حدیث سے معارضہ ہو جس پر اصح ہونے
کی تصریح نہ ہو تو قابل ترجیح ہو کر دیکھا جائے جو مزید زیادہ قابل ترجیح ہوگا اس کے
مطابق حکم کیا جائے اور شان قرآن کو دیکھا جائے گا جو ان دو حدیثوں میں سے
کسی ایک حدیث کو حاوی ہے اس کو دوسری حدیث پر تقدم حاصل ہوگا بلکہ
اکابرین بعین، حافظ حدیث و فقہا و مفسرین و اکابر اسلام رضی اللہ عنہم کی

لے الحاکم ... بحری معرفۃ علوم الحدیث، القاهرة، مطبعۃ دار الکتب المعرفۃ ۱۳۵۹ھ
۵۵ علامہ بن عبد اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم کے سلسلہ متعلق "الذہب مشکب
بالدریہ" ہوتا ہے جو متون کے ساتھ جو متون کے الفاظ لکھے ہیں و سیر اعلام النبلاء
ج ۶ ص ۳۰۷

لے ایضاً
محمد بن اسماعیل الامیر قرضۃ الزکواۃ لسانی فی تنقیح الانصار تحقیق محمد علی عبد العزیز
القاهرة، مکتبۃ الفالی، ۱۳۶۶ھ ج ۱ ص ۳۴

میں وہ دس سے زیادہ نہیں۔

حضرت عائشہؓ نے قرآنی آیات کی تفسیر کے سلسلہ میں کثیر روایات آئی ہیں جس کے تفسیر ان کثیر کسرری مطالعہ کیا ہے وہ پہلے اس دعوے کی تصدیق کرے گا پھر اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ امت میں نبیہا حضرت عائشہؓ مدلیتہؓ کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہی ان کے خاتمہ اترتی تھی وہ اس کے دانایان اسرار کے تھیں فقیدہ و مجتہدہ متعین اور مجتہدہ کی آیات احکام پر نہایت گہری جوتی ہے اگر جستجو اور تتبع کیا جائے تو تفسیر کے باب میں اس سے جو روایات مروی ہیں وہ حضرت ابوبکرؓ اور عبداللہؓ بن زبیرؓ سے بہت زیادہ نکلیں گی، ان وجہ تائید کے باوجود علامہ طبرانیؒ نے اس سبب سے کہ حضرت عائشہؓ کو مفسرین صحابہ کے اس طبقہ میں ذکر کرنا اور اپنی کتاب طبقات المفسرین میں بھی انہیں نظر انداز کرنا موجب حیرت ہے، وہ بلاشبہ اسی طبقہ میں داخل ہیں اور اس سے زیادہ حیرت و تعجب کی بات یہ ہے کہ ان کے نام کو تالیف تفسیر الدین محمد بن علی داؤدی اور التوفیق مسند نے اپنی کتاب طبقات المفسرین میں حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، ابی طالبؓ، ابی بن کعبؓ، عبداللہ بن مسعودؓ زبیر بن ثابتؓ، عبداللہ بن زبیرؓ اور ابوموسیٰؓ شریؓ جیسے اہل مفسرین صحابہ کا سرے سے سرے سے ذکر ہی نہیں کیا ہے۔

اسرار شریعت و مصلح دین کا علم نہایت دقیق علم ہے اس علم میں جن معدودے چند دقیقہ اس

علم مصلح دینیہ و اسرار شریعہ میں حضرت عائشہؓ کا مقام

صحابہ کو مستندہ کا کہی تھی ابی زہرہ میں حضرت عائشہؓ کا شمار ہے چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ میں فرماتے ہیں :
رسانہ کتاب مصلی اللہ علیہ وسلم علم اسرار و مصلح شریعت کے اصول و

من النساء غیر موسومہ بنسبتہا
و اسمیۃ امراۃ فرعون دان
فضل عائشۃ علی النساء
کفضل الشریذ علی سائر الطفا
میں کہ نبی کریمؐ ان اور فرعون کی بیوی آسیہ کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی، فرعون پر حضرت عائشہؓ کی فضیلت ایسی ہے جیسے شریذ کی فضیلت بقیہ کچا نول پر۔

مفسرین صحابہ میں
حضرت عائشہؓ کا مقام
علامہ مجاہد الدین سیوطیؒ نے الاتفاق فی علوم القرآن میں طبقات المفسرین کے زیر عنوان صحابہ میں صرف دس صحابہ حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ بن عباسؓ، ابی بن کعبؓ، زبیر بن ثابتؓ، ابوموسیٰؓ شریؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ رضی اللہ عنہم کی فہرست دی ہے :

اما الخلفاء فاکثر من روی عنہ بنہم
علی ابی طالب والودایۃ عن
الامامۃ فزیدہ جدا، وکان السبب
فی ذلک تقدم و فاتهم، کما ان
ذلک هو السبب فی قلیۃ روایۃ ابی
ابکر رضی اللہ عنہ الحدیث، و
لا یحفظ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ
فی التفسیر الا ثارا قلیۃ جدا، واکثر
بچی و ذوالعشر تو لہ

لہ صحیح البخاری ج ۱، ص ۲۵۵، صحیح مسلم ج ۲، ص ۱۲۵
شد السیوطیؒ، الاتفاق فی علوم القرآن تحقیق محمد بن عبد الغفار، القاہرہ، مکتبۃ الشہدائیین
۱۹۹۶ء، ج ۳، ص ۲۵۵

فروع کی دلغ بیل ڈالی، اس کی سرزمین ہموار کی اور تقاریر صحابہ جیسے میرالمومنین عمر، علی، زید بن ثابت، ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ سے اس علم سے بحث کی اور ان امور میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے رہنا لغوش پر گھڑن دے اور معلوم دینے کے وجہ و اسباب کی نشاندہی کی گئی

ادب اور خطبہ صحابی میں
حضرت عائشہؓ کا مرتبہ و مقام

محظوظ خطیبوں اور بلند پایہ ادیبوں میں حضرت عائشہؓ کا مقام بہت بلند تھا انہوں نے حضرت ابو بکرؓ

کی آغوش میں تربیت پائی تھی جن کا دولت کدہ شعر و ادب اور تاریخ و انساب کا گوارہ تھا، ان کی خطابت اور برہم جلی و برجستہ ادب از دست مسکت جوابات کا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اعزاز تھا چنانچہ ایک موقع پر فرمایا تھا :

انہما ابتداء فی فکر لہ آخرہ ابو بکرؓ کی بیٹی ہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے :

واللہ ما را بیت خطیباً قط بخدا میں نے حضرت عائشہؓ سے معاصرین میں ابلف ولا افصح ولا اقطی ان سے زیادہ فصیح و بلیغ اور زیادہ ذہین من عائشہؓ لہ و فطین خطیب نہیں دیکھا۔

حضرت عائشہؓ سے فصیح و بلیغ خطیبوں اور انصحاء و ادبیات جملوں سے

لہ ولی اللہ الدہلوی، حجتہ الاسلام، ص ۱۷

لہ مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، دہلی، مطبع انصاری، ۱۳۹۹ھ، ۲۸۵۰

لہ البیہقی، ج ۹ ص ۲۳۳

حدیث اور تاریخ و ادب کی کتابیں بھری ہوئی ہیں، حدیث ام زرع، تھنہ ام زرع، انہی کی روایت سے کتب حدیث میں محفوظ ہے جس کی شہرہ انکساعت نے لکھی ہے اور ان میں سے بعض چھپ گئی ہیں، تاریخ اعظمی اور القضا فخریہ از ابن عبد ربیع ان کے محرک ارا را خطبوں سے والا مال ہیں اور ان کی ادبی شان کا شاہد عدل ہیں۔

حضرت عائشہؓ کی کتا و ایگانہ خصوصیات

مندرج ذیل ایسی امتیازی خصوصیات حاصل تھیں جن میں امت میں کوئی ان کا سہم و شریک نہیں چنانچہ وہ فرماتی تھیں :

- ۱- فرشتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میری تصویر لے کر حاضر ہوا۔
- ۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا جب میں سات برس کی تھی۔
- ۳- میں نو برس کی عمر میں آپؐ کی حرم میں داخل ہوئی۔
- ۴- باکرہ خواتین میں مجھ سے شادی ہوئی اور کسی سے نہیں۔
- ۵- رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے ساتھ استراحت فرماتے، میرے لحاف میں وحی آتی تھی۔
- ۶- میں خواتین و ازواج مطہرات میں آپؐ کو سب سے زیادہ محبوب تھی۔
- ۷- میری وجہ سے امت کو تمکیم کتب و تصنیف ملی۔
- ۸- جبریلؑ میں کو میں نے دیکھا۔
- ۹- میری پاکدامنی و برائی میں دس قرآنی آیات اتریں لے

لہ الحکم النساہوری، ص ۳۷ منا

اس کے علاوہ چند اور بھی فضیلتیں اور امتیاز آپ کو حاصل تھے۔

۱۰۔ انہیں اپنی باری میں دو دن ملے تھے اس لئے کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری کا دن بھی انہیں دیدیا تھا۔

۱۱۔ رسالتِ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال کے وقت مسواک کرنا چاہی تو آپ نے اسے چپکا کر نرم کر کے سرکارِ دو عالم کے دہن مبارک میں رکھا اس طرح دم واپس آپ کے عاب دہن کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عاب دہن یکجا ہوا۔

۱۲۔ آپ نے حضرت عائشہؓ کے آغوشِ زینِ سحری میں انتقال فرمایا۔
۱۳۔ رسالتِ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات بھی انہی کی باری کے دن ہوئی تھی۔
۱۴۔ انہی کے حجرہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔

۱۵۔ وہ مسلمان گھرنے میں پیدا ہوئی تھیں ماں باپ دونوں اسلام کی دولت سے سرفراز تھے ازواجِ مطہرات میں یہ امتیاز بھی انہی کو حاصل تھا۔

۱۶۔ رسالتِ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن ان کا گھر مشرفِ شوق سے معمور تھا۔

روافض کے عقائدِ باطلہ کی تردید
مورخ اسلام ذہبی نے سیر اعلام النبلاء میں تصریح

کی ہے کہ حدیث میں آیا ہے، رسالتِ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پاک و پاکیزہ چیز کو پسند فرماتے تھے، یہ روایتِ روافض کے عقائد و نظریات کے بطلان کی

لے ابن کثیر البیہ و النہای ج ۸ ص ۹۷

اس کا واضح دلیل ہے آپ نے فرمایا کہ اگر میں امت میں کسی خلیل بناتا تو اس کو بناتا لیکن آخرتِ اسلام سے قبل افضل ہے۔

آپ نے سب افضل و بہتر مرد کو اپنا حبیب اور اپنی امت میں سب سے بہتر و افضل خاتون کو اپنا محبوب بنایا، اب جو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو حبیبوں سے بعض وعدات رکھے وہ یارِ گاہِ الہی اور دربارِ رسالت میں بنوئے قرآن بننے کے لائق ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عتبہؓ کے ساتھ تھیں،

ان کی جنگِ جمل میں شرکت ایک جتنا بڑی غلطی تھی، انہوں نے مرد و گروہ میں اصلاح کی خاطر شرکت کی تھی، نبوتِ خدا اور نبیِ خدا کی رائے پر غالب آگئے اور حضرت عائشہؓ سے جنگ کرنے لگے اس نے اہل سنت و الجماعت نے نہیں فاسق قرار دیا اور صحابہ کرام نے حضرت طلحہؓ و زبیرؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خالی کے سوا کچھ نہیں کہا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنی اس شرکت

لے الذہبی ج ۲ ص ۴۴

لے چنانچہ عبدالقادر البنداری المتوفی ۸۲۹ھ، مول الدین راستاوی،

مطبوعۃ الدولہ ۱۳۴۹ھ، ۱۳۸۹ھ میں رقمطراز ہیں۔

اجمع اصحابنا علی ان علیا رضی اللہ عنہ کان مصیبا فی قتالِ اصحاب الجمل ولی قتالِ اصحاب معاویۃ یصفین و قالوا فی الذین قاتلوا با بصیرۃ انہم کانوا علی عدو و قالوا فی ثلثۃ وفی حلیۃ و الذین انہم انظما و انہم یفسقوا لان عائشۃ و صلوات الاصلاح بین الفريقین فقلبا با بوضیۃ و بنوا الا وادعی راہما و قاتلوا علیا انہم الذین یفسقوا و قاتلوا فی الذہبی ج ۲ ص ۱۳

پہلے بھی جاتیں گی۔

۵۔ قبائل و انساب کی ترتیب پر مسند کو مرتب کریں تو پہلے بنی ہاشم کی مساند میں امیر المومنین حضرت علیؑ کی پھر حضرات حسینؑ کی حدیثوں کو مقدم رکھا جائے گا اس کے بعد ہر اس قبیلہ کی حدیثوں کو پہلے ذکر کریں گے جن کو نسب کے اعتبار سے رسالت مصلیٰ اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب ہوگا۔ لہذا حضرت عثمانؓ کی روایات حضرت ابوبکرؓ کی روایات سے پہلے نقل کی جائیں گی اور حضرت ابوبکرؓ کی حضرت عمرؓ کی امارت سے پہلے ذکر کی جائیں گی۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ اتمام الدرایہ میں رقمطراز ہیں مساند وہ کتب حدیث میں جو ہر صحابی کی مسند علیحدہ جمع کرتی ہیں۔

۱۔ مقدم کی ترتیب پر

۲۔ یا حروف تہجیم کی ترتیب پر

۳۔ یا کی ترتیب پر اس طرح سے کہ متن حدیث کو ذکر کیا جائے اس کے فرق و آسانید کو اور اس کے راویان حدیث کے اختلاف کو بیان کیا جائے گا۔ مسند کی طرح محدثین کی اصطلاح میں مجمل بھی حدیث کی کتاب ہے اس کی جمع معاجم آتی ہے۔

مجمل میں محدث حدیث اپنے شیوخ کے ناموں کے تحت نقل کرتا ہے اس میں کبھی شیوخ کی وفات کے مقدم کا اعتبار کیا جاتا ہے اس کی ترتیب کی طرح سے کی جاتی ہے۔

۱۔ شاہ عبدالعزیزؒ، ۲۰۱۹ء

۲۔ السیوطیؒ، اتمام الدرایہ لغزہ النفاہ بر حاشیہ مفتاح العلوم للکاک، مصر

مطبعة التقدم، ۱۳۸۸ھ ۱۹۶۸ء

۱۔ کبھی اسماء شیوخ میں حروف تہجی کا لحاظ کیا جاتا ہے۔

۲۔ کبھی فضیلت اور علم و تقویٰ میں تقدم کا اعتبار کیا جاتا ہے۔

کبھی مسند ایک ہی صحابی کی جملہ روایات کی جامع ہوتی ہے اور کبھی متعدد صحابہ کی مرویات کو اس میں اسماء ہی کے اعتبار سے جمع کیا جاتا ہے کبھی مسند کا لفظ مجمل پر اور مجمل کا لفظ مسند پر مجازاً بولا جاتا ہے۔

۱۔ بناء میں جب احادیث کی تدوین کا آغاز ہوا تو حفاظ حدیث نے جمیع وتدوین امارت میں و طریقہ اختیار کئے۔

پہلایہ کہ رسالت مصلیٰ اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے والے صحابیوں کی جملہ روایات کو ہر روایات کرنے والے صحابی کے نام کو موضوع قرار دے کر اس کی تلم روایات کو جز محدث کے علم میں یقین کیلئے کتاب میں جمع کر دیا اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ہر صحابی کی متنی روایات اسے مل سکیں، انہیں اس نے اپنی کتاب میں جمع کر دیا۔

دوسرا طریقہ محدثین نے یہ اختیار کیا کہ اپنے شیوخ کی سند سے جتنی حدیثیں انہیں پہنچیں اپنے شیوخ میں سے ہر شیخ کے نام کو موضوع اور عزائن بنا کر اس کی سند سے مروی روایات کو کتاب میں جمع کر دیا اسے ان کی اصطلاح میں مجمل اور مشیخ بھی کہا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا بحث سے یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ اسلام میں دائرۃ المعارف نویسی کا آغاز جمع وتدوین حدیث سے ہوا اس طرح مساند و معاجم کو حدیثی دائرۃ المعارف کی حیثیت حاصل ہو گئی۔ اس ترتیب سے محدثین کو یہ سہولت و آسانی

۱۔ شاہ عبدالعزیزؒ، ۲۰۱۹ء

پوری سلامتی کرتی ہے۔ ازواج مطہرات میں حضرت سودہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہنے میں ان سے چند چیزیں زیادہ ہیں، لیکن ایک تو فہم اور ادراک اور سچیلہ اور مستعد اور اختلاف، دوسرے یہ کہ حضرت سودہؓ ضیف اہل بیت تھیں، ان کے کوئی میں انقطاع کا تھا، اور آپ کی وفات سے چند سال پہلے وہ خدمت گزاری سے بھی معذور ہو چکی تھیں۔ اس کے برخلاف حضرت عائشہؓ زوجہ انہیں اور نوجوانی کے سبب بھی ان کی عقلی اور دماغی قوتوں میں دو زخموں ترقی تھی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اشرف عورت کا ہمیشہ خدمت گزار اور شرف محبت سے ممتاز ہیں، اس لیے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال اور حکم سے زیادہ واقفیت تھی۔

حضرت سودہؓ کے علاوہ دوسری ازواج مطہرات حضرت عائشہؓ کے بہت بعد چار نکاح میں آئیں۔ اس پر بھی ان کو آٹھ روز میں ایک دن خدمت گزاری کا موقع ملتا تھا اور چونکہ حضرت سودہؓ نے بھی اپنی باری حضرت عائشہؓ کو کوئی تھی، اس لیے حضرت عائشہؓ کو آٹھ روز میں دو دن یہ شرف حاصل ہوتا تھا، ان کا حجرو مجزبوی سے جو علم نبوت کا درگاہ عام تھا بالکل مقبل تھا، اس بنا پر ازواج مطہرات میں سے بھی کوئی بھی احادیث کی واقفیت اور اطلاع اس ان کا حریف نہیں۔

ان کی روایت کی ہوئی حدیثوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہو کہ نہ صرف ازواج مطہرات، نہ صرف علم عورتوں بلکہ مردوں میں بھی چار پانچ کے سوا کوئی ان کی برابری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اکابر صحابہ مثلاً حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ کا یہ شرف محبت، اختصاص کلام اور وقت فہم و فکا میں اگرچہ حضرت عائشہؓ سے بہت بلند تھا، لیکن ایک قوت قدرتی نبوی کہ وہیںوں میں جو کچھ معلوم ہو سکتا ہے، احباب خاص کو برسوں میں اس کی واقفیت ہو سکتی ہے، دوسرے ان بزرگوں کو سسرور کائنات

لے جو محکم باب جواز ہتھ پھرتا، اب جواز ہتھ پھرتا، مگر جواز ہتھ پھرتا، فوجتہا، نصرتہا۔

علم حدیث اور حضرت عائشہؓ رحمہ اللہ

علامہ حبیبی کا موضوع درحقیقت ذات نبویؐ ہے، اس لیے فن کی واقفیت کے ذریعے سب سے زیادہ اس کو حاصل ہوتے ہیں جو سب سے زیادہ آپ کا قرب حاصل تھا۔ حضرت عائشہؓ کو قدرتہ اس قسم کے موقع زیادہ مل سکتے تھے ہجرت سے تین برس پہلے کا نکاح تھا، اس آئین میں روزانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لاتے تھے۔ ہجرت کے بعد چھ مہینے تک البتہ وہ دیدار بقوت سے محروم نہیں رہا۔ مثال میں رخصت ہو کر وہ کائنات نبوت میں آئیں، اس وقت سے تا دم مرگ اس ذات اقدس سے الگ نہ ہوئیں۔ اسلام کی ابتدائی زندگی گوان کے کچھن کا عہد تھا لیکن ان کی فطری ذہانت اور قوت حفظ اس کی بعض روایں نے دیکھا کہ واقعتاً وہ ابیہ کتاب الرضا ہے۔ حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ روایات کی یہ حدیث کا ذخیرہ رکھی ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت میں سر پہ ڈھری تھی، ہم لوگ آپ کی تیار داری میں مصروف تھے، اتفاق سے بری آئی اور کاغذ چاگئی، یہ کتاب مر جائی اور جھوٹ ہو۔ مرض الموت میں اتفاق طلاق کوئی آیت نازل ہوئی تھی اور اگر مرض الموت سے پہلے یہ آیت نازل ہوئی ہوتی تو وہ کہتیں وہی کہ اس پر نازل ہوا تھا، ان کو نازل ہوئی، نہ کہ حضرت عائشہؓ کے بستر کے سر پہ ڈھری ہوئی تھی کہ رادی محمد بن حنفیہ بن ابی ہاشم اور احکام میں مجتہدین، عجم مسلم و موطا وغیرہ زیادہ مجتہدین ہیں حضرت عائشہؓ کی جس رضاء والی حدیث موجود ہو جس کی برکت کے کاغذ چلنے والا اس میں نہیں ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی شریک راہی کا اضافہ ہے۔

نہ جو بخاری باب الحجۃ۔

۲۲۱۰	۵۸۰	حضرت عائشہؓ
۲۲۴۰	۵۴۲	حضرت ابو سعید خدریؓ

کثرت روایت میں حضرت عائشہؓ کا چھٹا نمبر ہے۔ جن لوگوں کا نام ان سے ادھر ہے ان میں سے اکثر ائمہ المؤمنینؓ کے بعد بھی زندہ رہے ہیں اور ان کی روایت کا سلسلہ چند سال اور جاری رہا۔ اس کے بعد حضرت عائشہؓ کی نسبت یہ بھی لحاظ رہے کہ وہ ایک پرورش یافتہ خاتون تھیں اور اپنے مرد مساعرن کی طرح نہ وہ مجلس میں حاضر نہ کسی تہنیں اور نہ مسلمان طالبین علم ان تک ہر وقت پہنچ سکتے تھے، اور ان بزرگوں کی طرح ممالک اسلامیہ کے بڑے بڑے شہروں میں ان کا گروہ و قواں کی حیثیت ان کے تبع و پیروں میں سے زیادہ روشن نظر لگے گی۔

فہرست بالا سے معلوم ہو چکا کہ حضرت عائشہؓ کی کل روایتوں کی تعداد دو ہزار دسویں دس ہے جن میں سے صحیحین میں دو سو تیس یا سی حدیثیں ان کی روایت سے داخل ہیں ان میں سے ایک سو چونتہرہ حدیثیں دو قول میں مشترک ہیں۔ چونتہرہ حدیثیں ایسی ہیں جو صرف بخاری میں ہیں اور اٹھادھائیوں صرف مسلم میں۔ اس حساب سے بخاری میں ان کی دو سو اٹھائیس اور مسلم میں دو سو تیس حدیثیں اور تھوڑی حدیثیں صرف کتب حدیث کی دوسری کتابوں میں مذکور ہیں امام احمد کی مسند کی چوتھی جلد میں حضرت عائشہؓ کی حدیثیں جو عصر کے مطبوعہ باریک شائبہ کے ۲۵۳ محلوں پر مشتمل ہوئی ہیں، اگر ان کو الگ جمع کیا جائے تو حدیث کی ایک مستقل اور ضخیم کتاب تیار ہو جائے۔

لیکن محض روایت کی کثرت ان کی فضیلت اور مرتبہ کا باعث نہیں ہو سکتی بلکہ جو وقت دسی اور نہ کہ نبی سے۔ تقلید الروایۃ بزرگوں میں بڑے بڑے فقہائے صحابہؓ ان ہی کیسے عموماً وہ شخص جو شہر سے تہم کی باتیں روایت کر دیا کرتے ہیں، فہم دیانت

علی الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد ہی خلافت کے عظیم الشان فرائض اور مہمات میں مصروف رہنا پڑا، اس لیے ان کو احادیث کی روایت کی فرصت بہت کم دکھائی جاسکتی تھی۔ اس پر بھی جو کچھ حدیثیں ان سے آج تک محفوظ ہیں، وہ خلافت کے تعلق سے ان کے فیصلے اور احکام میں جن پر ہماری فقہ کی اس بنیاد ہے، اس بنا پر اصل روایت حدیث کا فرض دوسرے فاضل لوگوں نے انجام دیا۔

ان بزرگوں کی روایات کی کثرت اور قلت کا ایک اور راز بھی ہو گا جو صحابہؓ کا زمانہ خود صحابہؓ کا عہد تھا جن کو دوسروں سے سوال و پرسش کی حاجت ہی نہ تھی بلکہ جن سے جس کو ہر باب کے جو ان ہو سکتے تھے وہ عموماً آپس میں برس کے بعد ہونے لوگ اپنے پیغمبر کے حالات جاننے کے لیے بے قرار تھے۔ چھ بڑے صحابہؓ اپنی زندگی کی منزلیں طے کر چکے تھے اور دنیا ان کے دُور سے محو ہو چکی تھی۔ کم عمر صحابہؓ عالم شباب میں تھے اور جب تک ہجرت کی پہلی صدی بہتر نہ ہوئی، ان کا آخری سلسلہ منقطع نہ ہوا۔ اس بنا پر کثیر الروایت صحابہؓ جن کی روایات سے کتب حدیث کے اوراق الامالی ہیں، وہ بھی کم بزرگوں اور ہیں۔

کثیر الروایت صحابہؓ کی روایتوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچی ہے، سات شخص اس پر ہیں:

نام	سنہ وفات	تعداد روایات
حضرت ابو ہریرہؓ	۵۹ھ	۵۳۶۴
حضرت عبداللہ ابن عباسؓ	۶۸ھ	۲۶۶۰
حضرت عبداللہ ابن عمرؓ	۴۳ھ	۲۶۳۰
حضرت جابرؓ	۴۸ھ	۲۵۴۰
حضرت انسؓ	۹۳ھ	۲۶۸۶

لے ہیں مسجد بنائی تو اس میں یہ فہرست مندرجہ کی فتح المغیث شرح المغیث الحریث سے اخذ ہوئی۔ ۱۴۲۰ھ

عاری ہوتے ہیں، بکثرت روایت میں جن سات بزرگوں کے نام داخل ہیں ان میں کو بائچ
صحاب اصولیین کے نزدیک صرف روایت کش سمجھے جاتے ہیں، ان کا شمار فقہائے صحابہ
میں نہیں ہے، چنانچہ روایت کا جو ذخیرہ اس وقت ہمارے پاس موجود ہے اس میں حضرت ابوہریرہؓ
حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت انس بن مالکؓ، حضرت جابرؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ
سے کوئی فقہی اجتہاد اور قرآن و سنت سے کسی غیر مخصوص مسئلہ کا استنباط ثابت نہیں ہے
مخصوص فضیلت میں حضرت عائشہؓ کے ساتھ صرف عبداللہ بن عباسؓ شریک ہیں جو روایت
کی کثرت کے ساتھ تفسیر، اجتہاد، فکر اور قوتِ استدلال میں بھی ممتاز تھے۔

روایت کی کثرت کے ساتھ تفسیر اور قوتِ استنباط کے علاوہ حضرت عائشہؓ کی
روایتوں کی ایک خاص خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ جن حکام اور اوراد و تعات کو نقل کرتی ہیں اکثر
ان کے علل و اسباب بھی بیان کرتی ہیں۔ وہ خاص حکم جن مصلحتوں پر مبنی ہوتا ہو ان کی تشریح
کرتی ہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت عائشہؓ
تینوں سے پہلے یہ پہلو روایتیں ہیں کہ جملہ کے دانِ نسل کو بنا جائے اب تینوں بزرگوں کی روایتوں
کے الفاظ کو چرو، حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں۔

تمحدث رسول الله صلى الله عليه وسلم
بقول من يروى عنكم في الحديث
میں نے آنحضرت ﷺ کو کہتے سنا
جو تم میں سے آئے و نقل کرے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں:

حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
عن يوم الجمعة واجب على كل مسلم
آنحضرت ﷺ فرمایا کہ ہر
جمعہ کا غسل ہر بالغ پر فرض ہے۔

اسی مسئلہ کو حضرت عائشہؓ ان الفاظ میں بیان فرماتی ہیں:

قالت كان الناس يتناولون من
مناء لغيره والحوالي فيأثرون في
لوگ اپنے اپنے گھروں سے اور مدینہ
کے باہر کی آبادیوں سے آتے تھے اور

الغبار تصيبهم، والغبار العرق
فيخرج منه العرق، فأتى رسول الله
صلى الله عليه وسلم انسان منع وهو
عندي فقال صلى الله عليه وسلم
واكر نظير لم يروى كذا وكذا

ان کی دوسری روایت ہے۔

قالت عائشة كان الناس
مهندة أنفسهم كذا وكذا وادوا
الى الجمعة راحوا في هيئة قلیل
فهم لو اغتسلتم

گروہ دارا و صبیہ میں شراب اور جوتے تھے
ایک نعل ایک صاحبان میں سے آپ کے
پس تلے آپ سے کسی پر بیٹھے تھے بیٹھے
فرمایا جسے چنانچہ اگر تم غسل
کر لیا کرتے۔

لوگ اپنے کام اپنے ہاتھ سے کیا کرتے تھے
ایسی کھیتی و فروع واجب و بعد میں جاتے
تھے تو ہی سہیت کرتا ہی نہ چلتے جاتے
لیے ان سے کہا گیا اگر تم غسل کر لیتے۔

ایک سال آپ حکم دیا تھا کہ قربانی کا گوشت تین دن کے اندر اذکار کیا جائے حضرت
عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابوسعید خدریؓ وغیرہ نے اس حکم کو مانجی سمجھا، چنانچہ بیٹھتے
اسی قسم کی ہلاکتیں کیں، لیکن حضرت عائشہؓ نے اس کو حکم سمجھا ہی سمجھا، چنانچہ اس حکم کی روایت
انہوں نے ان الفاظ میں کی۔

الضحية كما تقدم منها فخذوا
الانبياء على الله عليه وسلم بالصدقة
فقال لان كل واحد منكم فليأخذ
ليست بصدقة ولكن امر الله ان
يعمل منه والله اعلم

قربانی کے گوشت کو کھا کر مکرم رکھو پھر
تھے، مدینہ میں اس کو ایک سال سے منگتے
تھے، آپ نے فرمایا تین دن گزرتے کھا کر
یہ حکم نقلی نہ تھا بلکہ آپ یہ چاہتے تھے کہ گوشت
دوسروں کو کھائے اس میں سے کھانا دیا کرنا

پھر دوسری روایت میں اس کی اصل وجہ بتا دی۔ ایک شخص نے پوچھا اے المؤمنین!
جو تم بخاری و ترمذی کتاب الاضاحی۔ علیہ صحیح بخاری کتاب الاضاحی۔

کیا قربانی کا گوشت کھانا منع ہے؟

لاؤ کہن قن من کاٹھنی مت
الناس فاحب ان یطعم من
کڑی کن بیجی (ترمذی)
ہیں، لیکن ان دونوں قربانی کرنا لے
کم تھے اس لیے آج کلے پا کر جو قربانی
ہیں کر سکتے ان کو کھلائیں۔

مُسَدِّعَانِشَہ

مع اذنیہ

ابو داؤد کے موصاح کی تمام کتابوں میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ کو
دست کا گوشت بہت پسند تھا، لیکن حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ دست کا گوشت آپ کو
بہت پسند نہ تھا، بلکہ چونکہ گوشت کم میرا تھا اور دست کا گوشت جلد پرک جاتا تھا
اس لیے آپ اسی کو کھاتے تھے“ (ترمذی)

احادیث میں مذکور ہے کہ آپ ہر سال ایک آدمی شیر بھیجتے تھے وہ پیداوار کو جا کر
دیکھتا اور تحفہ لگاتا تھا۔ دوسرے راوی اس واقعہ کو صرف سی قدر بیان کر کے رہ جاتے ہیں
لیکن حضرت عائشہؓ جب اس روایت کو بیان کرتی ہیں تو فرماتی ہیں:

وانسا کان املانی صلی اللہ علیہ وسلم
بالخص منی حصی الزکوۃ قبل
ان توکل الخمر و قنوقی
آپ تحفہ لگانے کا اس لیے حکم دیا کہ
پہل کھائے اور اس کی تفسیر سے پہلے
زکوۃ کا انعام نہ کر لیا جائے۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے مروی مفتی علیہ الاحادیث نبوی کا مجموعہ

حضرت عائشہؓ کی روایتوں میں غلطی کم ہونے کا ایک خاص سبب یہ بھی جو عام لوگ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ کوئی بات سن لیتے یا کوئی واقعہ دیکھ لیتے تھے اس کی بھر
اسی طرح روایت کر دیتے تھے حضرت عائشہؓ کا اصول یہ تھا کہ جب تک وہ واقعہ کو اپنی طرح
سمجھ نہیں لیتی تھیں اس کی روایت نہیں کرتی تھیں۔ اگر آپ کی کوئی بات ان کی سمجھ میں نہ
آئی تو آپ سے اس کو بار بار پوچھ کر تسکین کر لیتی تھیں۔ یہ موقع دوسروں کو کم مل سکتا تھا۔

آپ نے خطبہ دیا اور خدا کی حمد کے بعد فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ اس چیز کو پسند نہیں کرتے یا اس سے پرہیز کرتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں پس قسم ہے خدا کی میں خدا کی مرضی کو ان سے زیادہ جانتا ہوں اور ان سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں (بخاری و مسلم) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ہُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ وَقُرْآنٌ إِلَى وَمَا يَذْكُرُوا إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ یعنی خدا وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری اس میں آیتیں ہیں حکم الہیہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ آیت پر محمدؐ کو ہوا خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو دیکھے (اذا وسمعتی رداً) کہ روایت میں ہے جب تم دیکھو کہ لوگ منشا یہ آیتوں کے پیچھے بیٹھے ہیں (وتمشا بہ آیات وہ ہیں جن کے معنی صرف خدا کو معلوم ہیں) پس ردھجو کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کا نام خدا نے (مکرہاً بکرو) رکھا ہے پس ان لوگوں سے بچتے رہو (بخاری و مسلم)

علم کا بیان

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے

أَنْزَلَ فَقَلَّطَ قَلْبَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ تَالِ الْأَوَّامِ يَتَذَكَّرُونَ الشَّيْءَ أَسَمِعْتُمْ قَوْلَ اللَّهِ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ بِاللَّهِ وَالْوَاقِعُ وَاللَّهُ خَشِيْعَةٌ (متفق علیہ) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ وَقُرْآنٌ إِلَى وَمَا يَذْكُرُوا إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتَ وَيَعْنِي عَائِشَةُ أَبْشِرِ الَّذِينَ يَتَذَكَّرُونَ مَا تَأْتِيهِ مِنْهُ فَإِذَا لَقِيتَ الَّذِينَ سَبَقَتْهُمْ اللَّهُ وَالْحَذَرُ (متفق علیہ)

العلم

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْكَاتِبِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عذاب قبر کا حال پوچھا آپ نے فرمایا اِن اِن قِرَکَ عَذَابِ حَتّٰی ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس واقعہ کے بعد میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کوئی نماز پڑھی ہو اور قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو۔ (بخاری و مسلم)

بَابُ الْإِحْتِصَامِ بِكِتَابِ السُّنَّةِ

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان

فصل اوّل

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہمارے دین میں ایسی کوئی نئی بات نکالی جو اس میں نہیں ہے پس وہ مردود ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (روزہ کی حالت میں) ایک کام کیا اور اس کی اجازت دیدی لیکن چند شخصوں نے اس سے پرہیز کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا حال معلوم ہوا تو

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَدَابِ أَهْلِ الْقُبْرِ فَقَالَ لَعَنَ عَذَابُ الْقَبْرِ حَتّٰی قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى قَبْرِ رَسُولٍ إِلَّا تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (متفق علیہ)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَتْ فِي أَمْرٍ هَذَا تَلَفَتْ مِنْهُ خَوْرَدٌ (متفق علیہ)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا أَحْرَجَنَ فِيهِ قَتَرٌ لَعَنَهُ خَوْرَدٌ فَلَمَّا كُنْتُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ أَنْ يَمُرَّ بِمَرْأَةٍ
عَنِ عَائِشَةَ ()

آداب الخلاء

پاتخانہ کے آداب کا بیان

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ہاتھ کو دھو کر نہ
اور کھانا کھانے میں استعمال فرماتے تھے اور
اگلے ہاتھ کو استنجا کرنے اور ہر مکروہ کام کو
انجام دینے میں اور کسی تکلیف ک دھیرے
نہ تھا۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پائے
کو جلتے تو اپنے ساتھ تین پتھر دیا دھیلے لے
چلے کہ اس سے استنجا کرے پس یہ پتھر چنگے
یعنی پانی کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔
راجم۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔

حضرت ام المومنین عائشہؓ فرماتی ہیں کہ
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پائے سے
باہر تشریف لاتے تو فرماتے غُفْرَانُث یعنی
اے اللہ! میں تیری بخشش کا خواستگار

وَعَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ
يَكْرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَائِمُ الْيَمِينِ الْيَهُودِيَّةُ وَالْعَلْبِيَّةُ
وَكَانَتْ يَدُ الْيَمِينِ الْيَهُودِيَّةُ
وَمَا كَانَ مِنْ أَذَى.

ذَوَاةُ الْيَمِينِ مَا دُرَّ

وَعَنْهَا كَانَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ
أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَلْبَسْ
مَنْعَةً بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَنْتَضِبْ
بِوَسْمِ اللَّهِ فَإِنَّهَا تَجْعَلُ عَنْهُ
رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو حَازِمٍ وَطَائِفَةٌ
وَاللَّيْثِيُّ

وَعَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ
الْيَمِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ غُفْرَانُث
ذَوَاةُ الْيَمِينِ مَا دُرَّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مشربا ہے
ہوئے سنا ہے کہ خداوند نے میری طرف یہ
دینی (یعنی) بھیجی ہے کہ جو شخص طلب علم کے
راستہ طے کرے تو میں اس پر جنت کے
راستہ کو آسان کر دوں گا اور جن شخص کی اس
نے دونوں آنکھیں چھین لی ہوں تو میں ان
کا بدلہ اس کو جنت دونوں گاہوں اور علم کے اندر
زیادتی عبادت میں زیادتی سے بہتر ہے۔
اور پرہیزگاری دین کی بنیاد ہے۔ (ابو یوسف)

پاکیزگی

وضو کو واجب کے نیوالی چیزوں کا بیان

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی بعض بیویوں کا بوسہ لیتے اور
بغیر وضو کے یعنی سابقہ وضو سے نماز پڑھو
لیتے تھے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)
اور ترمذی نے کہا کہ ہمارے یہاں اسکے نزدیک
عروہ یا ابراہیم النخعی کا حضرت عائشہؓ سے
روایت کرنا کسی حال میں صحیح نہیں اور ابوداؤد
نے کہا کہ میرا مسل ہے اور عروہ نے عائشہؓ سے کہا

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ
وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُ مَنْ
مَنْكَتَ مَسْكَتًا فِي حَلَبٍ أَوْ لَبَنٍ
سَهَّلْتُ لَهُ طَرِيقَ الْجَنَّةِ وَمَنْ
مَلِيتُ كُوبَةً مِنْهُ أَيْدِيَهُ عَلَيْهِمَا
الْجَنَّةُ وَفَضَّلْتُ فِي عِلْمِهِ خَيْرٌ مِنْ
فَضْلِ نَجْمٍ عِبَادَةٍ وَبِرَّكَ الْبَرِّ
أَوْ تَرَعٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي مُسْتَدْرَكِهِ

الطهارة

مَالُوجِبُ الْوُضُوءِ

وَعَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ
بَعْضُ الْأَهْلِ مِنْ يَمِينِهِ وَلَا يَمُوسُهُمْ
رَوَاهُ الْأَوْثَمَةُ الْقَزَوِينِيُّ وَابْنُ أَبِي
وَالْمَنْجَاءُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يَمُوسُهُمْ
عِنْدَ أَهْلِ بَغْدَادِ إِلَّا إِذَا دَعَوْهُ
عَنِ عَائِشَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ
النَّبِيُّ عَلَيْهِمَا قَالِ أَبُو حَازِمٍ

قَالَ أَمْرِي).

ہوں۔ رترزی۔ ابن ماجہ۔ (داری)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ
عَدَدَ حُكْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَكُونُ يَتَوَلَّى قَائِلًا مَلَكًا
تُصَدِّقُهُ مَا كَانَ يَقُولُ إِنَّ
قَالَعِدًا رَزَاةً أَخَذَ وَالْبُيُوتَ بِنَا
وَالْبَنَاتِ

راحمہ۔ رترزی۔ (سائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا پس کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ پانی کا ٹولے کر آپ کے پیچھے پس آپ نے پوچھا عمرؓ یہ کیا ہے؟ عمرؓ نے کہا پانی ہے آپ کے دوسرے لئے۔ آپ نے فرمایا مجھ کو یہ حکم نہیں دیا گیا ہے کہ جب میں پیشاب کروں تو وضو بھی کروں اگر میں ایسا کرتا تو میرے فعل سبقت ہو جاتا۔ (ابوداؤد - ابن ماجہ)

السَّوَالُ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرُ بَنِينَ
الْبَطَرِ قَعْنِ الشَّارِبِ وَاعْتَقَدُوا
الْغَيْبَةَ وَالسَّوَالُ وَالْبَنَاتِ

سُؤَالُكَ كَرْنِے كَابِيَان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس بائیں نصرت میں سے ہیں یعنی دس دین کی باتیں ہیں، انہوں کے بال کرنا، ٹاٹوٹھی کا بڑھانا، مسک کرنا۔

أَمَّا وَقَعْنِ الْأَخْفَاءِ وَغَسَلُ
أَلْسِنَهُمْ وَتَشَفُّفُ الْأَبْطَالِ وَغَسَلُ
الْغَائِبَةِ وَالتَّيْقَاضُ الْمَلَأَ بَعْضُهُ
بِالْمُخْتَلَفِ قَالَ الرَّابِعُ وَتَكْنِيتُ
الْعَاشِرَةِ إِلَّا أَنَّ تَكْنِيتَ الْمُضْمَةِ
عَلَى مَسْمُومَةٍ وَتَكْنِيتُ الْغَائِبَةِ
مَذَلْ إِنْغَابًا لِلْبَيْتِ لِمَا جَدَّ هَذَا
الْبُيُوتِ فِي السَّجِيَّةِ بَيْنَ وَلا فِي
بِطَابِ الْمُسِيَّبَةِ وَكَانَ تَكْنِيتُ
مُحَلِّبُ الْهَامِ وَكَذَا الْخَطَافُ
فِي مَعَالِي السَّجِيَّةِ عَنِ ابْنِ كَاوَدَ
وَبِزِيَّةٍ عَمَّا رَوَى تَابِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس بائیں نصرت میں سے ہیں، انہوں کے بال کرنا، ٹاٹوٹھی کا بڑھانا، مسک کرنا۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يُزَوِّدُ مِنْ شَيْءٍ وَلَا تَهَابُ
لَيْسَ يَنْتَظِرُ إِلَّا تَسْوِيلَ قَبْلَ أَنْ
يَتَوَضَّأَ رَزَاةً أَوْ رَزَاةً وَأَمَّا
وَعَلَمُهَا قَالَتْ هُنَّ النَّبِيُّ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَاقَشُ فِيهِ بَعْضُهُ
السَّوَالُ وَغَيْرُهَا قَائِدًا بِه
الْمَشَارِقُ لَمْ أَجِدْ لَهُ وَاقِعًا

ناتک میں بائیں و سنا۔ تاخیر کشنا۔ دھونا۔ نظیر
کے جوڑوں کا۔ بٹل کے بال کھاڑنا۔ نیز بات
باور کا موڑنا اور استہجاب میں تھوڑا پانی خرچ
کرنا۔ راوی کا بیان ہے کہ دوسری بات کو میں
بھیول گیا، کیا ہے وہ کھلی کرنا جو مسلم اور
ایک روایت میں ڈاڑھی بڑھانے کی بجائے
غٹھ کر کے الفاظ ہیں۔ میرے یہ روایت
صحیح ہیں میں بائیں نہ حمیدی کی کتاب میں لیکن
اس کو صاحب جامع اردو خطابی نے معاملہ
السنن میں اسی طرح ابو داؤد سے عثمان بن ہاشم
کے واسطے سے روایت کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس بائیں نصرت میں سے ہیں، انہوں کے بال کرنا، ٹاٹوٹھی کا بڑھانا، مسک کرنا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس بائیں نصرت میں سے ہیں، انہوں کے بال کرنا، ٹاٹوٹھی کا بڑھانا، مسک کرنا۔

وَعَنْ عُمِّهِ قَاتِلَ بْنِ
زَيْدٍ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَأَلُوا النَّبِيَّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِي مِثْلِهَا
فِي الْمَجْنُونِ فَأَمَّا هَذِهِ كَيْفَ
قُتِلَ فَقَالَ هَذِهِ دُمَةٌ
فِي بَنِي قَطْرٍ هِيَ بِهَا قَاتِلُ
كَفَيْتَ أَتَدْرِكُ بِهَا قَاتِلَ
قَطْرٍ هِيَ بِهَا قَاتِلُ كَيْفَ
تَدْرِكُ بِهَا قَاتِلَ مُبِيعَانَ اللَّهِ
قَطْرٍ هِيَ بِهَا قَاتِلُ بَنِي الْقَاسِ
قُلْتُ بَنِي بَنِي أَفْرَاحٍ الدِّمِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے غسل میں کی بابت پوچھا۔ پس آپ نے غسل کی کیفیت بیان کی اور غسل کا مکمل دیا۔ پھر فرمایا مشک میں جھگوٹے ہونے کیڑے کا ایک ٹکڑے کر اس سے پاکی حاصل کر انصاری عورت نے کہا اس سے کیونکر پاکی حاصل کروں۔ آپ نے فرمایا کیڑے سے پاکی حاصل کر۔ انصاری نے پوچھا کیونکر پاکی حاصل کروں؟ فرمایا پاک ہے اللہ تو اس سے پاکی حاصل کر۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ کو مکرر فرمایا میں نے انصاری عورت کو اپنی جانب سے لیاؤ پھر اس سے میں نے کہا تو اس کیڑے کو خون کی لکڑی کے (جوانی و مسلم)

معاذیہ روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رتن سے غسل کیا کرتے تھے جو ہم دونوں کے درمیان رکھا ہوتا تھا۔ پس آپ پانی لینے میں غلبت سے کام لیتے یہاں تک کہ میں یہ کہتی کہ مرے لئے پانی چھوڑ دو معاذہ کہتی ہیں کہ

وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قَالَ
عَائِشَةُ كُنْتُ أَتَقَبَّلُ أَنَا
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ آتٍ وَوَاحِدٍ
مُبْتَدِئٍ وَبَعِيْنُهُ فَيُبَادِرُنِي حَتَّى
أَقُولَ دَعَى قَالَتْ وَهَمَّ

جَنَابِ (مُتَّقِ عَلِيٍّ)

عَنْ خَاتِمَةٍ قَالَتْ سَمِعْتُ
نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحَذِّرُ النَّاسَ مِنَ الْبَيْتِ
وَالْزَّوْجِ الَّذِي يَمْتَسِكُ
فَهُمَا قَدْ خَلَعَا وَلَا يَجِدُ بِلَا
لَا يَمْسُكُ عَلَيْهِ قَالَتْ إِنْ
لَمْ يَكُنْ هَذَا عَلَى الْمَرْأَةِ يَتَرَكُ
بَلَّغْتُ عَنْ قَالَ نَعَمْ إِنَّ الْبَيْتَ
قَاتِلُ الرِّجَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ بَنِي إِسْرَءِيلَ يَرْغُبُ أَنْ يُكَلِّمَ اللَّهَ وَلَهُ فَاخٌ فِي ذَلِكَ يَدْعُو اللَّهَ فَقِيلَ لَهُ قُلْ لَهُ فَخٌ يَكْبَرُ إِنَّ اللَّهَ كَرِيمٌ عَلِيمٌ ۖ

لَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَا
رَايَا الْخَيْتَانِ وَجَبَّ
فُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ
لَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتُسْنَا
رَايَا الْقِرْمِذَى وَابْنِ مَالِكٍ

یہ غسل دونوں کا ناپاکی کا غسل مہوتا تھا۔
(بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حال اس شخص کا ذکر کر کے نہیں کیا، تری جانے اور احکام یاد نہ ہو۔ آپ نے فرمایا اس کو غسل کرنا چاہئے۔ سب سے اسی طرح پوچھا گیا کہ اگر احکام یاد نہ ہو۔ تری نہ پائی جلتے؟ آپ نے فرمایا اس پر غسل واجب نہیں ہے۔ اتم تسلیم کرنے پر سن کر پوچھا کہ اگر عورت بھی تری کو ملے تو کیا اس پر بھی غسل واجب ہے۔ آپ نے کہا ہاں عورتیں بھی مردوں کی مانند ہیں۔

(ترجمہ)۔ الہوداؤد۔ دارمی۔ (پتہ اجہ)

قَالَتْ هَكَذَا أَلَيْسَ لَكَ مَعْنِي
وَسَلَّمَ إِذْ كَانَ جُنُودًا تَدَاوَلَتْ
بَيْنَهُمْ أَوْ يَتَنَادَوْنَ وَتَوَضَّعُوا
لِلْمَقَالَةِ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب ناپاک سوتے اور
کچھ کھالے یا سوتے کا ارادہ فرماتے تو وضو
کر لیتے جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے
ریحانی و مسلم

مَخَاطَطَةُ الْجُنْدِ وَمَا يَبَاحُ لَهُ

ناپاک آدمی سے مل جول اور اس پر کا بیان کوئی باتیں اس کیلئے جائز ہیں
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ هَذَا الْبُيُوتُ عَيْنُ
الْمَسْجِدِ فَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَسْجِدَ
وَالْحَالِصِ وَلَا حُجُبَ -
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر لو تم دروازے
اپنے گھر مسجد کی طرف سے یعنی مسجد کے
اندر اپنا راستہ نہ رکھو کہیں کہ جائز ضرورتوں
اور ناپاکوں کا مسجد میں آنا یا مسجد جائز نہیں
رکھنا - (ابوداؤد)

تَطْهِيرُ الرَّجَاسَاتِ
وَعَنْ صُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْبَيْتِ
يُؤْمِنُ بِهِ الشُّبُهَاتُ فَقَالَتْ كُنْتُ
أَسْأَلُهُ مِنْ تَوْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُخْرِجُ
نجا ستوں کے پاک کرنے کا بیان
صلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
پرستی لگ جاتی تو میں اس کو دھوئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے
اور وہ کپڑا ابھی بھیگا ہوا ہوتا کہ رسول اللہ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
الْبَيْتُ صَلَواتِہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَدَّ
يَتَوَضَّأُ وَيَتَنَادَى الْمُغْسِلُ رَدَّ
الْمُؤْمِنِ بِيَوْمِ الْوُكُوفَةِ وَالْيَتَامَى
وَالْيَتَامَى مَالَهُ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَغَسَّلُ بَيْنَ الْجَنَائِزِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ
فِي مِرْقَى قَبْلِ أَنْ أَغْسِلَ رَدَّ
ابْنِ مَالَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ حَقًّا
وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْبَيْتُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَدَّ
بِالْحَبَشِيِّ وَهُوَ جُنْدٌ يَتَوَضَّأُ
مِنْ الْبَيْتِ وَلَا يَغْسِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي كَثَفَةَ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
الْبَيْتُ صَلَواتِہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ
كَلْبًا أَخْبَانَهُ رَدَّ رَدَّ ابْنُ أَبِي كَثَفَةَ
ابْنِ عَبَّاسٍ سَأَلَ عَنْهُ فِي حُجُبِ
الْأَطْرَافِ رَدَّ رَدَّ ابْنُ أَبِي كَثَفَةَ
وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
الْبَيْتُ صَلَواتِہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ
كَلْبًا أَخْبَانَهُ رَدَّ رَدَّ ابْنُ أَبِي كَثَفَةَ
ابْنِ عَبَّاسٍ سَأَلَ عَنْهُ فِي حُجُبِ
الْأَطْرَافِ رَدَّ رَدَّ ابْنُ أَبِي كَثَفَةَ
وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَبَّيْ
إِذَا لَبَّيْتُكَ نَزَلْتُ عَنِ الْبَيْتِ
عَنِ الْحَبِيبِ فَإِذَا بَدَأَ يَتَوَضَّأُ
هَذَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَنَّ
بَيْنَهُ خَشْيَ لَمْ يَكُنْ رِيًّا وَلَا الْوَدَّ وَلَا

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب میرا لہو
ہوتی تو بہتر سے پورے پر آجاتی اور نہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قریب
آتے اور نہ وہ قریب جاتیں ان کے عجب
نیک کہ پاک نہ ہوں (ابوداؤد)

المستحاضة

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَاتَتْ
بَيْتُ أَبِي جُبَيْشٍ إِلَى الْبَيْتِ فَطَلَّ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
إِنْ أَمْرًا هَذَا أَحْتَاكُمُ وَلَا أَطْعُمُ
فَكَادَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَا شَأْنًا
فَلَوْ عَرَفْتُ وَلَكِنْ يَخْبُنِي
فَإِذَا أَقْبَلْتُ خُصَّصْتُكَ فَدَعَى
الصَّلَاةَ وَفَإِذَا أُذِيتُ فَطَلَّ عَلَيَّ
عَنْبَاءُ الدَّمِ ثُمَّ ضَلَّيْتُ رُحْلِي عَلَيْهِمْ

حضرت عائشہ نے اپنے بہادر فاطمہ بنت ابی
جہش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئیں اور آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں
ایک ایسی عورت ہوں جس کو کھانے آمار تہلے
پاک نہیں ہوتی کیا میں ایسی حالت میں نماز
چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں، بیچوں تو ایک
رگ کا خون ہے حیل کا خون نہیں ہے جس وقت
تجھ کو عین آئے نماز چھوڑ دے اور جب جاگے
راپے خون کو دھو ڈال یعنی غسل کر اور پھر
نماز پڑھو۔ (بخاری و مسلم)

الصلوة

جلدی نماز پڑھنے کا بیان
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ

حضرت عائشہ یہ کہتی ہیں کہ نماز پڑھتے تھے

لَمْ يَكُنْ تَعْلَمُ فِي مَا تَعْلَمُ أَنَّ
تَجِيبُ الشَّعْنَ إِلَى تَلْفِ الْبَيْتِ
أَلَا قَوْلُ رُفْعٍ عَلَيْهِ
وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ الْغُضَّ
تَنْصَرَفُ النَّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ
بِغُرٍّ وَطُيُونٍ مَا يُعْرَفْنَ مِنْ
الْغُلَسِ مُتَفَقِّحَاتٍ عَلَيْهِ
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَاةَ يَدْعِيهَا الْإِخْرَجَ وَتَكُنِ
حَتَّى يَجْهَهُ اللَّهُ لَعَلَّاهُ اللَّهُ الْوَدَّ

آن حضرت اور صحابہؓ، غفار کی شفق کے
غائب ہونے کے بعد سے تھائی رات تک
(بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ یہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے صبح کی ان
نماز پڑھ کر عورتیں واپس ہوتیں اور
اندر صبر کی وجہ سے کوئی ان کو شناخت
نہ کر سکتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

ام المؤمنین حضرت عائشہ یہ کہتی ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کوئی
نماز آخر وقت میں دوبار نہیں پڑھی، آخر
عربک (ترقی)

الأذان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
الْبَيْتُ صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
يَبْعُ الْوُجْدَنَ يَتَنَهَّدُ قَالَ
وَأَكَا وَآكََا - (رَوَاهُ الْوَدَّ)

حضرت عائشہ یہ کہتی ہیں کہ جب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم مودن سے شہادین
سننے تو فرماتے اور میں بھی شہادت دیتا
ہوں اور وہی بھی شہادت دیتا ہوں۔ (ابوداؤد)

مسجد نماز کے مقامات کا بیان
حضرت عائشہ یہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ

فرمایا میں نماز کے اندر اس کے نقش و نگار کو دیکھتا تھا اور اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کہ نماز کہیں خراب نہ ہو جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بالغہ عورت کی نماز پورا و مکی کے قبول نہیں کی جائیگی۔ (البدایہ و - ترمذی)

أَنْظُرُ إِلَى عِلْبَيْهَا وَأَنَا خَجِرٌ
الْمُشَاوِرَةُ فَكَأَنَّمَا كُنْتُ نَجْرِي

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَقْبَلُ صَلَاةُ عَمَّا لَيْسَ بِالْمُحْتَجِبِ
رِزَاؤُهُ الْبُذْرُ وَأَوْحَدُ الْبُزْمَانِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مغزِ نبوت میں فرمایا خدا کی لعنت ہو یہو بد و نسا راہی بجز ہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ و گاہ بنالیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِبَنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّفْرِ لَعَلَّ
يُكَلِّفُ وَيُطَيَّبُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَالْإِسْلَامِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم اپنے محلوں میں مسجدیں بنائیں پاک و صاف رکھیں اور خوشبو لگائیں۔ (البدایہ و - ترمذی - ابن ماجہ)

السُّرَّةُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے اوپر کلمہ درمیان اس طرح لیٹی رہتی تھی جس طرح کہ جنازہ رکھا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکان کے ایک گوشے میں پردہ ڈال رکھا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس پردہ کو ہم سے سامنے نہ بنالو۔ اس کی تصویریں نماز میں برا بھروسے سامنے رہتی ہیں۔ (بخاری)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِ
مِنْ اللَّيْلِ بَوَائِكُمْ مَعْرُوفَةً عَيْنُهُ
وَبَحِيَّةِ الْقَبْلِ كَمَا غَيْرُهُ
الْحَنَانِيَّةُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قُبْرًا
لِأَيُّهَا سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَهُ
بَيْنَهُمَا فَقَالَ هَذَا الَّذِي كَانَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَمَّ لِي عَنَّا قُرْبَانِي
هَذَا أَقَابَهُ لَأَيُّهَا لَمَّا رَوَى
تَمْرُزُ لِي فِي صَلَاتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُنَا

السُّرَّةُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی چادر میں نماز پڑھتی تھی جس کے کنارے دو دوسرے رنگ کے تھے یا کناروں پر دوسرا لگا ہوا تھا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اس چادر کو ان چیم راجہ کے محلے کر کے اس سے استنجائی کی چادر بنے اور اس چادر سے جو کہ نماز سے باز رکھا میں نبی حضور قلب نصیب نہیں ہوا، (بخاری و مسلم) اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي خِيصِّ صِلَابَةٍ لَهَا أَعْلَاهُ مُنْفَرَجٌ
وَأُفْقُهَا مُنْفَرَجٌ قَالَتْ لَمْ أَشْرُ
قَالَ أَلَمْ يَأْمُرْ بِخِيصِّ صِلَابَةٍ هَذِهِ
إِلَى آخِرِ جَهَنَّمَ وَأَوْفَى بِإِخْتِ
آخِرِ جَهَنَّمَ قَالَتْ لَمْ يَأْمُرْ
عَنِ صَلَاتِهِ وَتَقَنَّ عَلَيْهِ وَفِي
وَكَايَةِ بَيْتِ عَائِشَةَ قَالَ كُنْتُ

يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ وَتَقْبَلُ الْغَنَةَ
وَكَانَ يَمُوتُ رَجُلًا يَشْرِي
وَيَنْصِبُ رَجُلًا الْيَهُودِيَّ وَكَانَ
يُنْجِي عَنْ عَقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَنُجِّلِي
أَنْ يَفْتَرِشَ النَّاسُ مِنْهُ وَنُجِّلِي
أَفْتَرِشَ الشَّيْطَانِ وَكَانَ يَحْتَمِلُ
أَسْهُلَ الْبَلَاءِ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ

بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبَابٌ جَلَدِي فَمِنْ
قِيَلِيهِ فَإِذَا جَعَلَهُ عَمْرٍ فَمِنْ
فَقَبَضْتُ رَجُلًا وَإِذَا جَعَلَهُ
بَطْنُهُ لَهَا قَاتِلًا وَالْيَهُودِيَّ
يَوْمَ عِذِّي لَيْسَ فِيهِ مَصْلَحَةٌ
(مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ)

مَا يَفْعَلُ أَبْعَدَ الشَّكْرِ

تکبیر تحریم کے بعد جو چیز پڑھی جائے اس کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ مَجْحَدًا
اللَّهُمَّ وَخَعْلُوكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ
وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ. وَكَانَ يَقُولُ
ذَلِكُمْ وَدَمْعًا أَهْلُ الْبَيْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
أَفْتَحَ صَلَاتَهُ وَقَالَ الْبَرِيذِيُّ هَذَا
خَلْقٌ لَا تُعْرِضُ عَنْ حَافِلَةٍ
وَقَدْ كَلَّمَتْ خَلْقًا مِنْ قَبْلِ
جَعَلَهُ.

نماز کے اوصاف اور رکات غیرہ کا بیان

صَفَةُ الصَّلَاةِ
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُفْتَحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْمُؤَادَّةِ
بِالْحَمْدِ لِلَّهِ ذِي الْعَالَمِينَ وَكَانَ
إِذَا رَكَعَ لَمْ يَتَخَنَّسْ رَأْسَهُ
وَلَمْ يَتَوَضَّعْهُ وَلَكِنْ يَبِينُ
ذُلَّاتُ وَكَانَ إِذَا تَرَفَّعَ رَأْسَهُ
مِنْ الرُّكُوعِ لَمْ يَجْعَلْ حَتَّى
يَتَوَضَّعَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ
رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يَجْعَلْ
حَتَّى يَتَوَضَّعَ جَائِسًا وَكَانَ

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ قَوْمٌ يَتَخَرَّوْنَ عَنِ الْقَدَرِ إِلَّا وَارِثِي يُوَفِّقُهُمُ اللَّهُ فِي مَا يَشَاءُ - مَرْثَاةُ الْبُكَرَةِ (۱)

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ ایک قوم پہلی معیت سے پیچھے رہے گی یہاں تک کہ پیچھے والے نے گناہ اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں - را بوداؤد

الإمامة

امامت کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّي رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَحْضَرِهِ النَّاسُ يَأْتُمُونُ بِهِ مِنْ ذَمَرٍ وَاجْجَالٍ - مَرْثَاةُ الْبُكَرَةِ (۲)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حرم میں نماز پڑھی اور لوگ حرم کے باہر آپ کی اقتدار کرتے تھے۔ را بوداؤد

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَّالٌ يُوَفِّقُهُ بِأَسَلَةٍ فَقَالَ مُؤَدَّا يَا بَلَّالُ انْصَبْ يَدَايَ فَصَلَّ أَكْبْرُكَ تَبْتَغِ الْأَيَّامَ فَرَمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ نَجْفَةً فَحَقَّقَ بِهَا دَعَايَ رَحَابِيْنِ زِيْرِيْلَا عَطَّابِيْنِ الْأَوْصِيْنِ حَتَّى دَخَلَ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض سخت ہو گیا تو حضرت بلالؓ آپ کی خدمت میں نازک خبر دیتے آئے آپ نے فرمایا ابو بکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ ان ایام میں حضرت ابو بکرؓ نے نماز پڑھائی رستہ نمازیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض میں کچھ کئی سوس کی اور دو آدمیوں کے سہارے مسجد کی طرف چلے آپ کے قدم ضعف سے دنگ لگ رہے تھے۔

الْحَدِيثَ فَلَمَّا سَمِعَ الْبُكَرَةَ حَتَّى دَخَلَ بَشَارَةً فَأَوْحَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَبْتَغِ الْأَيَّامَ حَتَّى تَجْلِسَ عَنِ نَبِيِّ رَاجِي بَكْرَةَ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَصُلي قَائِمًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصلي قَاعِدًا يَقْدُبُ عَلَى الْبُكَرَةِ بِمَلَأَةِ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُمْ يَتَخَرَّوْنَ عَنْ يَمِينِهِ الْبُكَرَةُ - (مُسْتَقْبَلُ عَلَيْهِ) رَفَعَهُ بِرَدَائِهِ لَهَا سَمِعَ الْبُكَرَةَ النَّاسُ انْتَحَبَرُوا

عَنْ عَجَبِيْلٍ اللَّهُ بِعَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَكُنْتُ أَلْزَمُهَا شَيْئًا عَنِ مَرَضِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَلَا نَقْلَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْلَى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا يَزَالُ رَسُولُ اللَّهِ وَهُمْ مُنْتَظَرُونَ فَكَانَ مَعَهُ الْوُجُو

مہمدمیں پہنچے حضرت ابو بکرؓ نے جو نماز پڑھا ہے تھے آپ کی آمد کو خوش کیا اور پیچھے ہٹنے لگے تاکہ آپ صلی پر پہنچ کر نماز پڑھائیں آپ نے حضرت ابو بکرؓ کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہیں اور پیچھے نہ ہٹیں۔ پس حضورؐ آگے بیٹھے اور ابو بکرؓ کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ ابو بکرؓ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ ابو بکرؓ نے صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار کرتے تھے اور لوگ ابو بکرؓ کی اقتدار کرتے تھے۔

رِجَالِي (وَسَلَّمَ) اور رِجَالِي (وَسَلَّمَ) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابو بکرؓ نے بلند آواز سے لوگوں کو تکبیر سناتا ہے۔

حضرت عبید اللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا واقعہ مجھ کو نہ سنائیں گی۔ آپ نے فرمایا ہاں اس کے ہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت ہو گئی تو آپ نے پوچھا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہؐ! وہ آپ کا

مَاَ فِي الْخُصْفِ قَالَتْ لَقَدْ عَلِمْنَا
مَا تَكْسِرُ كَذَٰلِكَ هَبْ بِسُوءِ مَا يُكْسَرُ
عَلَيْهِمْ قَوْمًا فَإِن كَانَ خُصْفٌ
فَإِنَّمَا قَوْلُنَا لَهُمْ بِبُطْنِهِمْ قَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ صَبْرًا
مَاَ فِي الْخُصْفِ قَالَتْ لَقَدْ عَلِمْنَا
مَا تَكْسِرُ كَذَٰلِكَ هَبْ بِسُوءِ مَا يُكْسَرُ
عَلَيْهِمْ قَوْمًا فَإِن كَانَ خُصْفٌ
فَإِنَّمَا قَوْلُنَا لَهُمْ بِبُطْنِهِمْ قَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ صَبْرًا
مَاَ فِي الْخُصْفِ قَالَتْ لَقَدْ عَلِمْنَا
مَا تَكْسِرُ كَذَٰلِكَ هَبْ بِسُوءِ مَا يُكْسَرُ
عَلَيْهِمْ قَوْمًا فَإِن كَانَ خُصْفٌ
فَإِنَّمَا قَوْلُنَا لَهُمْ بِبُطْنِهِمْ قَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ صَبْرًا

وَسَمِعَ يَأْمُرُ أَنْ تَمْلِكُوا
مَعَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَكُونَ
رَجُلًا رَافِقًا لِأَعْمَى مُسْتَبِ
رًا مِنْ قَبْلِ أَنْ يَكُونَ
أَعْمَى بِذَلِكَ فَصَلَّى الْبُؤْسُ
جَلَّتْ أَرْجَاؤُهُمْ مِنَ اللَّهِ
فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَ
فِي فَلْيِهِ حَقَّهُ وَخَرَجَ بِرَبِّ
مُحَلِّسِينَ أَحَدَهُمَا الصَّبَّاحُ
بِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَيُّوهُ كُنْزِي
يَا قَامٍ وَفَلَمَّا رَأَى الْبُؤْسُ
كَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَمَّا الْإِنْبِ
يَتَنَبَّأُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا نَ لَا يَتَأَخَّرُ فَقَالَ أَجَلِي
أَوْ حَيَّتِي فَأَجَلَاهُ (الْحَبِ
فِي بَيْتِهِ وَتَنَبَّأَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاقْبَلُوا وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ
لَمَّا خَلَّتْ سَلَاةُ عَبْدِ اللَّهِ أَتَى
عِيَّاسٌ فَقُلْتُ لَهُ لَا تَأْخُذْ
فِيكَ مَعَ سَلَاةِ تَنَبَّأَ عَائِشَةُ
فِي تَرَفِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کا انکار کر رہے تھے۔ بات آخری صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت ابوبکر کو یہ مقام بھیجا کہ وہ لوگوں کو
نماز پڑھائیں جب یہ پیام حضرت ابوبکر کو
بلا اور قاصد نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے آپ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا ہے تو حضرت
ابوبکر نے حرا یک نہایت رقیب القلب شخص سے
کہا۔ عمر دم لوگوں کو نماز پڑھا دو۔ میرے جواب
دیا۔ آپ ہی اس کام کے لئے زیادہ موزوں ہیں۔
چنانچہ ان ایام میں حضرت ابوبکر نے نماز پڑھا۔
پھر شی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض میں کچھ
تعطیل محسوس کی اور آپ دو شخصوں زبیر بن
حرفہ سے ہمارے جس میں سے ایک عیاض بن مسطح
(راور دوسرے حضرت علیؓ) اور ظہر کی نماز کا
وقت تھا۔ اس وقت حضرت ابوبکر نے لوگوں کو
نماز پڑھا رہے تھے جب ابوبکر نے غم میں
کیا کہ حضور تشریف لایا ہے ہں تو وہ پیچھے ہٹنے
لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارت سے حکم
دیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو اور پیچھے نہ ہٹو۔ پھر
ان لوگوں کو حرا آپ کو لائے تھے حکم دیا کہ وہ
آپ کو ابوبکر کے پہلو میں سجادیں چنانچہ
انھوں نے آپ کو ابوبکر کے پہلو میں سجادیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَنَرُ
عَلَيْهِمْ عَنِ يَتُوهَا فَمَا أُنْكُرُ
بِنَهُ دِيْنًا عِلْمًا أَنَّهُ خَالِ
أَمَعَتْ لَكَ الزَّيْعُلُ الْيَوَى
كَكَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ
وَأَقَالَ هُوَ عِلْمًا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور آپ بیٹے رہے۔ اس حدیث کے راوی عیسیٰ
کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے اس واقعہ کو
مگر میں عبداللہ بن عباس کے پاس گیا اور ان
سے کہا کہ میں تمہارے سامنے وہ حدیث بیان
نہ کروں جو مجھ سے حضرت عائشہ نے بیان کی
ہے یعنی حضور کی بیماری کے متعلق۔ یہی عباس
نے کہا اچھا بیان کرو۔ پس میرے وہ حدیث
بیان کی اور انھوں نے بیان کی کسی چیز
سے انکار نہیں کیا۔ البتہ انھوں نے یہ کہا کہ
حضرت عائشہ نے اس شخص کا کیا نام بتایا تھا
جو عباس کے ساتھ تھا۔ میں نے کہا انھوں نے
نام نہیں بتلایا تھا۔ ابن عباس نے کہا وہ حضرت
بلال تھے بلکہ بخاری و مسلم

ستوں کا بیان اور فضائل!

حضرت عائشہؓ رہتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تو ان کی سب سے زیادہ حفاظت
کے دو ستوں کی فرماتے تھے یعنی ان کو

یہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بڑے نام نہیں یا کہ سب جانب بالترتیب کی افراد
حضور کو ہمارا دینے میں شریک تھے۔ یعنی حضرت بلالؓ، حضرت فضل بن عباسؓ اور
حضرت اسامہؓ وغیرہ۔

بَيْنَ النَّوَافِلِ أَقْدَرُ نَعْمًا هَذَا بَيْنَهُ
عَلَا وَكَفَى الْفِي (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْنًا الْفَجْرِ
مُؤَدِّ بَيْنَ الدُّنْيَا وَآخِرَتِهَا
(نَرْوَاهُ مُسْلِمًا)

ہمیشہ پڑھتے تھے، بخاری و مسلم
حضرت عائشہؓ یہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز یا کچھ کوئی مغرب
کے بعد بین رکعت نماز پڑھتے تو اللہ تعالیٰ
اس کے لئے جنت میں گھر بنا تا ہے۔
(ترمذی)

حضرت عائشہؓ یہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز پڑھ کر ہمیشہ
میرے پاس آتے اور چار یا پھر رکعت نماز
پڑھتے۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہؓ یہ کہتی ہیں کہ نبی کریم
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر
کے بعد دو رکعتیں بھیجی میرے گھر میں بخاری
و مسلم اور بخاری کی ایک روایت میں یہ
افعال ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ قسم

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا
مَرَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ
مُسْتَبْدِي قَطْرَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
وَيَرْوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَالَتْ

سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَضَعْتَ رُكُوعَكَ
الْفَخْرَ فَإِنَّ كُنْتَ مُسْتَقْبِلَهُ خَضَعْتَ
وَرَأَى مَا خَلَعَ - رَوَاهُ الْإِسْلَامُ

صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دوستیں پڑھ
چکے تو میری طرف متوجہ ہوتے، اگر میں جاگتی
ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اور میں سوتی ہوتی
تو آپ بھی لیٹ جاتے۔ (مسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ
سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَضَعْتَ
رُكُوعَكَ الْفَخْرَ أَطْلَعَتْ عَيْنَاهُ
الْأَيْمَنِ - رَوَاهُ الْإِسْلَامُ

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ
سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
بَيْنَ الْمَكْرِ عَشْرَةً وَرُكُوعَةً بَيْنَهُمَا الْوُكُوفُ
وَرُكُوعَاتُ الْفَخْرِ - رَوَاهُ الْإِسْلَامُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دوستیں پڑھ
چکے تو دائیں کی روٹ پر لیٹ جاتے (یعنی قبلہ
رُجَح)۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے
تھے جن میں دو رکعتیں شامل تھے اور دو رکعتیں
فجر کی سنتیں بھی۔ (مسلم)

وَعَنْ مُسْرُقٍ قَالَ سَأَلْتُ
عَائِشَةَ عَنِ صَلَواتِ رَسُولِ اللَّهِ
سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّبْلِ
فَقَالَتْ مِئَةَ وَارُكُوعٍ عَشْرَةً
بَيْنَهُمَا رُكُوعَتَانِ رُكُوعَتَا الْفَخْرِ -
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

مُسْرُقُ بْنُ مَرْثَدَةَ کہتا ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے
سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز
کا سوال کیا (یعنی آپ کتنی رکعتیں پڑھتے
تھے) حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ پچاس
رکعتیں کہیں تو اور کبھی گیارہ، علاوہ فجر کی
سنتوں کے۔ (بخاری)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
النَّبِيُّ سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
خَضَعَ نَبْلَهُ يُصَلِّي رُكُوعَاتِ صَلَواتِهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم جب رات کو نماز کے اٹھتے تو پہلے
دو رکعتیں پڑھتے۔ (مسلم)

وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ مَانَعَتْكَ
مِنْ أَنْ تَقُولَ اللَّهُ -

یہ اس ذات کی جس نے حضور کی روح قبض
کی کہ نہیں ترک کیا آپ نے ان دونوں
رکعتوں کو جب تک کہ وفات پائی۔

صَلَاةُ اللَّيْلِ رات کی نماز کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهَا بَيْنَ
أَنْ يَقْرَأَ مِنْ صَلَواتِهِ لَعَلَّهَا
إِلَى الْفَجْرِ إِخْدَى عَشْرَةً وَرُكُوعَةً
يُكَلِّمُ فِي كُلِّ رُكُوعَةٍ وَيُكَلِّمُ
بِرُكُوعَةٍ ثَلَاثِينَ السُّجُودَ هُوَ
ذَلِكَ قَدْ رَوَاهُ أَبُو الْأَحْضَمِ
تَحْسِبُ آيَةً قَدْ كَانَ يَزْعُمُ
رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَدِّي
مِنْ صَلَوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ
الْفَجْرُ قَامَ فَوَضَعَتْ يَدَيْهِ
فَرَفَعَتْ يَدَيْهِ إِلَى رَبِّهِ
حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَدِّي بِالْأُتَى
فَيُخْرِجُ - رَوَاهُ الْإِسْلَامُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے بعد فجر تک
کے درمیان وقت میں گیارہ رکعت نماز
پڑھتے اور ہر دو رکعتوں پر سلاخ پھیرتے
اور ایک رکعت وتر کی ہی میں شامل کرتے
یعنی گیارہویں رکعت) اور وتر کی اس
رکعت میں اتنا لمبا سجدہ کرتے جتنی دیر
میں کوئی چاس آیتیں پڑھے۔ پھر جب
مؤذن فجر کی آذان سے فارغ ہوتا اور صبح کی
روشنی پھیل جاتی تو آپ کھڑے ہو جاتے
اور دو بلکی رکعتیں فجر کی سنتیں پڑھتے
پھر اپنی روٹ پر لیٹ جاتے۔ یہاں تک کہ
مؤذن آپ کے پاس نماز کی تحمیر کہنے کی
اجازت حاصل کرنے آتا اور آپ نماز کو
تشریف لے جاتے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ

بِرُّكُمْ مِمَّنْ قَبْلِهِمْ. دُرَاهُ مُسَلِّمٌ

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ مَا بَدَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَلَّهَا حَتَّى أَكَلُوا

صَلَوَاتِهِ جَابًا. (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا فَاذَمَ مِنَ اللَّيْلِ أَتَسَجَّ

صَلَاتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ رَبِّ

جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ

فَاظْهَرْنِي لِرَبِّكَ وَأَوْضِعْ عَالِدِي

الْغَيْبِ وَالشَّاهِدَةِ أَنْتَ عَالِمُ

بَيْتِي عِبَادِكَ فَيَسِّرْ لِي أَمْرِي

يَعْبُدُونَ (هَدِي فِي لَيْلَةِ الْخَيْفِ)

فِيهِ مِنْ الْخَلْقِ بِأَذْنِكَ أَنْتَ

قَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَافٍ

مُسْتَوْدِعٍ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب (آخری

عمر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم

سجاری ہو گیا تو آپ کی اکثر نفل نمازیں گھر

پڑھی جاتی تھیں۔ (روایت مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لئے کھڑے

ہوتے تو اپنی نماز کو اس دعا سے شروع کرتے

اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ

فَاظْهَرْنِي لِرَبِّكَ وَأَوْضِعْ عَالِدِي الْغَيْبِ

وَالشَّاهِدَةِ أَنْتَ عَالِمُ بَيْتِي عِبَادِكَ

فَيَسِّرْ لِي أَمْرِي فَيَسِّرْ لِي أَمْرِي

يَعْبُدُونَ (ہدیی فی لیلۃ الخیف)

میں نے کہا کہ اے میری قوم! میں نے تم کو

اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ تم کو اس دعا سے

پروردگار اسے پیدا کرنے والے آسمان اور

زمین کے، اے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر

کے کوئی فیصلہ کرے کہ قیامت کے دن اپنے

بندوں کے درمیان میں چیز میں جس میں

وہ اختلاف کرتے ہیں میری رہنمائی کریں

چیز میں جس میں اختلاف کیا گیا ہے میں

نے، تو ہی ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے

سیدے راست کی طرف۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے

تو یہ کہتے کہ لا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا مُحَمَّدُ اللَّهُمَّ

وَعَجِبْكَ اسْتَعْنِيكَ لَدُنِّي وَأَسْأَلُكَ

رَحْمَتَكَ وَاللَّهُمَّ زِدْ فِي عِلْمِي وَلَا تَزِرْ

قُلُوبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ

لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ (یعنی

اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک

ہے۔ اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا

میں تیری تعریف کے ساتھ اور بخشش چاہتا

میں اپنے گناہوں کی اور تجھ سے تیری رحمت

کا عطا فرما۔ اے اللہ! میرے علم

میں زیادتی عطا فرما۔ میرے دل میں کمی پیدا

نہ ہونے دے ہدایت عطا فرمائے کہ بیدار اور

اپنے پاس سے میرے لئے رحمت عطا فرما۔

تو بہت بخشنے والا ہے) (ابوداؤد)

شرح المہزی نے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ

کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تھے تو

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا اسْتَعْيَضَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا مُحَمَّدُ اللَّهُمَّ

وَعَجِبْكَ اسْتَعْنِيكَ لَدُنِّي وَأَسْأَلُكَ

رَحْمَتَكَ وَاللَّهُمَّ زِدْ فِي عِلْمِي وَلَا تَزِرْ

قُلُوبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ

لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ (یعنی

اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک

ہے۔ اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا

میں تیری تعریف کے ساتھ اور بخشش چاہتا

میں اپنے گناہوں کی اور تجھ سے تیری رحمت

کا عطا فرما۔ اے اللہ! میرے علم

میں زیادتی عطا فرما۔ میرے دل میں کمی پیدا

نہ ہونے دے ہدایت عطا فرمائے کہ بیدار اور

اپنے پاس سے میرے لئے رحمت عطا فرما۔

تو بہت بخشنے والا ہے) (ابوداؤد)

شرح المہزی نے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ

کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تھے تو

اعمال میں میانہ روی کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ خدا کے نزدیک بہترین اعمال میں سے وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ مختار ہی ہو۔ بخاری و مسلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اختیار کرو اعمال میں سے جتنا کر سکو (یعنی جتنا عمل کرنے کی ہمیشہ طاقت ہو) اس کے رکھنا اور نہ ملے رکھنا تو اب لینے میں (مولیٰ نہیں ہوتا جب تک کہ تم مولیٰ نہ ہو (یعنی تنگ نہ ہو) مجھڑو) (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس کوئی نماز میں اونگھنے لگے تو اس کو چلیے کہ وہ سوئے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے اس کے کہ اونگھنے سے نماز پڑھ لے کے نماز میں وہ نہیں سمجھتا کہ کیا کہہ رہا ہے۔ لیکن ہے کہ وہ مغفرت کا طالب ہو اور اس کی زبان سے بددعا نکل جائے۔ (بخاری و مسلم)

مسرور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ

الْقَصْدُ فِي الْعَمَلِ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ
أَوْفُؤُهَا وَأَنْ قُلْتُ وَتَعْنِي عَلَيْهِ
وَعَمَلُهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا
مِنْ الْأَعْمَالِ مَا تَطِيقُونَ وَك
قَالَ اللَّهُ لَا يَمَلُّ مَنْ تَمَلَّوْا
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا عَسَى أَحَدُكُمْ وَهُوَ لَيْسَ بِمُحْتَمِلٍ
فَلْيُؤَدِّهِ بِمَا خَبَرَ عَنْهُ النَّوْمُ
قَرَأْتُ أَحَدَكُمْ إِذَا خَبَرَ وَهُوَ
قَائِمٌ لَا يَدْرِي لِمَا لَمْ يَتَعَفَّرْ
خَبَرْتُ لَنَفْسِهِ. (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

وَعَنْ مُسْرُورٍ قَالَ سَأَلْتُ

عبادت کو کسی چیز سے مشروط کرتے تھے؟
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تم نے مجھ سے وہ بات پوچھی ہے جو آج تک کسی نے مجھ سے دریافت نہیں کی (آپ جب رات کو بیدار ہوتے تو دن مرتبہ انداز کر کے، دن مرتبہ اٹھ کر بیٹھ کر، دن مرتبہ نماز اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو بجا دیتے، دن یا دو نماز الگ الگ ادا کر دیتے، اور دن مرتبہ استغفر اللہ کہتے اور دن مرتبہ لا الہ الا اللہ کہتے پھر یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ضِیْعِ الدُّنْیَا وَضِیْعِ الْیَوْمِ الْآخِرِ وَنَ مِنْ ضِیْعِ الدُّنْیَا وَضِیْعِ الْیَوْمِ الْآخِرِ وَنَ مرتبہ اے اللہ بعد نماز تہجد، پڑھتے (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتلائی رات میں سوتے اور آخری رات میں بیدار رہتے۔ پھر اگر آپ کو اپنی بولی کے پاس رہنے کی ضرورت ہوتی تو اپنی ضرورت کو پورا کرتے اور پھر سوتے۔ اور پہلی افان کے وقت اگر آپ ناپاک ہوتے تو اٹھتے اور غسل فرماتے اور ہلاک نہ ہوتے تو وضو کرتے اور پھر دو رکعت نماز پڑھتے۔ (بخاری و مسلم)

وَسَلَّمَ يَلْتَمِزُ إِذَا ذَهَبَ مِنَ النَّبْلِ
قَالَتْ سَأَلْتُ عَنْ نَحْوِ مَا
سَأَلْتَنِي عَنْهُ لَمْ أَكُنْ أَكُنْ
إِذَا ذَهَبَ مِنَ النَّبْلِ لَوْ عَشَرَ أَوْ خِصْدَ
اللَّهُ عَشْرًا أَوْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَجَعَلَ عَشْرًا أَوْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ
الْمَلِكِ اللَّهُ دُونَ عَشْرٍ ثُمَّ قَالَ
اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ
ضِیْعِ الدُّنْیَا وَضِیْعِ الْیَوْمِ الْآخِرِ
عَشْرًا ثُمَّ يَلْتَمِزُ اَسْأَلُوْهُ
(مسند ابی داؤد)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
تَعْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتِمُّ أَوَّلَ النَّبْلِ يَرْتَجِي
الْخَوْرَ ثُمَّ يَنْزِلُ كَأَنَّهُ خَلِيفَةٌ
لِوَلِيِّهِ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ
عَسَى أَنْ يَكُنْ عِنْدَ النَّبْلِ
أَوْ قَالَ يَنْزِلُ فَإِذَا كَانَ عِنْدَهُ
أَسْأَلُوْهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا وَضَعَهُ لِيَسْأَلُوْهُ
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

عَالِيَةً أَيْ تَعْمَلُ كَمَا أَحَبَّتْ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ لَدَّائِهِ فُلُكٌ
فَأَخَى جَدِّي كَانَ يُعَوِّمُ بَيْنَ
النَّيْلِ فَكَانَتْ كَانَ يُعَوِّمُ إِذَا
مَتَّعَ الصَّارِخَ - (مُسْتَقْنَعٌ عَلَيْهِ)

الْوَتْرُ

وَعَنْ عَالِيَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي بَيْنَ النَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً
يُؤَبِّرُ مِنْ ذَلِكَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ
فِي ثَلَاثِي الْوَقْتِ الْخَبْرُ رَأْسُكَ عَلَيْهِ
وَعَنْ عَالِيَةَ قَالَتْ بَيْنَ النَّيْلِ
وَالنَّيْلِ أَوْخَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَقَلِّ النَّيْلِ وَ
أَوْسَطُهُ زَا جَرِيَّةً وَأَنْتَهَى وَتَوَّأَ
إِلَى النَّحْرِ - (مُسْتَقْنَعٌ عَلَيْهِ)

سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا
عمل بہت پسند تھا؟ انھوں نے کہا وہ عمل
جو ہمیشہ کیا جائے۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تہجد کے لئے
کس وقت اٹھتے تھے۔ انھوں نے کہا میں نے
جب کبھی رات کی آواز نہ سنی۔ (بخاری و مسلم)

وتر کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رات کو تہجد رکعتیں پڑھتے تھے اور
ان میں سے پانچ رکعتوں میں وتر پڑھتے تھے
اور ان کے درمیان صرف آخری رکعت پر تشہد
کے لئے بیٹھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے
ہیں یعنی ابتدا کی رات درمیان اور آخری
شب میں بھی اور آپ کے وتر کی انتہا رات
آخری چھٹا حصہ تھا۔ (بخاری و مسلم)

غنیف بن عمارؓ نے سُنکے ہیں کہ میں نے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو غسلِ جنابت کرتے دیکھا؟

عَنْ نَسِيبِ بْنِ النُّعْمَانِ فِي
أَوَّلِ النَّيْلِ أَمْرٌ فِي الْخَبَرِ وَرَبَّنَا
أَعْتَلَّ فِي أَقْلِ النَّيْلِ وَرَبَّنَا
أَعْتَلَّ فِي الْخَبَرِ قُلْتُ اللَّهُ الْبَدْرُ
أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي
الْأُمُورِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يُؤَجِّزُ
أَوَّلَ النَّيْلِ أَمْرٌ فِي الْخَبَرِ قَالَتْ
رَبَّنَا أَوْخَرُ فِي أَقْلِ النَّيْلِ وَرَبَّنَا
أَوْخَرُ فِي الْخَبَرِ قُلْتُ اللَّهُ
أَكْبَرُ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ
فِي الْأُمُورِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يُجْعَلُ
بِالنَّيْلِ أَمْرٌ فِي الْخَبَرِ قَالَتْ رَبَّنَا
جَعَلَهُ رَبَّنَا سَعَةً قُلْتُ اللَّهُ
أَكْبَرُ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ
فِي الْأُمُورِ سَعَةً رَبَّنَا لَا تُؤَخِّرُ
وَتَوَّأَ ابْنُ مَاجَةَ الْفَضْلُ الْخَبَرِ

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْبٍ
قَالَ سَأَلْتُ عَالِيَةَ بِكُمْ كَانَ

عبداللہ ابی قیس کہتے ہیں کہ میں نے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ

يُنَادِيكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
يَقُولُ لَيْلَةً الْيَوْمَ مِنْ سَنَاتٍ
إِلَى سَنَاتٍ الدُّنْيَا تَغِيرُ
لَا تَكُونُ مِنْ عَدَدٍ وَتَغِيرُ عَنِّي
كَلْبٍ -

یا رسول اللہ! میں نے یہ خیال کیا کہ شاید
آپ اپنی بعض بیویوں کے پاس تشریف
لے گئے ہوں۔ آپ نے فرمایا خداوند تعالیٰ
شعبان کی چند صریح بات کو آسانی دینا پر
نزل فرما رہا اور کشتہ کیلئے بڑا کلب کی
بکریوں کے ربوے کے یا لڑے زیادہ۔

ترمذی، ابن ماجہ، اور ترمذی نے اس حدیث
میں یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں کہ خداوند تعالیٰ
ان لوگوں کے سناہل کو کشتہ جو درود
کے مستحق ہو چکے ہیں۔ اور ترمذی کہتے ہیں
کہ میں نے سناہل سے سناہ وہ اس حدیث
کو ضعیف فرماتے تھے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ کیا کوئی جاتی ہے کہ اس رات
میں کیا واقعہ ہو جائے یعنی شعبان کی چند صریح
رات میں؟ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول
اللہ! میں کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا اس میں یہ
ہوتا ہے کہ کھانا جاتا ہے بنی آدم سے ہر وہ
شخص جو اس سال میں پیدا ہونے والا ہوتا ہے
اور اسی رات میں کھانا جاتا ہے وہ شخص جو اس
سال میں مرنے والا ہوتا ہے اور اسی رات

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ عَلَيهِ سَلَامٌ قَالَ هَذِهِ
لَيْلَةُ تَنَافُلِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ
يَعْنِي لَيْلَةَ التَّصَبُّعِ مِنْ شَعْبَانَ
قَالَتْ مَا يَنَابُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
يَهْدِي أَنْ يَكْتَسِبَ كُلُّ مَوْلُودٍ مِنْ
بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ الشَّعْرَةِ
يَهْدِي أَنْ يَكْتَسِبَ كُلُّ هَابِلٍ مِنْ
بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ الشَّعْرَةِ وَيَهْدِي

مَوْفَعٍ أَعْمَالُهُمْ فِيهَا تَقُولُ
أَرَأَيْتُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
تَأْمِنُ أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْكَافِرُ
بِإِسْمِهِ اللَّهُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ تَأْمِنُ أَحَدٌ
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْكَافِرُ بِلِسَانِهِ اللَّهُ يَدْخُلُ
لَهُمَا قَوْلٌ وَلَا تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى هَاتِيهِ فَقَالَ وَلَا
أَنَا إِلَّا أَنْ تَتَخَذَنِي اللَّهُ مَنَّةً
بِمَوْضِعِهِ يَعْلَمُهَا فَلَمْ تَقُولَ
رَبِّكَ الْيَقِينُ فِي الدُّعَاءِ كَيْفَ
میں اٹھاتے جاتے ہیں اعمال آسان ہوا اور
اس سال میں نازل کے جاتے ہیں بندوں کے
رواق عائشہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! کوئی
شخص ایسا نہیں ہے جو خدا کی رحمت کے بغیر
جنت میں داخل ہو۔ آپ نے فرمایا کوئی شخص
خدا کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں
ہو سکتا۔ تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے
حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا
آپ بھی نہیں دیکھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا "اور میں
بھی" خدا کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل
نہیں ہو سکتا مگر یہ کفر لازم اپنے فضل و کرم
کے سایہ رحمت میں جو کوڈھا کئے ہیں مرتبہ
آپ نے یہ الفاظ فرمائے بدیہتی روایات کثیرا

صَلَاةُ الضُّحَى

اشراقِ اُشتیٰ کی نمازوں کا بیان

وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ
عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فِي صَلَاةِ الضُّحَى فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يُحِبُّ أَنْ يَكْتَسِبَ كُلُّ مَوْلُودٍ مِنْ
بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ الشَّعْرَةِ
يَهْدِي أَنْ يَكْتَسِبَ كُلُّ هَابِلٍ مِنْ
بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ الشَّعْرَةِ وَيَهْدِي
معاذہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے
پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت
کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟ انھوں نے جواب
دیا چار رکعتیں اور اس سے بھی زیادہ جس قدر
اللہ چاہتا۔ (مسلم)

آبَا بَكْرٍ وَحَكْلٌ عَلَيْهِمَا وَعَيْنٌ هَكَذَا
خَارِجَانِ فِي آبَا مَرْثِيٍّ مُتَقَلِّبًا
وَنَشْبَةٌ بِلَادٍ وَفِي بَرْدٍ وَتَابِعَةٍ تَقْلِبَانِ
بِعَاقِلَةٍ وَكَلْبٍ أَلْفَا تَقَارُ وَتُؤَمِّدَانِ
وَالْبَقِيَّةُ حَكْلٌ اللَّهُ عَلَيْهِمُ وَسَلَّمَ
مُتَقَلِّبٌ بِغَوَابٍ بِهٍ فَأَتَمُّهُمُ هَكَذَا
أَبُو بَكْرٍ فَكُنْتُ الْبَقِيَّةُ حَكْلٌ اللَّهُ
عَلَيْهِمُ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقُلْتُ
حَقَّقْتُهَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا يَا أُمُّ
عَبِيدٍ وَفِي رِوَايَةٍ يَا أَبَا بَكْرٍ
إِنَّ بَكْرًا مَوْجِبَةً أَوْ هَذَا
عَيْنُهَا - (مُتَقَلِّبٌ عَلَيْهِ)
بُنْدَانِي وَمُسْلِمٌ

تَرْبَانِي كَابِيَانِ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
علیہ وسلم نے ایک ایسا ڈنڈا لے لیا کہ فاکم دیاجس
کے سر پر سنگ ہوں۔ وہ سیاہی میں چلتا
ہو (یعنی پاؤں سیاہ ہوں) اور سیاہی میں
بیٹھا ہو (یعنی چہرہ اور سینہ کالا ہو) اور سیاہی

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ وہ چاشت کی
آٹھ رکعتیں پڑھتی تھیں اور کہا کرتی تھیں
کہ اگر میرے ماں باپ بھی زندہ ہو جائیں تو
میں ان کو ترک نہ کروں۔ (دہاکت)

صَلَاةُ السَّهْرِ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ
خَلِيفَةٍ تَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ السَّلَاةَ وَأَتَمَّ
(مَرْوَاةً فِي مَرْجِ السَّلَاةِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ امت میں دو
رکعت نماز فرض کی گئی تھی پھر جب رسول اللہ
ﷺ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو چار رکعت
نماز فرض کی گئی اور سفر میں بدستور دو ہی
رکعت رکھی گئی۔ توہری کہتے ہیں کہ میں نے
عروہ سے کہا۔ عائشہؓ دعا کیا حال ہے کہ وہ
سفر میں پوری نماز پڑھتی ہیں۔ انھوں نے کہا
کہ وہ بھی حضرت عثمانؓ کی طرح قصر اور اتقا
دونوں کو جائز سمجھتی ہیں۔ (بخاری و مسلم)

صَلَاةُ الْعِيدَيْنِ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ

وَعَنْ عَائِشَةَ عَزَّ وَخَلَّاهُ
 أَنَّ عِيَّاسَ بْنَ أَبِي
 قُطَّابٍ الشَّجَوْنِيَّ الْبَصْرِيَّ
 وَقَدْ اجْتَنَبَ النَّفْسَ لِحُطْبِ
 النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
 ثُمَّ قَالَ إِنَّ النَّفْسَ وَالْقَسَرَ
 الْيَتَامَى مِنَ الْآيَاتِ اللَّهُ لَا يُخَذُّ لِي
 يَتُوبُ أَحَدٌ وَلَا يُجْلِي لِي بِهِ قَوَادِمَ
 رَبِّ يَوْمَ ذَٰلِكَ فَأَذْمُو اللَّهَ
 وَكَبِّرُوا وَاصْلُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ
 قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ قَالُوا لَا
 أَحَدٌ أَغْبَرُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَتَوَفَّى
 عَبْدَهُ أَذْهَبَ فِي أَمْنِهِ دِيَارَ
 أُمَّةٍ مُحَدَّثَةٍ وَاللَّهُ لَا يَتَوَفَّى
 عَا أَعْلَمَ فَهَجَّكَهُ وَقِيلَ لَا
 تَبْكِيَهُمْ كَبِيرًا
 (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی ابن عباسؓ کی مذکورہ
 بالحدیث بیان کی ہے اور کچھ یہ بیان کیا ہے
 کہ اس کے بعد آپ نے سجدہ کیا اور طویل سجدہ
 کیا پھر نماز کو ختم کر دیا اور سویرن روشن ہو گیا
 پھر آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور
 خلیفہ حمود ثمالی کچھ فرمایا سورج اور چاند
 خدا کی دو نشانیاں ہیں نہ تو کسی کی موت سے
 ان میں گریں گے نہ گمابے اور نہ کسی کے پیدا ہونے
 سے، پس جب تم گریں گے تو کچھ تو خدا سے دُعا
 کرو دیکھ کر ہونا پڑھو اور شریعت کرو پھر آپ
 نے فرمایا اے امت محمدؐ قسم ہے خدا کی کہ
 خدا سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں ہے اگر
 یہ کہ اس کا بندہ نہ اکرے یا اس کی لونڈی
 نہ اکرے۔ اے امت محمدؐ قسم ہے خدا کی اگر
 معلوم ہو جائے کہ کوہ حیر جو میرے علم میں
 ہے تو تم بہت کم مہنسا رو دو زیادہ۔
 (بخاری و مسلم)

صَلَاةُ الْإِسْتِسْقَاءِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 مَنْ سَأَلَ اللَّهَ بِهَذِهِ الصَّلَاةِ
 جَاءَهُ بِهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی کہا کہ لوگوں نے
 رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یہ دعا ہے یا نہیں؟

میں دیکھتا ہوں یعنی انھیں کالعلقہ سیاہ ہو)
 پس ایسا ہی دہا پہن کر قربانی کے لئے لایا گیا۔
 آپ نے فرمایا۔ اے عائشہ یہ چھری لے اور پھر
 آپ نے فرمایا پھر چھری کو تیر کر لو۔ اس کے
 بعد آپ نے چھری کو اچھری میں لایا اور فرمایا اور پھر
 بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
 مِنْ أُمَّةٍ مُخْتَلَبَةٍ كَمَا كُنْتَ كَرِّمًا دَائِمًا مُسْلِمًا

نَمَازِ خُصُوفِ کَیْبَانِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 ﷺ نے علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن
 ہوا پس آپ نے ایک اعلان کرنے والے شخص کو
 روانہ فرمایا جو ان الفاظ میں اعلان کرنا تھا انا
 تیار ہوں اور چھری آدمی کا فی جمع ہو گئے تو
 آپ کے بڑے اور دو رکعتیں پڑھائیں جن میں
 چار رکوع اور چار سجدے کے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی
 کہیں کوئی رکوع اور سجدہ اتنا طویل نہیں کیا
 جتنا کہ اس نماز میں کیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی کہا کہ رسول اللہ ﷺ
 علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز
 سے فرماتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

خَالِبِي الْمُدِيَّةَ ثُمَّ قَالَ
 أَتَعْبُدُونَ عَجَبًا فَعَلَلْتُكُمْ
 أَتَعْبُدُونَ مَا قَالَهُ الْكُفَرُ وَالْمُشْرِكُونَ
 ثُمَّ دَخَلَهُ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ
 اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ
 مُحَمَّدٍ مِنْ أُمَّةٍ مُخْتَلَبَةٍ
 خُصُوفِ يَوْمٍ - (بخاری و مسلم)

صَلَاةُ الْخُصُوفِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا
 خَسَفَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَبَّحَ
 مَنَادِيًا الصَّلَاةَ حَامِيَةً فَتَقَدَّمَ
 فَطَلَّ الْأُرَيْجُ وَكَانَ فِي رَأْسِ النَّبِيِّ
 وَارْتَجَعَ حَتَّى لَبَّى قَالَتْ عَائِشَةُ
 مَا رَأَيْتُكَ وَكَوْنًا فَطَلَّ وَلَا تَجِدُ
 يُجُودًا فَطَلَّ كَانِ أَهْلُ الْبَيْتِ
 (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ
 الْخُصُوفِ يَقْرَأُ بِهِ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُطِّتِ الْمَقَرَّةُ فَكَانُوا
يَمْسِكُونَهُ وَنَحْنُ لَمْ نَكُنْ فِي الْمَعْلَى وَ
وَعَدَ النَّاسُ أَنْ يَوْمًا نَجْعُ جُودِي
يَوْمَ قَاتَ عَالَتُهُ فَخَرَجَ يَتَوَلَّى
فَعَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَدَأَ
خَاصِبُ السَّمْسِ فَفَعَلَ عَمَّا يُبْغِي
فَكَذَّبَ وَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ أَتَنْكُرُ
مُسْكُومَ حَدِّكَ وَبَدَأَ كُفْرَهُ
وَاسْتَحَارَ الْمَطْلُوعُ الْإِنْبَانِ
زَمَانُهُ عَنْهُمْ وَقَدْ أَمَرَهُمُ
اللَّهُ أَنْ يَدْعُوا لَهُ وَيَعْبُدُوهُ
أَنْ يَسْجُدَ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْخَلْقِي
الرَّحِيمَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا
يَعْمَلُ مَا يَشَاءُ إِلَهُهُ أَتَيْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ يُعْمَلُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ
أَتَيْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَتَيْتَ الْعُقُوبَ
وَعَنْ النَّفَرِ أَمْ أَنْزَلَ عَلَيْنَا
الْعَيْتَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ
نَنَا قَوْلَ وَبَلَّغْنَا إِلَى جَنَّاتٍ
رَفَعَ يَدَيْهِ فَكَلَّمَ قَوْمَهُ لِيَرْفَعَهُ
عَنْ أَمَدِ الْإِنْبَانِ الْيَوْمَ ثُمَّ عَوَّلَ

إِنِّي أَنزَلْتُ ظُفْرَهُ فِي الْوَقْدِ
فَإِذْ يَنْفَعُ الْبِلَاقِلَ الْكَافِرَ
يَذُوقُونَ فِيهِ الْمَذْجَ الَّذِي
كَانُوا يُكَذِّبُونَ
وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْطَّبَقَ
فَإِذْ يَصْخَرُ لَهُمْ فِي الْيَوْمِ
الْأَوَّلِ
وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْطَّبَقَ
فَإِذْ يَصْخَرُ لَهُمْ فِي الْيَوْمِ
الْأَوَّلِ
(نَزَّاهُ أَنْبُؤَادًا)

فقیہ ہیں۔ ہم پر بارش نازل کرو اور جو چیز کو نازل کرے اس کو ہماری قوت اور فائدہ کا سبب بننا کہ دیر تک اس سے فائدہ اٹھائیں) تاکہ بعد آپدے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دیر تک اٹھائے رہے یہاں تک کہ آپ کی بندلوں کی سفیدی نظر آنے لگی پھر اپنی پشت کو گڑگوں کی طرف پھیرا اور چارواٹ پھیر کر، آپ کے ہاتھ اب بھی بلند تھے۔ پھر گڑگوں کی طرف متوجہ ہوئے منہ سے اترے اور دُور کھٹ کیا زبردستی۔ پس ظاہر کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو پھر کھلی چمکی اور کھڑکی اور اس کے بعد خدا کے حکم سے بارش شروع ہو گئی۔ آپ سجدہ تک بھی وہیں نہ آئے تھے کہ نلے بہہ نکلے۔ پس آپ نے جب لوگوں کو دیکھا کہ وہ دیواروں اور کافلوں کی پناہ ڈھونڈنے میں جلدی کر رہے ہیں تو آپ مسکرائے کہ آپ کی چمکیاں اُٹھانے لگیں اور پھر فرمایا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ (یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، اور میں خدا کا بندہ اور رسول ہوں۔)

الرِّيح

ہواؤں کا بیان

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو شہدے دیکھے اور وہ سب سے پہلے میرے پاس آئے۔ آپ جب کبھی بیٹے کو سزا دیتے تھے اور جب آپ امیر کو دیکھتے یا نیکو کو تو آپ کا چہرہ تغیر ہو جاتا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب سخت تیز ہوا چلتی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا (اَلْخَيْرُ) اُرْسِلَتْ یہ یعنی ہے اللہ! میں تجھ سے اس (دہا) کی سہلائی مانگتا ہوں اور سہلائی اس چیز کی جس میں سے (یعنی ہوائے) جو فائدہ دے (یا) اور سہلائی اس کی جس کے لئے ہوا بھیجی گئی ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے دریدہ اس کی بولی سے اور اس چیز کی بولی برائی سے جو اس میں ہے اور اس چیز کی بولی جس کے لئے ہوا بھیجی گئی ہے اور جب آسمان پر ابر ہوتا تو حضور ﷺ اس پر طہیہ وسلم

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا زِلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ حَتّٰی اَرٰی مِنْہٗ اَبْوَابَہٗ اِنَّمَا کَانَ یَقْبِیْہُمْ فَکَانَ اِذَا رٰی غَمًا اَوْ دُخَانًا حَرَّتْ فَا وَجْہُہٗ۔ وَتَقَنَّ عَلَیْہِمْ وَعِنَّمَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ اِذَا عَلَّقَہٗ الرَّیْحُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا (اَلْخَيْرُ) اُرْسِلَتْ یہ وہ تو مایہ و شویا دینا و شویا اُرْسِلَتْ یہ ولدا غنیمت، اَسْأَلُكَ تَدْوِیْرَ کَوْنِہٖ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَ اَقْبَلَ وَ اَذْبَرَ قَدْ اَطْلُوتْ مَسْرُوعِ عَنْہُ حَرَّکَتْ ذَیْبَ عَائِشَةَ قَالَتْہُ فَقَالَ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ اِنْ حَرَّمَ عَادَ قَتَلًا وَاَوْہُ غَارِضًا سَتَقْبِلُوْا

دستہم قَالُوْا هٰذَا اَعْدَاؤُہٗمْ سَطَرُوْا وَفِیْ رِوَاۓ یَقُوْلُ اِذَا رٰی النَّکْرَ دَخَمَہٗ۔ (مُسْتَقْنَعٌ عَلَیْہِ)

کے چہرہ کا رنگ تغیر ہو جاتا اور اضطراب کی حالت میں کبھی گھر کے اندر داخل ہوتے اور کبھی باہر نکل جاتے۔ کبھی (ادھر چلتے اور کبھی اُدھر) جب بارش ہونے لگتی تو آپ کا اضطراب دور ہو جاتا۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے آپ کے اس نیکو شخص کیا اور اس کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا عائشہؓ ممکن ہے یہ ابراہیم اسی شخص کی نسبت قوم عاد نے کہا تھا یعنی جب انھوں نے ابرہہ کو اپنے نالوں اور وادیوں کے سلسلے پایا تو کہا اِنِّیْ اَعْدَاؤُہٗمْ سَطَرُوْا کہ یعنی یہ ابرہہ ہے جو ہم پر برسے گا)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ اِذَا اَبْصَرَ نَاکِیْثًا مِّنَ النَّکَاۃِ تَعْنِیَ النَّسَابَ مَنَّکَ سَلَمًا وَاسْتَسْکَلَا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا یَبِیْہُ فَاِنْ لَفَّہٗ اللّٰهُ بِحَبِیْدِ اللّٰہِ فَاِنْ مَطَّرَہٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْہَا مَتَّعْہَا۔ (مَرْوَاہُ الْکُوْنَاۃِ وَالنَّسَابِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے طہیہ وسلم جب آسمان پر ابر دیکھے تو کہا چھوڑ دینے اور ابر کی جانب متوجہ ہو کر کہتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا یَبِیْہُ یعنی اے اللہ! میں تیرے دریدہ اور پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جس کے اندر ہے، پس اگر اللہ تعالیٰ اس ابر کو صاف کر دیتا تو خدا قبلہ کی حمد و ثنا کرتے۔ اور بارش شروع ہو جاتی تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ مَتِّعْہَا مَتَّعْہَا۔ یعنی اے اللہ! نفع پہنچانے والا ہیں،

ضَعَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَرُمَ
عَظِيمُ النَّبِيِّ كَعَرٍ بِحَسْبِ
رَجَاءٍ مَالِيَّةٍ وَأَلُو كَالِدَةٍ وَأَبْنٍ تَلِيَّةٍ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکرّم کے بڑی توڑنا ایسا
ہی ہے جیسا کہ زندہ انسان کی ہڈی کا توڑنا۔
(ملک۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

الْبَاءُ عَلَى الْمَيِّتِ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا
جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُنْتُ أُمِّي حَارِثَةَ وَجِيعَةً كَأَنِّي
رَكْبَةٌ يَجْلِسُ يُعْرِفُ فِي سَبْعِ
الْحُرُوفِ وَأَنَا أُنْفَرُ مِنْ صَلَافِيَّةٍ
تَعْنِي شَقَّ النَّبَابِ فَأَتَاكَ وَجِلٌ
فَقَالَ (إِنَّ نِسَاءً يَجْعَلْنَ دَعَاكَ
بِكَلَاءَةٍ هُنَّ قَائِمَاتٌ أَنْ تَقْبَلَنَ
هُنَّ فَهَذِهِ نِسَاءُ أَتَاكَ أَقْبَلِيَّةٌ
لَمْ يُطِيعْنَهُ فَقَالَ أَمَّا هُنَّ فَلَا تَكُنَّ
الْأَقْبَلِيَّةَ فَإِنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ سَلَامٌ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَرَعْنِي أَنْتَ
قَالَ قَالَتْ بِي أَهْلًا بِهَرَبٍ
الْحَرْبُ تَقَعُكَ أَتَعْمَلُ اللَّهُمَّ
أَنْتَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میت پر رونے کا بیان

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب ابن ماریہؓ
جعفرؓ اور ابی رباحہؓ کی شہادت کی خبر رسولؐ
صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی یہ سب حضرات کرامؓ
مریّت موت میں شہید ہوئے تھے تو آپؐ مسجد میں
بیٹھ گئے اور آپؐ کے چہرہ مبارک پر غم و اہم کے
اشارہ نمایاں ہوئے اور میں دروازہ کے سولہ زون
سے گھر کے اندر چلی ہوئی آپؐ کی حالت دیکھ کر
تھی ایک شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور
عرض کیا۔ حضرت جعفرؓ کے گھر کی عورتیں
ایسا اور ایسا کر رہی ہیں یعنی ان کے رونے
کا ذکر کیا آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ ان کو رونے
سے منع کرے۔ وہ شخص چلا گیا اور پھر دوبارہ
حاضر ہو کر کہا۔ وہ اندھنیں آئیں۔ آپؐ نے
فرمایا ان کو منع کرو۔ وہ چلا گیا اور پھر وہیں
آکر کہا۔ قسم ہے خدا کی یا رسول اللہؐ وہ ہم
پر غالب آئیں یعنی انھوں نے ہماری میت

کَلِمَةٍ تَكُونُ فِي رَسُولِ اللَّهِ
ضَعَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَ
الْبُغَاءُ۔ (مُسْتَقْنٌ عَلَيْهِ)

کی پرواہ نہ کی، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میرا
خیال ہے اس کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ ان کے منہ میں خاک
قال فی حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے
اپنے دل میں اس شخص کے بکے میں ہاتھ دھری
ناک خاک آلودہ کرے۔ جھک کر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو حکم دیا ہے اس پر تو نے کیوں
عمل نہیں کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کیوں رنج پہنچایا۔ (بخاری و مسلم)

زِيَارَةُ الْقُبُورِ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُحَلِّمًا كَانَ كَيْلُهَا يَوْمَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْرُجُ مِنْ إِخْرَارِ النَّبْلِ الْفِ
الْبَيْعِ كَيْفَ يُؤَلِّ السَّلَامُ عَلَيْهِ كُمْ
خَارِجًا مِنْ مَوَاقِفِمْ وَأَتَاكُمْ
مَأْتِيَةً مِنْ عَدَاكُمْ تَخْلُفُونَ
قَرَأَتْ بِنَاءً اللَّهُ بِكُمْ لَكُمْ جُودُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ
لِأَهْلِ بَيْعِ الْمَرْقَدِ قَدِ۔ (یعنی سلامتی ہو تم پر
اے قوم مین، اور تمہارے پاس وہ چیز آئی جس کا
تم نے وعدہ کیا تھا کہ لا یعنی قیامت کے
دن کا) اور تم کو ایک مدت معین تک مہلت دی

قبور کی زیارت کرنے کا بیان
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جس رات کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آیا فرماتے
تو آغوش میں اٹھ کر مینہ کے فرشتان میں شریف
لے جاتے اور فرماتے، اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ دَارُ قَوْمٍ
مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ فَأَتَاكُمْ عَدَاؤُكُمْ وَنَعْدَاؤُكُمْ
قَرَأَتْ بِنَاءً اللَّهُ بِكُمْ لَكُمْ جُودُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ
لِأَهْلِ بَيْعِ الْمَرْقَدِ قَدِ۔ (یعنی سلامتی ہو تم پر
اے قوم مین، اور تمہارے پاس وہ چیز آئی جس کا
تم نے وعدہ کیا تھا کہ لا یعنی قیامت کے
دن کا) اور تم کو ایک مدت معین تک مہلت دی

خدا کی میں کبھی مجھ سے میں داخل نہیں ہوتی
مگر اس حال میں کہ اپنے جسم پر کپڑے پہنے
ہوتے ہوئی حضرت عمرؓ سے جاکے سبب (اجماع)

زکوٰۃ کا بیان

حضرت عائشہؓ رہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو پندرہ سنا ہے جس میں
میں زکوٰۃ مملو ہو جاتی ہے یعنی زکوٰۃ اس میں
سے نکالی نہیں جاتی بلکہ اسی میں مملو رہتی ہے
جاتی ہے تو وہ مال صالح ہو جاتا ہے۔

شافعی، بخاری اور حنفی کے اس روایت
میں یہ اور لکھا ہے کہ واجب ہو جاتی ہے
تجہ پر زکوٰۃ اور تو اس کو نہیں نکالتا بس
حرام حلال کو منافع کر دیتا ہے (اور یہ
حدیث دلیل ہے ان لوگوں کے لئے جو زکوٰۃ
کو عین کے ساتھ متعلق ہونے کے قابل ہیں
اور اسی طرح منفق میں۔ اور یہ بھی ہے
شعب الامان میں احمد بن حنبل سے روایت
کیا۔ جس کی اسناد حضرت عائشہؓ سے تکت
ہوتی ہے اور احمد نے لفظ غاٹت کی تفسیر
یہ بیان کی کہ وہ شخص زکوٰۃ لیتا ہو مالا نہ

لا کھل بیع الغر قند۔
(نہ رواہ مسلم)

واوہ کو بخش ہے، (مسلم)

حضرت عائشہؓ رہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قبروں کی زیارت
کے وقت میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا یہ کہو
اَسَلُّمٌ عَلٰی اَهْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُسْلِمِیْنَ وَبِزَعْمِ اللّٰهِ الْمُسْتَقْبِلِیْنَ
وَالْمُسْتَأْجِرِیْنَ وَابْنِاَ اَنْشَاءِ اللّٰهِ مِنْكُمْ
لَا حِجَّةَ لَہُمْ۔ یعنی سلامتی ہو مومن اور مسلمان
کو والوں پر اور رحم کرے اللہ ہم سے پہلے جانے

والوں پر اور پیچھے جانے والوں پر اور ہم بھی اگر
اللہ سے پا کرے۔ (مسلم)

حضرت عائشہؓ رہتی ہیں کہ میں اس حج سے
میں جایا کرتی تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دفن ہیں اور میں اپنے کپڑے یعنی
چادر وغیرہ کو اتار کر رکھ دیتی اور دل
میں کہتی کہ یہ میرے شوہر دفن ہیں یعنی
آن حضرت (اور یہ میرے باپ حضرت ابوبکر
ہیں ان سے شرم و حجاب کیا، پھر جب حضرت
عمرؓ کو اس حج سے میں دفن کیا گیا تو قسم ہے

وَعَنْهَا قَالَتْ كَفَّ عَنْهُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَعْنِي فِي زِيَارَةِ
الْقُبْرِ قَالَ تَوَلَّيْتُ اَسَلَامًا مَّعَا
اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُسْلِمِیْنَ وَبِزَعْمِ اللّٰهِ
الْمُسْتَقْبِلِیْنَ وَمِنَا الْمُسْتَأْجِرِیْنَ
وَإِنَّا لَنَسَاءُ اللّٰهِ مِنْكُمْ
لَا حِجَّةَ لَہُمْ

(نہ رواہ مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ
أَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِي فِيهِ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَا مُطْبِئَةٌ تَوَلَّيْتُ وَأَقُولُ إِنَّا
هَمْ ذَوِیْہِ وَأَنَا فُلَانَا ذَوِیْہِ
عُمُّ مَعَكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا أَفْلَحَ
إِنَّا وَأَنَا مُسْتَدَدَةٌ عَلَى فُلَانٍ
خِیَاةٍ مِّنْ عَمَلٍ مِّنْ رَّبِّیْ (نہ رواہ احمد)

وہ خود رکوع ادا کرنے کا اہل ہوا یعنی ہوا،
حالانکہ رکوع فقرار کے لئے ہے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو میرے کمرے میں لے کر گئے اور کچھ روٹی کا مقدار کا اس وقت اٹھا کر لے گئے جبکہ ان میں شیرینی پیدا بھیجی تھی لیکن وہ کھانے کے قابل نہیں ہوتی تھیں (ابو داؤد)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میری آنحضرت ﷺ کو روٹی کے متعلق تین شرعی احکام وارد ہوئے۔ ایک تو یہ کہ اس کو آنا دیا گیا اور اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے شرہ کو قائم دہانی رکھے اور دوسرے حکم یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روٹی کی میراث اس شخص کے لئے ہے جو اس کو آنا کرے اور دوسرا حکم یہ ہے کہ جب اب رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم گھر میں تشریف لاتے اور دیکھا کہ گوشت کی پانڈی خوب جوش میں ہے۔ پھر آپسے لئے روٹی اور گھر کا سالن لایا گیا۔ آپ نے فرمایا کیا ہانڈی میں ہک رہی تھی جس میں گوشت تھا۔ عرض کیا ہاں لیکن وہ گوشت صدقہ کا ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِيهِمْ مِنْ بَيْتِ عُبَيْدِ اللَّهِ زُورًا إِلَى حَيْثُ هُوَ فَيَأْتِيهِمْ الْخَبْلُ حَتَّى يَلْبُطُ قَبْلَ أَنْ يَوْكَلَ مِنْهُ۔ (ترمذی ابوداؤد)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْتِي زُورٌ تِلْكَ سَبَّاحِيَّةُ الشَّيْءِ أَتَاهَا عَمَّتُ فَخَبَّرَتْ بِهَا نَدِيحًا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَاهُ لِي أَتَيْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّورُ تَقَرُّ بِحُجْمِ قُرَيْشٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ قُطَيْبَةَ فَقَالَ الْأَعْدَاءُ زُورَةٌ يَهْجَاهُ لِحُجْمِ قُرَيْشٍ وَلَكِنْ زُورٌ لِحُجْمِ نَسَبِي يَهْجَاهُ بَرِيذَةٌ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلِي الشَّيْءَ قَالَ هُوَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَهَؤُلَاءِ

حَدِيثٌ۔

(متفق علیہ)

جو برہمہ رکھ دیا گیا ہے اور آپ صدقہ نہیں کھاتے ہیں حضور نے فرمایا یہ گوشت برہمہ کے لئے صدقہ ہے اور جاہلے کے لئے ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کو قبول فرمایا کرتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔ (بخاری)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِيهِمْ مِنْ بَيْتِ عُبَيْدِ اللَّهِ زُورًا إِلَى حَيْثُ هُوَ فَيَأْتِيهِمْ الْخَبْلُ حَتَّى يَلْبُطُ قَبْلَ أَنْ يَوْكَلَ مِنْهُ۔ (ترمذی ابوداؤد)

کراہیۃ الإمساك

بخل کی کراہت کا بیان
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ علیہ وسلم کی بعض بیویوں نے آپ سے عرض کیا کہ ہم میں سے کون آپ سے جلد لٹکا رہیں آپ کی وفات کے ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے لے گی، آپ نے فرمایا تم میں سے جس کے ہاتھ سب سے بڑے ہوں۔ یہ سن کر آپ کی بیویوں نے ایک سرکٹ لیا کڑی لی اور ہاتھ کو ناپنے لگیں۔ جناب سرورہ کے سب سے بڑے ہاتھ تھے لیکن بعد میں ہم کو معلوم ہوا کہ آپ کی مراد بے ہاتھوں سے صدقہ و خیرات کرنا تھا۔ ہم میں سے پہلے حضرت زینبؓ کا انتقال ہوا جو بہت خیرات کرتی تھیں۔ (بخاری)

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَوْدَاعِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْبَا أَسْرَعُ يَهْجَاهُ قَالَتْ أَطْوَلُ لِي يَدًا إِذَا خَذْتُ الْقَصِيَّةَ يَدُهُ خَوْنَهَا وَكَانَتْ سَوْدَةً أَطْوَلُ لِي يَدًا فَلَمَّا لَعَدْتُ بَنَاتِي كَانَ طَوْلُ يَدِهَا السَّيِّدَةَ قَالَتْ وَكَانَتْ أَسْرَعُ لِي يَدًا زَيْنَبُ وَكَانَتْ تُحِبُّ السَّيِّدَةَ۔ (ترمذی ابوداؤد)

مِنْهَا إِلَّا كَوْنَهَا قَالَ يَحْيَىٰ
كُنْهَا عَبْدُكَ كَتَبَهَا -
(نَرْوَاهُ الْقَبِيلِيُّ وَصَحَّاحُ)
وَيَحْيَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يَحْيَىٰ
سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي جَارَةً
قَالِي أَتَوْهَا أَهْدَىٰ قَالَ إِنَّ
أَخْرَجَهَا مِنْهَا -
(نَرْوَاهُ الْخَلَّابِيُّ)

نے کہا صرف ایک شانہ باقی بچا ہے آپ
نے فرمایا کہ ساری بکری باقی ہے یعنی اس کا
(ثواب) بجز شانہ کے۔ (ترمذی)
حضرت عائشہؓ یہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت
سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم میرے
دو مہلے ہیں میں ان میں سے کس پر یہ بھیل
آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تمہارے دروازے
سے قریب ہو اس کو۔ (بخاری)

مَا نَفَقَتُ الْمَرْأَةُ مِنْ قَالَ زَوْجِهَا

شوہر کے مال سے بیوی کے خیرات کرے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا نَفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَعْلِهَا
بِمَهْرٍ فَهِيَ مُبْرَكَةٌ كَانَ ذِكْرًا
أَجْرَهَا بِمَا نَفَقَتُ وَلَوْ زَوْجَهَا
أَجْرُهُ جَمَاعًا كَسَبَ وَطَعْلَانِ
بِمِثْلِ ذَلِكَ لَا يَنْفَعُ بَعْضُهُمْ
أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ یہ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خیرات کرے یعنی
صدقہ کرے عورت اپنے گھر کے کھانے میں
سے اور اسرات کرے کہ تو اس کو صدقہ کو کہے
کا ثواب ملے گا اور شوہر کو اس کی کمان کا ثواب
ملے گا اور خاتون (یعنی داروغہ مطبخ) کو بھی
اتنا ہی ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں سے کسی
کا ثواب کوئی بھی نہیں کرے گا۔ یعنی ایک کا ثواب
دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرے گا۔ (بخاری و مسلم)

الصَّوْمُ

روزہ کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ وَيَا بَرُّ وَهُوَ صَائِمٌ
وَكَانَ آمَلْتُكَ لَا ذَنْبَ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ یہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لینے اور
مباشرت کرتے تھے یعنی بدن کو بدن سے
ملا تے تھے اور بہت زیادہ قادی تھے اپنی
مشہوت پر قابو رکھنے میں تم لوگوں سے۔
(بخاری و مسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي كُمُ
الَّذِي فِي تَرْتَمَاقٍ وَهُوَ
جُذْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِمْ يَنْفَعُهُمْ
يَقُولُونَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُهَا
وَهُوَ صَائِمٌ وَيَقْبَلُهَا
(نَرْوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

صَوْمُ الْمَسَافِرِ

مسافر کے روزے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ خَنُودًا

حضرت عائشہؓ یہ کہتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو

يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ لَا يَقْبِظُ
وَيَقْبِظُ حَتَّى يَقُولَ لَا يَقْبِظُ
وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَهُ
سَهْوًا فَظَرَ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا
رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ
صِيَامًا فِي شَعْبَانَ وَفِي رَجَبٍ
قَالَتْ كُنْتُ يَصُومُ شَعْبَانَ
كُلَّهُ وَكَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ
إِلَّا قَلِيلًا -
(متفق عليه)

رکھتے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ
اب آپ روزے نہ چھوڑیں گے اور جب
روزے چھوڑ دیتے تو ہم یہ کہتے کہ اب آپ
روزے نہ رکھیں گے اور میں نے کبھی نہیں
دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی
مہینے کے روزے پورے کئے ہوں جو رمضان
کے اور نہیں دیکھا میں نے کہ زیادہ رکھے ہوں
روزے آپ نے کسی مہینے کے مگر شعبان
کے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں
کہ حضرت عائشہ نے کہا کہ آپ ماہ شعبان
کے پورے روزے رکھتے تھے اور کبھی شعبان
میں خورے روزے رکھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

زوال سے پہلے روزہ کی نیت کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَخَلَّ
عَنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَدَتِ يَوْمَئِذٍ قَالَ خَلَّ عَنْكُمْ
شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ قَاتِي إِذَا
صَائِمٌ قَوْلًا نَأْتِيْنَا الْخَوَ
فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْدِي
لَنَا عِلْمٌ فَقَالَ أَرَبَيْتُهُ فَاذْكُرُوا

حضرت عائشہ یہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم ایک روز میرے پاس آئے اور نہایا
کیا تمہارے پاس کوئی رکھنے کی چیز ہے؟
ہم نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا میں
اس وقت روزہ دار ہوں یعنی چونکہ تم
کی کوئی چیز نہیں ہے اس لئے میں نے اس وقت
نیت کر لی ہے، پھر آپ ہی طرح ایک روز اور

مگر رمضان کے اور کوئی مہینہ ایسا کبھی نہیں
گزارا کہ آپ نے میں یا بالکل روزے نہ رکھے
ہوں یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی۔ (مسلم)
حضرت عائشہ یہ کہتی ہیں کہ میں نے کبھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (بقریہ کے پہلے)
عشرہ میں روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ (مسلم)
حضرت عائشہ یہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پیرا اور جمعرات کا روزہ رکھتے
تھے۔ (ترمذی، نسائی)
حضرت عائشہ یہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت
و اطاعت میں غیر معمولی کوشش کرتے تھے
اور کسی دوسرے عشرہ میں اتنی نہ کرتے تھے (مسلم)
حضرت عائشہ یہ کہتی ہیں کہ جب رمضان
کا آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے تہبند کو مضبوط باندھ لیتے۔ راتوں کو
جاگتے اور اپنے گہروں کو جگاتے۔ (بخاری و مسلم)
حضرت عائشہ یہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب (روزہ رکھتے تو) برابر روزے

أَقْرَبَ كُلَّهُ عَشْرًا يَصُومُ مِنْهُ
حَتَّى مَضَى يَسْبِيلُهُ -
(عزائم منبہ)
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ فِي الْعَشْرِ
(عزائم منبہ)
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصُومُ الْإِثْنَيْ عَشَرَ وَالْخَمِيسَ
رَمَضَانَ الْقَوِيمَ وَالْأَسْفَى
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَجْعَلُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ عَمَالَ
يَجْعَلُ فِي الْغَيْرِ رَمَةً الْأَوَّلِ
وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَخَلَ
الْعَشْرَ شَدَّ بِيْزْرَهُ وَأَخْبَى
لَبْلَهُ أَفْقًا أَهْلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَصْبَحْتُ صَاحِبًا قَاطِلًا
(ترمذی، مسند)

تذلیل لائے اور اسی طرح پوچھا ہم نے عرض کیا
یا رسول اللہ! ہمارے پاس یہ ہیں جس نے آج
سے آپ سے فرمایا مجھ کو نکال دے، صبح کو میں نے
روزہ کا ارادہ کر لیا تھا۔ پھر آپ نے (میں) کو
کھالیا۔ (مسلم)

لَيْلَةُ الْقَدَرِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدَرِ فِي الْوُضُو
مِنَ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ مِنْ رَمَضَانَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

شب قدر کا بیان
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے
آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو
(یعنی ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵ اور ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَرَأَيْتَ إِنْ هَلَسْتُ أَيْ لَيْلَةَ يَدُلُّ
الْقَدْرَ بَرْتَا أَقُولُ يَهْمُ مَا قَالَ
قَوْلِي أَلَهُمْ أَلَيْكَ عَفْوٌ حُجَّتْ
الْعَفْوُ فَأَعَفَّ عَنِّي
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ

نہ خواہے ایک قسم کا کھانا جو مایہ جیسا ہوتا ہے اور کھجور بھی اور فروت ہے یا کھانا
قزوت، پانی نکلے ہوئے وہی یا کھانا جیسا کہ پھر ارادہ ہے، ویسے قزوت کا لفظ خشک کئے ہوئے
دودھ یا تھری کئے استعمال ہوتا ہے۔

وَالْبُزْبُذِيُّ وَنَحْوَهُ

زرا ہے معاف کرنے کو پس مجھ کو معاف کر
(احمد، ابن ماجہ، ترمذی، ترمذی نے اسے صحیح کہا)

بَابُ الِاعْتِكَافِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَكَبَّرُ
الْفَجْرَ إِلَى الْوُضُوخِ رَمَضَانَ
حَتَّى تَوَدَّاهُ اللَّهُ رَمَضَهُ رَمَضَتُ
أَزْوَاجَهُ مِنْ بَدَا رَمَضَتُ فَلْيَا
وَكُنَّ عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا اعْتَكَفَ أَذْفَى إِلَقَ وَاسْتَهْ
وَهَوَّى السَّجْدَ قَارِئَةً
وَكُنْ لَا يَدُكُ تَحْتَ الْبَيْتِ إِلَّا
لِحَاجَةٍ أَوْ نَسَاءٍ
(مسند)

اعتکاف کا بیان
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف
کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی
روح کو قبض فرمایا پھر آپ کے بعد آپ
کی بیویوں نے اعتکاف کیا، (بخاری، مسلم)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے تو
سج کے اندر سر کو میری طرف کرتے اور
میں آپ کے سر میں لگتی کر دیتی اور اعتکاف
کی مدت میں آپ گھر کے اندر نہ آتے سگر
انسانی حاجت کو پورا کرنے کے لئے (یعنی
پیشاب پانی کے اور غسل وغیرہ کے لئے) نکلتا تھا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو صبح
کی نماز پڑھتے اور پھر اپنے اعتکاف کی جگہیں
چلیے جاتے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وَكُنَّ عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَكَبَّرَ صَلَّى الْفَجْرَ
سَمَّيْ تَحْتَ فِي مَسْجِدِهِ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَجِبُ الْخَوَاصَّ مِنَ الدُّعَاءِ
وَيَدَعُ مَا سِوَى ذَلِكَ
(مسند ابی حنیفہ)

صلی اللہ علیہ وسلم دعاؤں کو پسند فرماتے جو
خاص ہوں یعنی جن کے الفاظ مختصر اور معنی
زیادہ اور ان دعاؤں کو وہ آپ پسند نہ فرماتے
(اور) چھوڑ دیتے تھے جو لمبی نہ ہوں۔ (ابو داؤد)

الِاسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَالُ
اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنَ الْبَارِعِينَ
إِذَا أَسْأَلُوا اسْتِغْفَارًا وَإِذَا
أَسْأَلُوا اسْتِغْفَارًا
رَبَّنَا هَؤُلَاءِ مِنْ عِبَادِكَ الَّذِينَ
فِي الدُّعَاوَاتِ الْكَبِيرِ

استغفار اور توبہ کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنَ الْبَارِعِیْنَ
جس کو اَلَّذِیْنَ إِذَا أَسْأَلُوا اسْتِغْفَارًا وَإِذَا
أَسْأَلُوا اسْتِغْفَارًا (یعنی اسے اللہ تعالیٰ کو
ان لوگوں میں سے بنا کہ جب وہ نیکی کریں تو
خوش ہو جائیں اور جب برائی کریں تو معافی پا لیں)
اس کو ان نامیہ روایت کیا اور یہ بھی گئے
دعوات کبیر میں روایت کیا۔

الدُّعَاوَاتُ فِي الْأَوْقَاتِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
إِذَا اجْتَلَسَ يُحِبُّ أَنْ يُعَلِّقَ تَلَامَةً
بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَتْ هِيَ الْكَلِمَاتُ
فَقَالَ إِنَّ تَلَامَتَهُمْ دَعَاوَاتُ

مختلف اوقات کی دعاؤں کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب کسی جگہ بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو چند
کلمات زبان سے ادا فرماتے۔ میں نے آپ سے
ان کلمات کو یاد کیا تو آپ نے فرمایا اگر
ان کلمات سے (جو آگے بیان کئے جائیں گے)

پہنچا پھیرتے اور سر اور چہرے سے ہاتھوں
کو پھیرنا شروع کرتے اور یکل کے اگلے حصہ
پر پھیرتے ہوتے سالے جسم پر پھیرتے اور
تین مرتبہ اس طرح کرتے یعنی تین مرتبہ
پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرتے اور جسم پر ہاتھوں
کو پھیرتے اور عنقریب ابن مسعود کی حدیث
باب معراج میں انشاء اللہ بیان کریں گے جبکہ
حضور کو معراج ہوئی۔
(بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ
النَّبِيُّ فِي الْمَلَاةِ أَفْضَلُ مِنْ
جَرَاءٍ وَالنَّبِيُّ فِي غَيْرِ الْمَلَاةِ
وَقَرَأَ آيَةَ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الْمَلَاةِ
أَفْضَلُ مِنَ السَّجْدَةِ وَالتَّكْبِيرِ وَرَفَعِ
أَفْضَلُ مِنَ الشُّكْرِ قَوْلُهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
أَفْضَلُ مِنَ الشُّكْرِ قَوْلُهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
أَفْضَلُ مِنَ الشُّكْرِ قَوْلُهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
أَفْضَلُ مِنَ الشُّكْرِ قَوْلُهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

دعاؤں کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ

الدُّعَاوَاتِ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ

فِي حَجَّةٍ أَوْ نَادِيٍّ مِّنْ أَهْلِ
يُحْيَىٰ وَيَمَاتُ مِّنْ أَهْلِ نَجْعٍ فَلَا
قَدِمْنَا بَعْلَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن أَهَلَّ
بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يَدْرَ فَلَْيُطِلْ وَيَتَمَّ
مَا حَرَّمَ يَحْسِبُ لَا يَأْهُدِي فَلَْيُطِلْ
بِالْفَجْرِ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ
بِشَيْءٍ مِّنْ رِّدَائِهِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ
حَتَّى يَحِلَّ بِشَيْءٍ مِّنْهُ وَمَن
وَمِنَ أَهْلِ نَجْعٍ فَلَيْسَ حَجَّةً
فَالَّتِي لِحُجَّتِكَ وَلَمْ تُطِفْ بِهَا
وَلَمْ يَبَيِّنِ الصَّغَاءُ وَالنَّزْرُ وَلَا فَلَ
أَزَلَّ هَذَا بِضَاحٍ حَتَّى كَانَ يَوْمُ
عَرَفَةَ وَلَمْ أَهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ
فَأَسْرَفِي النَّجْعَ كُلَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ النَّفْسَ تَأْمُرُ بِالنَّطِ
وَأَهْلٍ بِالْفَجْرِ وَأَسْرَفِي النَّجْعَ
فَفَعَلْتُ حَتَّى فَصَّيْتُ حَتَّى بَيَّنَّ
نَجْعِي عِمْدَةَ الرَّحْمَنِ أُمِّي أَهْلِي
بَكْرًا وَآمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ
عُمَرَاءِ مِّنَ الشُّعْبِ قَالَتِ

لَقَالَتِ الَّذِينَ كَانُوا أَهْلًا
بِالْعُمْرَةِ لَا بِالْحَيْتِ وَبَيْنَ الصَّغَاءِ
وَالنَّزْرِ وَثُمَّ تَحَلَّوْا أَثْمَ طَأَفُوا
فَلَوْ أَنَّ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا هُنَا
بَيَّنَّ وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا
الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَأَفُوا
فَلَوْ أَنَّ وَاحِدًا -
(مُسْتَفِي عَنْكَ)

قِصَّةُ حَجَّةِ الْوُدَّاعِ

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ
قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِأَرْبَعِ خُصْبَيْنِ مِّنْ دِيَارِ الْحِجَّةِ
أَوْ خُبَيْسٍ فَدَخَلَ عَلَى دُحُوفٍ
فَقَالَتْ مَنَ أَغْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

کو کھول دوں اور حلال ہو جائوں اور عمرہ کو
چھوڑ کر صرف حج کا احرام باندھوں چنانچہ
میں نے ایسا ہی کیا اور اپنے حج کو پورا کر لیا پھر
آپ نے میرے ساتھ میرے بھائی عبدالرحمن
بن ابوبکر کو بھیجا اور مجھ کو حکم دیا کہ اپنے عمرے
کی جگہ (یعنی بادلے میں) عمرہ کروں مقام
نخعی سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان ہے کہ
جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا انہوں
نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ
کے درمیان سعی کی اور پھر حلال ہو گئے اس
کے بعد انہوں نے ایک طواف اور کیا کہ جب
مٹی سے دلچسپ تھے اور جن لوگوں نے حج اور
عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا انہوں نے
صرف ایک طواف کیا۔ (بخاری و مسلم)

حجۃ الوداع کے واقعہ کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ چوتھی یا
پانچویں تاریخ ذی الحجہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت آپ
سنت طائف کی حالت میں تھے میں نے آپ
کو غضب ناک پا کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ

أَوْ غَلَبَهُ اللَّهُ سَأَلَ قَالَ أَوْ مَا
شَعَرْتُ أَفِي أَمْرَتِ النَّاسِ بِأَمْرٍ
وَقَدْ أَهْمُ بِكَرْدُونَ وَلَوْ أَفِي
اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي نَا اسْتَد
بُؤْتُ مَا سَعَتْ الْهَدَى تَبْعِي
كُنْ اسْتَرِيحَ شَمَّ أَمْرِي كُنْ هَوَا
(ذَوَاةُ مُسْبَد)

جس نے آپ کو غصیناک بنایا خدا تعالیٰ سے
کو دوزخ میں ڈالے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم
کو معلوم نہیں میں نے لوگوں کو ایک حکم دیا
وہ اس حکم سے ترو میں ہیں یعنی حلال سے
حلال ہو جانے کا حکم اگرچہ کوس امر کمال
سے معلوم ہوتا تو میں اپنے ساتھ قرانی کے جانور نہ
لاتا اور نہ ہی ان کی خریداری کرتا اور کچھ ویسی
طرح حلال ہو جاتا جو طرح اور لوگ حلال سمجھ رہے تھے

دُخُولُ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ

شہر مکہ میں دھل ہونے اور طواف کرنے کا بیان!

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ
لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ عَنْ طَوَافِ
بَيْتِهِ وَغُلَامَيْنِ امْلَأَا وَخَرَجَ
مِنْ اسْتَقْبَلَا.
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب مکہ میں تشریف لائے راجعی حجۃ الوداع میں
تو کہیں بلندی کی طرف سے دھل ہوئے یعنی
مقابلہ ذی طوی کی جانب سے اور وہاں سے مکہ
نشیب کی جانب تک۔ (بخاری و مسلم)

الْوُقُوفُ بِعَرَفَةَ

میدان عرفات میں ٹھہرنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
حَضْرَتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كُنْتُ فِي كَرْنِشٍ أَوْ

أَفِي قِيَمٍ وَمِنْ قَاتٍ وَبَيْنَهُمَا يَفِي
مَلِكُهُمْ وَبَيْنَهُمَا وَكَانُوا اسْتَمْرَت
الْحَمْسُ وَكَانَتْ تَابُومُ الْعَرَبِ
يَقُولُونَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَهُ
الرَّسُولُ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ
يَقُولُوا عَرَفَاتُ بَيْتِهِمْ بِأَنْوَافِهِمْ
بَيْنَهُمَا فَذَبْتُ كَوْنَهُ عَرَفَاتُ وَجَلَّ
شَمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَامَنْ
النَّاسُ .

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

ان کے ہم مذہب لوگ دایام جاہلیت
میں حج کے دنوں میں مزدلفہ میں قائم کرتے
تھے اور ان کو شجاع و بہادری کا جانا تھا اور
عرب کے ہاں قبائل عرفات میں ٹھہرتے تھے
پھر اسلام آنے کے بعد خداوند تعالیٰ نے
اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ سب
لوگ عرفات میں آئیں اور حیا میں کریں اور
پھر وہاں سے ٹھہریں اور خدا تعالیٰ کے اس
ارشاد کا بھی یہی مطلب ہے كُنْ أَفِيضُوا
مِنْ حَيْثُ أَفَامَنْ النَّاسُ . (بخاری و مسلم)

رَحْيُ الْجِمَارِ

وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا
رَحْيُ الْجِمَارِ وَرَحْيُ الْجِمَارِ
سَفَا وَالْمَرْءُ لَا يَدْعُو إِلَّا قَاتِلَهُ وَكَوْنَهُ
فَرَأَى النَّبِيَّ يَدْعُو وَالْمَرْءُ يَدْعُو

عَنْ النَّبِيِّ يَدْعُو هَذَا الْحَدِيثُ

مُسْنَدُ عَلِيٍّ

وَعَنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

نَبِيٌّ لَمْ يَدْعُ إِلَّا قَاتِلَهُ يَدْعُو

جرم پر کنکریاں مارنے کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جرموں پر کنکریاں
مارنا اور صفحا و مرقہ کے درمیان سعی کرنا
صرف ذکر الہی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔
(ترمذی و دارمی)

ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا یا رسول اللہ!

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ
أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُخْرِجَهُ
وَلَوْ أَنَّ الْحَرَّ قَبْلَ يَطْوُونَ
بِالنَّيْلِ بِطَبِيبٍ فِيهِ سِدْحَةٌ
(مُسْتَقْبَلٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگانے کتنی احرام
باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ
کا طواف کرنے سے پہلے بھی خوشبو لگاتی
تھی جس میں مشک بھی ہوتا تھا۔ (بخاری و مسلم)
حضرت علیؓ اور اُمّ المؤمنین حضرت
عائشہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع فرمایا کہ عورتوں کو کوسر
مٹھوانے سے۔
(ترمذی)

قَالَ لَا يَمْنَحُ مَنْ يَمْنَحُ
رَبَّكَ، لَتَزِيدَنَّ بِي بَنِي عَالِمَةٍ
وَالِدًا رَجُلًا
کیا آپ کے لئے منیٰ میں کوئی سایہ دار عمارت
بنادیں؟ آپ نے فرمایا نہیں منیٰ میں اس شخص کے
اونٹ بٹھانے کی جگہ جرحہ پہنچے۔
(ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

الْهَدْيِ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْءَاةَ
إِلَى الْبَيْتِ عَمَّا قَدْ لَدَّهَا
(مُسْتَقْبَلٌ عَلَيْهِ)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ
قَدْ بَدَّدْتُ بِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِنْدَتِي مَدَّةً قَدْ هَاضَمْتُهَا
وَأَهْدَيْتُهَا لِمَا خَرُمَ عَلَيْهِ سَيِّئًا
كَانَ أَهْلُ لَهْ
(مُسْتَقْبَلٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے ہاروں کی تہی
میں سے اپنے ہاتھوں سے بٹی۔ پھر اپنے ہاروں کو ان
کے ٹکڑے میں ڈالا۔ ان کے وہاں کوڑھی کیا اور
قربانی کے جانور حیا کر کے ان کو مکہ روانہ
کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
ان جانوروں کے بھیجنے سے کوئی ملال چیز
حرام نہیں ہوئی۔ (بخاری و مسلم)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے ہاروں
کی تہی بٹی اس رنگین اُونٹ سے جو میرے پاس
تھا پھر آپ نے میرے والد کے ساتھ بھیجا۔

حُطْبَةُ يَوْمِ الْخُرُوجِ أَيْ التَّشْرِيقِ وَالتَّوْدِيعِ

قربانی کے خطبہ کنکریوں کے ماننے اور طوافِ خُصْت کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّكَ تَرُدُّونَ
إِلَّا بَطِيعَ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِلَّا سُنَّةَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ أَنَّكَ كَانَتْ أَسْمَحَ بِخُرُوجِهِ
إِلَّا خَرَجَ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ یہ کہتی ہیں کہ مقامِ اطمینان کرنا
سُنَّت نہیں ہے رسول اللہ ﷺ کے طریقے و سُنَم
یہاں صرف اُس کے آئے ہوئے کے دواں سے وہی
میں آسانی ہو رہی دواں اپنا سامان رکھ دیا
اور دین کو دواں جاتے ہوئے لے لیں اور وہیں
جانے میں دقت نہ ہو . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَعَنْهَا قَالَتْ أَخَّرْتُ رَسُولَ اللَّهِ
لِيُخْرِجَنِي مِنْهُ فَإِنَّهُ دَخَلَ فَفَعَلَتْ
عَنْ قِيٍّ وَانْطَرَقَ فِي رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ يَخْرُجُ حَتَّى يَخْرُجَ
فَأَمَرَ بِأَنْ يَأْتِيَ بِالنَّجْلِ يَخْرُجُ فَفَعَلَتْ
بِالنَّجْلِ فَفَعَلَتْ بِهِ فَفَعَلَتْ
النَّجْلُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ
هَذَا الْحَدِيثُ مَا وَجَدْتُ لَهُ بَرْدًا
الشَّيْخُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
كَادَ مَعَ الْفَلَاحِ الشَّيْخُ فِي الْخُرُوجِ

حضرت عائشہؓ یہ کہتی ہیں کہ میں نے تعینم
(کے مقام) سے عروہ کا احرام باندھا پھر میں اُخل
ہوئی اور میں نے بیٹے عروہ کو پورا کیا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرے انتظار میں بیٹھ گئے
اندر قیام پذیر رہے جب میں عروہ سے فارغ
ہوئی تو آپ نے گولوں کو روک دیا تاکہ کام نہ دیا
اور بیت اللہ کی کمرچ کی نماز سے پہلے طواف
کیا۔ کچھ مذہبی کی طرف روانہ ہوئے۔ لاہور میں
اس حدیث کو میں نے تحقیق کی روایت میں
نہیں پایا بلکہ آخر میں قریب سے اخلاص کے
ساتھ ابوداؤد میں پایا۔

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّكَ الْبَيْتَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا
رَأَى أَحَدُكُمْ جَمْعًا لَلْعَقْبَةِ
فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْبَيْتَ

وَرَبَّاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ وَقَالَ
إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَفِي رِوَايَةٍ
أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ
قَالَ إِذَا رَأَى الْجَمْعَ فَفَقَدْ حَلَّ
لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْبَيْتَ أَعْرَضَ

وَعَنْهَا قَالَتْ أَخَّرْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنِي الْأَخْبَرِ
يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى صَلَّى الْعَقْبَةَ ثُمَّ
وَجَّعَ لِلْأَخْبَرِ فَمَكَثَ بِهَا يَأْتِي
أَتَاكَمُ النَّشْرُ فِي بَنِي الْعَقْبَةِ
إِذَا رَأَى النَّشْرَ فِي بَنِي الْعَقْبَةِ
بِشَيْءٍ فَكَفَّ يَدَيْهِ عَنْهُ كُنْ
حَسْبُكَ وَتَقَبَّلْ عِنْدَ الْوَلَدِ
وَالنَّشْرُ فِي بَنِي الْعَقْبَةِ
يُخْرِجُ عَنِ بَنِي الْعَقْبَةِ
وَلَا يَقْبَلُ عِنْدَ هَا .

حضرت عائشہؓ یہ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی حجۃ
عقبہ پر نکریاں مارے تو اس سے ہر چیز
حلال ہو جاتی ہے مگر عورت حلال نہیں ہوتی۔

در شرح السنۃ . اور صاحب شرح السنۃ فرماتے
ہیں کہ اس کی سند ضعیف ہے اور احمد و نسائی
نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی حجۃ
(عقبہ) پر نکریاں مارے تو حلال ہو جاتی ہے
اس پر ہر چیز مگر عورت حلال نہیں ہوتی

حضرت عائشہؓ یہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
علیہ وسلم نے قربانی کے دن آخری وقت میں
ظہر کی نماز پڑھ کر فرض طواف کیا۔ اس کے
بعد میں دواں گئے اور میں نے تشریف
کے دن یعنی گیارہویں بارہویں اور تیرہویں
تاریخیں (تبرکے)۔ ان دنوں میں آپ تہجد
پر دن طے نہ کر لے مارتے تھے ہر حجۃ
ساتھ نکریاں اور ہر نکری کے ساتھ اللہ
اکبر کہتے تھے اور پہلے دوسرے حجرے کے دیر
تک ٹھہرتے اور پھر وزارت کے ساتھ دعا
اور تہجد (عقبہ) پر نکریاں مار کر چلے جاتے

نَزَلَهُ أَلَيْسَ تَأْوِيلُهُ (اس کے قریب نہ ٹھہرتے۔) (البوداؤد)

الْمُحَرَّمِ مَحْتَبِ الصَّيْدِ

محرم کو شکار کھینے کی ممانعت کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْرُسْ
قَوَاسِمُ يُقْتَلْنَ فِي الْحُلِيِّ وَالْفَرْجِ
الْحَتِيَّةِ وَالْفَرْجِ الْأَبْعَعِ وَ
الْقَارِكَ وَالْكَلْبِ الْعَفْعُودِ وَ
الْحَمْدُ يَا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا قوارس! (جو بڑے بڑے پرندے) اور حلال ہونے کے بعد بھی اس سانپ۔ اپنی کڑا۔ جب۔ باؤلکان اور چلی۔ (بخاری و مسلم)

حَرَمُ مَكَّةَ قَرَسَهَا

حرم مکہ کی حرمت کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعُذُوا عَنِ الْكَعْبَةِ خَلَا قَا
صُحَاؤُا ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَزْهَرِ
يُحْتَفَبُ بِأَقْلَامِهِمْ وَالْخَوْرُ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خوری رمان میں ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کا ارادہ کرے گا اور کعبہ کو خراب کرنے کی دہائی کی نیت ہوگی اسے جب وہ ایک میدان زمین پر پہنچے گا تو وہ اڑاؤں نام خور زمین میں دھنسا دیا جائے گا

يُحْتَفَبُ بِأَقْلَامِهِمْ وَالْخَوْرُ
وَفِيهِمْ أَسْوَأُ أَهْلِهِمْ وَمَنْ يَلْحَقْ
بِهِمْ قَالَ يَلْعَنُ اللَّهُ بَأْسَهُمْ
وَالْخَوْرُ هُمُ الْمُتَعَمِّقُونَ عَلَى
بَيْتِ الْخَوْرِ.

میں نے یہ سیکر عرض کیا یا رسول اللہ! ان کو اول سے آخر تک رلینی سب کو کہہ کر دھنسا دیا جائے گا۔ ان میں تو بازاری رلینی سودا بیچنے والے بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی جو ان میں سے نہیں ہیں رلینی ان کے ہم خیال وہم و غمی (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آپ نے فرمایا رہاں) ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اور ان کو ان کی نیتوں کے موافق اٹھا دیا جائے گا کھانسی اور سلم

حَرَمُ الْمَدِينَةِ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى

حرم مدینہ کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا
قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَصَلَ أَبُو بَكْرٍ
وَبَدَّلَ يَحْيَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَرَهُمْ فَقَالَ
اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ
صَحْبَنَا أَزْأَشَدَّ وَصَحْبُهَا
وَبَارِكْ لَنَا فِي صَلَاتِهَا وَ
مَدِينَتِهَا وَفُلُكُهَا هَا

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت بلالؓ کو بخار آئے لگا۔ میں آنحضرت کی خدمت میں پہنچی اور ان کی بیماری کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا اے اللہ تو دوست بنادینا کہ جو احرام طرغ کہ دوست بنایا تھا تو نے کہہ دیا کہ اس سے زیادہ عزیز اور دوست کر تو مدینہ کی آب و ہوا کو اور برکت دے جائے لے مدینہ کے صانع اور مد میں اور دو

فَاَجْعَلْهَا لِلْحُجَّةِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
کر دے اس کے بخار کو اور اس کی بیماری کو
مجھ میں سمجھ دے (جس میں یہود آباد کئے)
(بخاری و مسلم)

الْكَسْبُ الْحَلَالُ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْلُبَ
مَالًا كَلَّمْتُ مِنْهُ سِتَّةً مَشَيْتُ وَارْتَمَيْتُ
أَوْلَادَهُمْ مِنْ حَسْبِهِمْ سِتَّةَ كَاهٍ
(الْبَزْزِيُّ) وَابْنُ أَبِي شَابَةَ
وَفِي تَرْغِيبِهِ أَهْلُ خَلْدَةَ وَاللَّيْثِيُّ
إِنَّ أَطْلُبَ مَا أَكَلَ وَفِي كُلِّ مِنْ
حَسْبِهِ وَإِنَّ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ
وَكُنْ نَافِعٌ قَالَ كُنْتُ لِعَبْدٍ
إِلَى الشَّامِ قَرْنًا مِثْرًا فَبَدَّلَ
أَعْرَاقِي فَأَتَيْتُ إِلَى أَوْلَادِهِ
عَائِشَةَ فَتَلَّكَ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ
كُنْتُ أُجِدُّ إِلَى الشَّامِ فَمَنْ
إِلَى أَعْرَاقِي فَتَلَّكَ لَا تَقْعُدُ
عَائِشَةَ وَفِي تَرْغِيبِهِ أَهْلُ خَلْدَةَ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْلُبَ
مَالًا كَلَّمْتُ مِنْهُ سِتَّةً مَشَيْتُ وَارْتَمَيْتُ
أَوْلَادَهُمْ مِنْ حَسْبِهِمْ سِتَّةَ كَاهٍ
(الْبَزْزِيُّ) وَابْنُ أَبِي شَابَةَ
وَفِي تَرْغِيبِهِ أَهْلُ خَلْدَةَ وَاللَّيْثِيُّ
إِنَّ أَطْلُبَ مَا أَكَلَ وَفِي كُلِّ مِنْ
حَسْبِهِ وَإِنَّ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ
وَكُنْ نَافِعٌ قَالَ كُنْتُ لِعَبْدٍ
إِلَى الشَّامِ قَرْنًا مِثْرًا فَبَدَّلَ
أَعْرَاقِي فَأَتَيْتُ إِلَى أَوْلَادِهِ
عَائِشَةَ فَتَلَّكَ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ
كُنْتُ أُجِدُّ إِلَى الشَّامِ فَمَنْ
إِلَى أَعْرَاقِي فَتَلَّكَ لَا تَقْعُدُ
عَائِشَةَ وَفِي تَرْغِيبِهِ أَهْلُ خَلْدَةَ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے جو چیز کم کلمتے ہو اس میں سب سے بہتر وہ ہے

جو تم اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاؤ اور دینا رہی

اولاد بھی تمہارے کسب میں سے رہیں اولاد

کی کمانی کھانا بھی تمہارے لئے جائز ہے۔ (ترمذی

نسائی، ابن ماجہ، ابوداؤد اور دارقطنی کی روایت

میں یہ الفاظ ہیں کہ جو چیز آدمی نے کمانی اس

میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی کمانی میں

ہو اور اس کی اولاد اس سے کسب میں ہے۔

نافع کہتے ہیں کہ میں ملک شام اور مصر کی

طرف تجارتی سامان بھیج کر لاتا تھا۔ پھر میں نے

عراق کی جانب تجارتی مال بھیجے گا ارادہ کیا

اور حضرت عائشہؓ نے یہ خدمت میں مشورے

کے لئے حاضر ہو کر عرض کیا۔ اُم المؤمنینؓ!

میں شام کی طرف تجارتی مال بھیج کر لاتا تھا اور

اب ارادہ ہے کہ عراق کی طرف مال بھیجوں۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: (كَأَسْبَغَ اللَّهُ لَكُمْ كَلِمَةً
رَزَقَ قَاتِلِينَ وَجْهَهُ وَلَا يَدْعُهُ
حَتَّى يَتَغَيَّرَ لَهْ أَوْ يَتَغَيَّرَ لَهْ
رَبِّهِ أَوْ أَجَلَ وَبَنِي مَالَةٍ)

انھوں نے فرمایا ایسا نہ کہ۔ تجھ کو اور تیری تجارت

کو کیا ہوا یعنی شام کے سلسلہ تجارت کی کہیں

شرک نہ رہے؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

فرماتے سلسلے کہ جب اللہ تعالیٰ تمہارے رزق

کا کہیں سامان کرے تو اس کو نہ چھوڑو جب

تک اس میں انقلاب واقع نہ ہوا یا اس سے اس

کو نقصان نہ پہنچے۔ (راحمہ ابن ماجہ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ

کا ایک غلام تھا جو اپنی کمانی میں سے کچھ اپنے

مالک کو دیا کرتا تھا اور حضرت ابوبکرؓ اس کی

کمانی کو کھانا کرتے تھے۔ ایک روز یہ غلام

کوئی چیز لایا اس میں سے ابوبکرؓ نے بھی کھایا

غلام نے عرض کیا آپ کو معلوم ہے یہ کیا چیز ہے؟

ابوبکرؓ نے پوچھا یہ کیا چیز ہے غلام نے عرض کیا میں

ایسا جاہلیت میں ایک شخص کو غیب کی باتیں

بتا کر لاتا تھا حالانکہ میں اس فن سے ابھی طرح

واقف نہ تھا لیکن میں اس کو زہیب دیتا تھا

آج اس شخص سے میری ملاقات ہوئی اور اس

نے مجھ کو یہ چیز دی۔ یہ وہی چیز ہے جو آپ نے

کھائی ہے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ (یہ

سُن کر حضرت ابوبکرؓ نے اپنے منہ میں ہاتھ

وَكُنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَلِمَاتٌ

يَقُولُ: كَلِمَةً وَفِي كُلِّ مِنْ حَسْبِهِمْ

فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ حَسْبِهِمْ

فَجَاءَهُ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ

أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: هَذَا

مِنْ مَالِكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟

قَالَ كُنْتُ تَكْفُلُهُ بِرَبِّكَ

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَنَا الْحَرِيرِ

أَتَكَلِّمُهُ إِذَا أَقْبَلَ خَلْعُهُ

فَلْيَقْبَلِي: فَأَخْبَرَنِي بِذَلِكَ

فَهَذَا الَّذِي كُنْتُ سَمِعُهُ فَكَلِمَاتٌ

فَأَدْعَى أَبُو بَكْرٍ رِبْدَهُ فَنَقَّاهُ

كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ

(تَرْغِيبُ أَهْلِ خَلْدَةَ)

الرَّضَاةَ قَاتِلَةً عَنَّا
قَالَتْ أَنْ أَخَذَ كَذِبًا نَالَ
اللَّهُ بِكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ فَقَالَ إِنَّهُ عَنِّي قَالَتْ
لَمْ أَقُلْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّمَا أَرْتَعَنِي الْعَمَلُ وَأَكْثَرُ
يَوْمُنِي الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَنِّي
فَالْتَمَسَ عَلَيْهِ وَذَلِيلٌ بَعْدَ مَا
طَرَفَهُ عَلَيْنَا الرَّجُلُ وَفَقَّ قَالَتْ

حضرت ام فضلہ کہتی ہیں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک یاد گوشت دودھ
پی لینا نکاح کو حرام نہیں کرتا حضرت عائشہ
کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک بار یا
دو بار دودھ کی چسکی پھر لینا نکاح کو حرام
نہیں کرتا۔ (مسلم)

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ قرآن مجید میں
یہ حکم، نازل کیا گیا تھا کہ دس بار دودھ پی کر
کہ اس کے پینے کا یقین کامل ہو نکاح کو حرام

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْبَرَنَا هَذَا النِّكَاحَ وَلَيْسَ لَهُ فِي
السَّاجِدَاتِ ضَرْبٌ بَرُّا عَلَيْهِ بِالذَّوْنِ
رَهْمًا لِيَوْمِي وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ

وَكُنْ عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَتْ
بَعْدَ بَرِّهَا مِنْ الْأَنْصَارِ
رَفِيقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَهُ
لَا تَنْتَهِي قَالَتْ حَدَّثَنِي
أَنَّ الْأَنْصَارَ يُحِبُّونَ الْفَنَاءَ
رَهْمًا لَهُ بَرِّهَا فِي تَصَوُّعِهِ

المَحْرَمَاتِ
وَكُنْ عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحَرِّمُ مِنَ الْأَضَلَّةِ مَا يُحَرِّمُ
مِنْ الْوَلَدَةِ
تَبَاكَ الْبَحَارِيُّ

وَعَدَّهَا ذَلِكَ حَرَامًا عَنِّي

نہیں دہلنے فرمایا ہے نکاح کا اعلان کیا کرو
اور نکاح مسجد میں پڑھا کر اور نکاح
کے بعد دوت بکایا کرو۔
(ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میرے پاس
ایک انصاری لڑکی تھی میں نے اس کا نکاح کیا
تو رسول اللہ مسلمہ نے فرمایا۔ عائشہ تم جانا
نہیں کریں؟ قوم انصار گئے کہ بہت پسند
کرتی ہے۔ (صحیح ابن حبان)

جن سے نکاح حرام ہے
حضرت عائشہ کہتی ہیں رسول اللہ مسلمہ
نے فرمایا ہے کہ سب سے جو شخص حرام ہیں
وہی رضاعت حرام ہیں (یعنی جن کو روٹی
یا عورتوں سے نکاح نسب کے سبب حرام
ہے۔ اسی طرح دودھ پینے سے اس عورت کے
وہی عزیز حرام ہیں۔ (ترمذی)

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میرا دودھ کے

ثُمَّ يَخْبِسُ قَعْلَهُمْ بِأُوتٍ فَتُخْفَى
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مُحَمَّدٌ يَا لَيْتَنِي أَكُنَ مِنَ الْقَرَّانِ
 مَوَدَّاهُ مُسْلِمٌ
 وَعَنْهَا إِنِّي اللَّيْنِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَ
 عِنْدَهَا رَسُولُ اللَّهِ فَكَانَتْ مَكْرُومَةً
 ذَلِكَ فَخَالَتْ إِنَّهُ أَخْبَى فَقَالَ
 الْفُلُكَيْنِ مِنْ أَعْيُنِ بَنِي فَارَسٍ
 الرَّصَابَةَ مِنْ أَعْيُنِ الْبَلَابِقِ
 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ہونڈی کو آزادی کے بعد اختیارات دینے کا بیان

العشق

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِدَ عَلَيْهِ نِسَاءُ قُرَيْشٍ فَأَعْيَنَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْفُجَرَاءَ فَجَاءَتْهُنَّ فَجَعَلَ يَنْقُلُهُنَّ فَيَقُولُ لِكُلِّ إِحْدَاهُنَّ قَوْلًا يَكْفِيهَا مَا كُنَّ تَعْمَلُ

قَالَ تَهَافِي عِبْرَةً لِّأُولِي عِلْمٍ
وَأَعْيُنُهُمْ كَالْكَوْكَانِ تَوَّجُّهُنَّ أَجَلًا
فَإِذَا هُمْ مُؤْتَلِفُونَ لِلَّهِ عَلَى
وَسْطِهِمُ الْخِشَافُ فَتَنَافَعُوا أَوْ لَوَّكُوا
فَعَلَا أَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں ان سے فرمایا تم اس کو تنبیہ کے آزاد کردو
بربر کے کا شوہر غلام تھا۔ جب وہ آزاد ہوئی
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا
افتیادے دیار یعنی وہ اپنے شوہر کے ملک
میں رہے یا اس سے آزاد ہو جائے) بربر نے
آزادی کو لینے کا ارادہ کر لیا اور شوہر سے جدا ہو گئی۔

اگر اس کا شوہر آزاد ہو تا تو آپ اس کو
 آزاد کیا رہ فرماتے۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ
 أَنْ تَتَزَوَّجَ مِنْكَ كَيْفَ تَأْتِيهِ
 فَخَالَصَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَأَمْسَكَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ
 بِالزَّهْلِ قُلِ الْمَرْءُ أَفْ
 زَوْجًا أَوْ مَوَدَّةً قُلِ الْمَرْءُ أَفْ

حضرت عائشہ نے کہا کہ میں نے
 دو غلاموں کو جو میرا ہی بیوی بننے
 کا ارادہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
 قربت نہ فرمایا بیٹھ کر تو آزاد کر
 کو رہا کہ عورت کو فسخ نکاح کا اختیار نہ ہے
 (ابوداؤد۔ نسائی)

وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُ مُبْرَأٌ مِّنَ الْكُفْرِ وَالْجَبَرِ إِنَّكَ بِرَأْيِكَ عَنَّا كَتِيمٌ
 ۝۱۰۰
 ۝۱۰۱
 ۝۱۰۲
 ۝۱۰۳
 ۝۱۰۴
 ۝۱۰۵
 ۝۱۰۶
 ۝۱۰۷
 ۝۱۰۸
 ۝۱۰۹
 ۝۱۱۰
 ۝۱۱۱
 ۝۱۱۲
 ۝۱۱۳
 ۝۱۱۴
 ۝۱۱۵
 ۝۱۱۶
 ۝۱۱۷
 ۝۱۱۸
 ۝۱۱۹
 ۝۱۲۰
 ۝۱۲۱
 ۝۱۲۲
 ۝۱۲۳
 ۝۱۲۴
 ۝۱۲۵
 ۝۱۲۶
 ۝۱۲۷
 ۝۱۲۸
 ۝۱۲۹
 ۝۱۳۰
 ۝۱۳۱
 ۝۱۳۲
 ۝۱۳۳
 ۝۱۳۴
 ۝۱۳۵
 ۝۱۳۶
 ۝۱۳۷
 ۝۱۳۸
 ۝۱۳۹
 ۝۱۴۰
 ۝۱۴۱
 ۝۱۴۲
 ۝۱۴۳
 ۝۱۴۴
 ۝۱۴۵
 ۝۱۴۶
 ۝۱۴۷
 ۝۱۴۸
 ۝۱۴۹
 ۝۱۵۰
 ۝۱۵۱
 ۝۱۵۲
 ۝۱۵۳
 ۝۱۵۴
 ۝۱۵۵
 ۝۱۵۶
 ۝۱۵۷
 ۝۱۵۸
 ۝۱۵۹
 ۝۱۶۰
 ۝۱۶۱
 ۝۱۶۲
 ۝۱۶۳
 ۝۱۶۴
 ۝۱۶۵
 ۝۱۶۶
 ۝۱۶۷
 ۝۱۶۸
 ۝۱۶۹
 ۝۱۷۰
 ۝۱۷۱
 ۝۱۷۲
 ۝۱۷۳
 ۝۱۷۴
 ۝۱۷۵
 ۝۱۷۶
 ۝۱۷۷
 ۝۱۷۸
 ۝۱۷۹
 ۝۱۸۰
 ۝۱۸۱
 ۝۱۸۲
 ۝۱۸۳
 ۝۱۸۴
 ۝۱۸۵
 ۝۱۸۶
 ۝۱۸۷
 ۝۱۸۸
 ۝۱۸۹
 ۝۱۹۰
 ۝۱۹۱
 ۝۱۹۲
 ۝۱۹۳
 ۝۱۹۴
 ۝۱۹۵
 ۝۱۹۶
 ۝۱۹۷
 ۝۱۹۸
 ۝۱۹۹
 ۝۲۰۰
 ۝۲۰۱
 ۝۲۰۲
 ۝۲۰۳
 ۝۲۰۴
 ۝۲۰۵
 ۝۲۰۶
 ۝۲۰۷
 ۝۲۰۸
 ۝۲۰۹
 ۝۲۱۰
 ۝۲۱۱
 ۝۲۱۲
 ۝۲۱۳
 ۝۲۱۴
 ۝۲۱۵
 ۝۲۱۶
 ۝۲۱۷
 ۝۲۱۸
 ۝۲۱۹
 ۝۲۲۰
 ۝۲۲۱
 ۝۲۲۲
 ۝۲۲۳
 ۝۲۲۴
 ۝۲۲۵
 ۝۲۲۶
 ۝۲۲۷
 ۝۲۲۸
 ۝۲۲۹
 ۝۲۳۰
 ۝۲۳۱
 ۝۲۳۲
 ۝۲۳۳
 ۝۲۳۴
 ۝۲۳۵
 ۝۲۳۶
 ۝۲۳۷
 ۝۲۳۸
 ۝۲۳۹
 ۝۲۴۰
 ۝۲۴۱
 ۝۲۴۲
 ۝۲۴۳
 ۝۲۴۴
 ۝۲۴۵
 ۝۲۴۶
 ۝۲۴۷
 ۝۲۴۸
 ۝۲۴۹
 ۝۲۵۰
 ۝۲۵۱
 ۝۲۵۲
 ۝۲۵۳
 ۝۲۵۴
 ۝۲۵۵
 ۝۲۵۶
 ۝۲۵۷
 ۝۲۵۸
 ۝۲۵۹
 ۝۲۶۰
 ۝۲۶۱
 ۝۲۶۲
 ۝۲۶۳
 ۝۲۶۴
 ۝۲۶۵
 ۝۲۶۶
 ۝۲۶۷
 ۝۲۶۸
 ۝۲۶۹
 ۝۲۷۰
 ۝۲۷۱
 ۝۲۷۲
 ۝۲۷۳
 ۝۲۷۴
 ۝۲۷۵
 ۝۲۷۶
 ۝۲۷۷
 ۝۲۷۸
 ۝۲۷۹
 ۝۲۸۰
 ۝۲۸۱
 ۝۲۸۲
 ۝۲۸۳
 ۝۲۸۴
 ۝۲۸۵
 ۝۲۸۶
 ۝۲۸۷
 ۝۲۸۸
 ۝۲۸۹
 ۝۲۹۰
 ۝۲۹۱
 ۝۲۹۲
 ۝۲۹۳
 ۝۲۹۴
 ۝۲۹۵
 ۝۲۹۶
 ۝۲۹۷
 ۝۲۹۸
 ۝۲۹۹
 ۝۳۰۰
 ۝۳۰۱
 ۝۳۰۲
 ۝۳۰۳
 ۝۳۰۴
 ۝۳۰۵
 ۝۳۰۶
 ۝۳۰۷
 ۝۳۰۸
 ۝۳۰۹
 ۝۳۱۰
 ۝۳۱۱
 ۝۳۱۲
 ۝۳۱۳
 ۝۳۱۴
 ۝۳۱۵
 ۝۳۱۶
 ۝۳۱۷
 ۝۳۱۸
 ۝۳۱۹
 ۝۳۲۰
 ۝۳۲۱
 ۝۳۲۲
 ۝۳۲۳
 ۝۳۲۴
 ۝۳۲۵
 ۝۳۲۶
 ۝۳۲۷
 ۝۳۲۸
 ۝۳۲۹
 ۝۳۳۰
 ۝۳۳۱
 ۝۳۳۲
 ۝۳۳۳
 ۝۳۳۴
 ۝۳۳۵
 ۝۳۳۶
 ۝۳۳۷
 ۝۳۳۸
 ۝۳۳۹
 ۝۳۴۰
 ۝۳۴۱
 ۝۳۴۲
 ۝۳۴۳
 ۝۳۴۴
 ۝۳۴۵
 ۝۳۴۶
 ۝۳۴۷
 ۝۳۴۸
 ۝۳۴۹
 ۝۳۵۰
 ۝۳۵۱
 ۝۳۵۲
 ۝۳۵۳
 ۝۳۵۴
 ۝۳۵۵
 ۝۳۵۶
 ۝۳۵۷
 ۝۳۵۸
 ۝۳۵۹
 ۝۳۶۰
 ۝۳۶۱
 ۝۳۶۲
 ۝۳۶۳
 ۝۳۶۴
 ۝۳۶۵
 ۝۳۶۶
 ۝۳۶۷
 ۝۳۶۸
 ۝۳۶۹
 ۝۳۷۰
 ۝۳۷۱
 ۝۳۷۲
 ۝۳۷۳
 ۝۳۷۴
 ۝۳۷۵
 ۝۳۷۶
 ۝۳۷۷
 ۝۳۷۸
 ۝۳۷۹
 ۝۳۸۰
 ۝۳۸۱
 ۝۳۸۲
 ۝۳۸۳
 ۝۳۸۴
 ۝۳۸۵
 ۝۳۸۶
 ۝۳۸۷
 ۝۳۸۸
 ۝۳۸۹
 ۝۳۹۰
 ۝۳۹۱
 ۝۳۹۲
 ۝۳۹۳
 ۝۳۹۴
 ۝۳۹۵
 ۝۳۹۶
 ۝۳۹۷
 ۝۳۹۸
 ۝۳۹۹
 ۝۴۰۰
 ۝۴۰۱
 ۝۴۰۲
 ۝۴۰۳
 ۝۴۰۴
 ۝۴۰۵
 ۝۴۰۶
 ۝۴۰۷
 ۝۴۰۸
 ۝۴۰۹
 ۝۴۱۰
 ۝۴

وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ حَضْرَتَ ابْنِ سَلَمَةَ كَتَبَتْ هِيَ كَيْدِي فِي حَضْرَتِ

عَائِشَةُ نَحْنُ كَأَن مُدَّتِ الْبَيْتِ
عِنْدَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ
مُسَدَّدًا لِرَأْسِهِ أَفْتَى عَصْرُ
أَوْبِيَّةٍ وَلَمْ يَكُنْ يَكْتُمُ مَا
الْتَمَسْتُ لَكَ لَا تَكُنْ رَضِي
أَوْبِيَّةٍ خِيَلْتُ خَسَسَ بَأْتِيهِ وَرَأَى
رَأَى أَوْ مُسَدَّدًا وَلَمْ يَكُنْ يَكْتُمُ
شَرَحَ الشَّعْرَ فِي بَيْتِهِ (الْمَوْصُولِ)

(مسلم)

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور کا مہر آپ کی بیویوں کے لئے بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا۔ پھر حضرت عائشہ نے کہا میں نے کہا نصف میں نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا نصف اوقیہ اور سب لاکر پانچ سو درہم ہوئے۔

بیویوں کے پاس رہنے کا وقت فقیر کرنا کیا

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حضرت سودةؓ کی عریب زیادہ ہو گئی تو انھوں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے اپنی باری کا دن عائشہ کو دے دیا۔ اس کے بعد آپ دو دن حضرت عائشہ کے پاس رہے۔ لگے ایک دن حضرت سودةؓ رہا اور ایک دن حضرت عائشہؓ رہی، اللہ عنہا کا۔

(بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی بشارتیں فرمائی تھیں کہ میں آپ کے وفات پانچ سو درہم کا حصہ بن جائیگی۔ کئی کو میں نے کس کے حصہ میں لکھا کہ میں آپ کے حصہ میں لکھی جاؤں گی۔

قَالَتْ لَكَ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ
حَدَّثَ سَاءَ وَكَانَ فِي بَيْتِ
عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى
سَقَرًا أَخْرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَائِلًا
خَرَجَ سَقَرًا لَمْ يَخْرُجْ بِهَا سَقَرَةٌ
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ
يَوْمَئِذٍ نَسَاءُ قَبِيلٍ وَيَقُولُ
اللَّهُ هُمُ هَذَا أَفْرَاقِي هُمَا أَمْلَأُ
فَلَا تَكُنِي فِي أَمْلَأُ وَلَا أَمْلَأُ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

(بخاری و مسلم)

اور آپ کا منشاء یہ تھا کہ حضرت عائشہؓ کی باری کا معلوم ہو جائے۔ آپ کی بیویوں نے آپ کی خواہش و رغبت کو محسوس کر کے اجازت دیدی کہ جہاں آپ کا چاہیے وہاں قیام فرمائیے۔ چنانچہ آپ وفات کے وقت تک حضرت عائشہؓ کے یہاں رہے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی باری مقرر فرماتے اور عدل سے کام لیتے اور فرمایا کرتے تھے اے اللہ! میں نے یہ باریاں مقرر کی ہیں یہ میری تقریر ہے اس چیز میں جس کا میں مالک ہوں اور جس چیز کا تو مالک ہے میں مالک نہیں اس چیز پر جو حقیر کو ملاست نہ کر۔ (ترمذی)

(ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی۔)

عَشْرَةَ نِسَاءٍ وَمَا لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الْحَقُوقِ

صحبتِ اختلاط اور عورتوں کے حقوق کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ
أَتَعْبُدُ بِالْأَنْبَاءِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ بِي صَلَاحٌ
يَلْعَنُ بَنِي إِسْرَءِيلَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَلَ
يَتَوَقَّعُ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنْهُ إِفْسَ
فَلَمَّا بَنِي إِسْرَءِيلَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
وَعَنْهَا قَالَتْ وَاللَّهِ وَقَدْ
رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَوَقَّعُ بَابَ عَجْرِ قِيٍّ وَالْحَقِيقَةُ
يَلْعَنُونَ بِالْجُلُوبِ فِي النَّسَبِ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَوْفِي بَرَكَاتِهِمْ لَا تَكْفُرُ الْحِلَّ
لَهُمْ مَا بَيْنَ الْأَرْحَامِ وَعَالِيَتِهِ
نَسَبٌ يَقُولُونَ مِنْ أَجْلِ مَعْنَى كُنُونَ
أَنَا نَبِيٌّ أَنْصَرِفُ قَاتِلُ دُونَا
قَاتِلُ الْجَارِيَةِ وَالْحَدِيدِ يَذَرُ النَّبِيَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (گھر میں سے) کھیلا
کرتی تھیں اور میری ہجوئیاں بھی میرے ساتھ
کھیلا کرتی تھیں۔ پھر جب آپ تشریف لاتے
تو میری ہجوئیاں آپ شرم کے سبب چھپ
جاتیں۔ آپ ان کو میرے پاس بچھڑاتے اور وہ
میرے ساتھ کیلیں۔ (بخاری و مسلم)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ میں نے نبی
صلعم کو دیکھا کہ آپ میرے گھر کے دروازے
پر کھڑے ہیں اور وحشی لوگ مسجد میں بیرون
سے کیل ہے میں اور جو فیصلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنی چادر سے پردہ کر لیا تاکہ میں بھی ان
کا کھیل دیکھوں۔ چنانچہ میں آپ کے پیچھے
کھڑی ہو گئی۔ اور آپ کے کان اور ہونڈے
کے درمیان سے کیل کو دیکھنے لگی اور آپ اس
وقت تک میری خاطر سے کھڑے رہے جب تک
کہ میں کھڑی رہی، اس سے تم اندازہ کر لو کہ

الْحَقُّ يُصَدَّقُ عَلَى النَّبِيِّ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ بِي
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا كُنْتُ عِزًّا
رَاحِيَةً وَإِذَا كُنْتُ عَجَزَةً
عَجَزِيَّةً؛ فَعَلْتُ بِنِ ابْنِ لُحَيْشٍ
ذَاكَ فَقَالَ إِذَا كُنْتُ عَجَزَةً
رَاحِيَةً فَإِنَّكَ تَقُولِينَ لِي لَا
وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتُ عَجَزَةً
عَجَزِيَّةً فَلَمْ تَكُنْ وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ
قَالَتْ لَنْتُ أَجَلَ وَاللَّهِ يَا
رَسُولُ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِذَا
اسْتَمَعْتُ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنِّي مِنْ أَهْلِ الْمَوْتِ بِبَيْنِ
إِنَّمَا قَاتِلُهُمْ مُلَاقًا وَ
أَنْظَرُهُمْ بِالْخَلْبِ. رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

ایک زوجہ ان کی جو کھیل تماشائی شائق ہو
کتنی دیر کھڑی رہ سکتی ہے۔ (بخاری و مسلم)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ ایک روز
رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا میں جانتا
ہوں کہ تم مجھ سے خوش ہوتی ہو اور کہ
ناواض میں نے عرض کیا آپ کیوں نہ ہوں
لیجئے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب تم مجھ سے
خوش ہو اور راضی ہوتی تو اس طرح کہہ کرتی
ہو یہ بات نہیں ہے مجھ کے پروردگار کی
قسم اور جب تم ناواض ہوتی ہو تو اس طرح
کہہ کرتی ہو، یہ بات اس طرح نہیں ہے
ابراہیم کے پروردگار کی قسم! حضرت عائشہ
کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم
یہ بات تمھیں کہ ہے میں صوف آپ کا نام
چھوڑ دیتی ہوں لیکن دل میں آپ کی
دہی جھپٹ رہی ہے، (بخاری و مسلم)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کو کامل وہ سلام
ہے جس کا خلق اچھا ہوا اور جہاں اہل
عیال پر بہت مہربان ہو۔
(ترمذی)

[illegible]

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مہاجرین و انصار کو ایک جماعت میں
شریف فرما تھے کہ ایک اونٹ آیا اور اس
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سید کہا۔ صحابیؓ نے عرض کیا
یا رسول اللہ! آپ کو بہانم رجا یا بھانوم
اور دست بجد کرتے ہیں ہم کو نہ بجاؤں
ایک سید کو نہ بجاؤں ہے پس نے فرمایا اپنے
پروردگار کی عبادت کرو اور میری کنیت
کرؤ۔ اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کو حکم دیتا تو
عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو
سجدہ کریں۔ ۱۰ اور عورت کا شوہر ہے حکم دے
کہ وہ روز رکے سہاڑے پتھر اٹھا کر
سیاہ پہاڑ پر لے جائے اور سیاہ پہاڑ سے
اٹھا کر سفید پہاڑ کی طرف لے جائے تو اس کو
ایسا ہی کرنا چاہیے۔ (داہمی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہیں کہ میں ان کو رسول
کو ذیل کیا کرتی تھی چاہے نفس کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہک رہی تھیں یعنی اپنے آپ کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی پر چھوڑ دیتی تھیں
چنانچہ ایک روز میں نے عرض کیا کیا کرتی تھیں
اپنے آپ کو وہ یہ کہہ کر سختی سے رہنمی اتنی ذیل

وَمَنْ أَتَعْلَمُ مِمَّنْ عَزَلْتُ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أَرَىٰ رَبَّكَ
إِلَّا يَسَارِعُ فِي هَوَايَ .
مُسْتَفْزِعٌ عَلَيْهِمْ . وَصَدَّقُوا بِمَا بِهِ
إِنَّمَا اللَّهُ فِي السَّمَاءِ وَكُرْهُهُ
قِصَّةُ حَبَّةِ الْوَدَّاعِ .

میں سکتی ہے) پھر جب یہ آیت نازل ہوئی
 کہ یٰحییٰ مِنْ نَّشْأَةِ رَبِّهِمْ وَنُوحٌ وَیْلَهُ
 مِنْ نَّشْأَةِ رَبِّهِ اِصْبَحْتَ مِنَ الْغَافِلِ فَلَا
 جُنَاحَ عَلَیْكَ یٰحییٰ اِنْ عَوْرَتُكَ مِنْ حَرِّ
 کُوْد (اے عیسیٰ تو چاہے علحدہ کر دے اور جس کو
 چاہے پہلے ہاتھ رکھ لے اور جن عورتوں کو
 تو نے ملیں وہ کر دیا ہے اگر ان میں سے کبھی کسی
 کو تو بلائے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں تو میں نے
 کہہ کر آپ کا پردہ دگا رہے ہیں رضامندی و اجازت
 کا حکم منسوخ ہو گیا) ربحاری و مسلم (اور جابر
 بن انس نے ذروۃ حجة الوداع کے واقعہ بیان

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سَهْوٍ قَالَتْ فَمَا بَقِيََ فَبَقِيَ
عَلَيَّ رَجُلِي فَلَمَّا خَلَعْتُ اللَّحْمَ
سَأَلْتُهُ فَبَقِيَ قَالُ هَذَا
بِئْسَ الشَّيْءُ
(سُورَةُ الْبُورَةِ)

حضرت عائشہؓ یہ کہتی ہیں کہ (ایک شخص) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی (ایک موقع پر) میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں دوڑتے (یعنی دوڑ میں) باہم مقابلہ کیا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تگے بکلی گئی۔ پھر جب میں فریاد ہو گئی (یعنی غصہ دراز کے بعد) تو پھر دوڑ میں اس اور اس دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے تگے بکلی گئے (اور آپ نے فرمایا) اس دوڑ کے پڑے میں ہے، (جس میں) تم بھی سے تگے بکلی گئے تھے (بخاری و مسلم)۔

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لَا هِلَالَ وَلَا نَخْلٍ بَيْنَكُمْ إِلَّا هِلَالِي وَإِقَامَاتُ صَاحِبِكُمْ قَدْ خُفِيَ رَحْمَةُ اللَّهِ بِذِي عَدُوِّ وَاللَّهِ رَجِيٌّ وَرَأَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي عَتَابٍ إِلَى قَوْلِهِ (رَأَاهُ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں بہتر آدمی وہ ہے جو اپنے اہل و عیال، اعزاد و اقرباء اور خدام کے ساتھ بہترین سلوک کرے اور اخلاق سے پیش آئے اور میں اپنے اہل و عیال میں تم سے بہترین ہوں اور تم میں سے جب کوئی شخص میرے حق پر کھڑا ہو تو میرا کھڑا ہونا میری اس کا ذکر ہونے کے ساتھ نہ کرو، (ترمذی، دارقطنی، ابی ماجہ) اسے ابی عباس نے یہ لاکھڑی تک روایت کی ہے،

الْخَلْعُ وَالطَّلَاقُ

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَلَقَّى عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَكَرَّتْ عِنْدَ هَاشِمَةَ قَتْلًا صَبِيًّا أَكَا وَخَفَصَةً إِنَّ ابْنَهُمَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَعَتْ رُفْقًا أَجَدَ مِنْكَ رَجُلٌ مَغَافِرَةً أَكَلَتْ مَغَافِرَةً فَذَكَرَ عَلَا أَحَدِي هَافَةً لَتْ كَذَابُ قَالَ لَا تَأْسَ شَيْئًا عَسَلًا

خلع اور طلاق کا بیان

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش (راہنی بیوی) کے پاس جلتے اور وہاں شہید کیا کرتے تھے۔ میں نے اسے اور خفصہؓ نے باہم مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں وہ آپ کے آپ کے منہ سے مغفیر کی پڑتی ہے، مغفیر ایک بوڑھا بچل ہوتا ہے جس کی بو شہد کے مشابہ ہوتی ہے آپ کا آپ سے مغفیر کہا گیا ہے؟ چنانچہ حسب معمول ان میں سے ایک کے پاس آپ تشریف لائے اور اس نے آپ کے یہی

عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَكَانَ أَحَدُهُمَا وَقَدْ خَلَعَتْ لَا خَيْرَ فِي ذَلِكَ أَحَدًا تَتَجَنَّبُ مَرْضَاتُ أَزْوَاجِهِ فَذَكَرْتُ لَهَا يَا هَاشِمَةُ لِمَ تَتَجَنَّبُ مَرْضَاتُ مَا أَحَلَّ لَكَ قَبْلَتِي مَرْضَاتُ أَزْوَاجِكَ (متفق علیہ)

عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں، زینب بنت جحش مجھ کے وہاں شہید ہلے اور اس میں بھی شہید نہ ہوں گا میں نے قسم کھالی ہے لیکن کسی کم کو اس کی خبر نہ دینا کہ میں نے شہید نہ کھانے کی قسم کھالی ہے تاکہ بیویوں میں سے کسی کو اس سے رنج نہ پہنچے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی يَا هَاشِمَةُ النَّبِيُّ لَمْ يَخْرُجْ مِمَّا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ قَبْلَتِي مَرْضَاتُ أَزْوَاجِكَ

یعنی نبی نے تو کبھی حرام کرتا ہے اس چیز کو اپنی بیویوں کو خوشنودی کے لئے جس کو خدا نے تیرے لئے حلال کر لیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَجَمُّعُ زَيْنُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ لِعِلَاقَةٍ وَلَا جَنَاحَ فِيهِ بِلَاقٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ فِيهِ عِلَاقٌ مَعْنَى (الرَّعْلَاقُ الْإِحْكَاقُ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ زبردستی کی حالت میں نہ تو طلاق واقع ہوتی ہے اور نہ ازدادی اگر زبردستی کسی سے طلاق دلائی جائے یا کسی غلام و لونڈی کو آزاد کرایا جائے تو یہ طلاق اور ازدادی درست نہیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَّاقُ الزَّوْجَةِ تَطْلِيقُهَا بِعِدَّةٍ كُنْهَا خِفَتَانِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے لونڈی کے لئے دو طلاق ہیں اور اس کی عدۃ نفیس۔ یعنی لونڈی کو دو طلاقیں ہیں تیسری طلاق کی

ری بنی شیبہ بعتہ فَمَّا ارَاَهَا
خَتَّى لَقِيَ اللَّهَ وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ
هُوَ اخُوْنُ يَاعِيْنِدُ بَنِي زَيْدَةَ
وَبَنِي اَجَلٍ اَنَّهُ وَلَدَ عَطَا بَنِي
اَسْبُو -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَعَنْهَا قَاتِلَتْ وَهَلْ عَلَيَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَاتَ يَوْمَهُ وَهُوَ مَسْرُورٌ فَقَالَ
أَخِي عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَ مَجْرُورًا
الْمُدْلِيحِينَ فَخَلَّ قَاتِلًا مَا
أَسَامَةُ وَزَيْدًا وَقَالَتْ لَهَا
قَطِيقَةٌ قَدْ غَلَبَتْ رُؤُوسَهَا
وَبَكَتْ فَاتَّخَذَ مِنْهَا حَقْلًا
إِنَّ هَذِهِ الْأَكْتَ تَدَارُ
بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہوئی اور آپ اس سے بہت خوش ہوئے۔
زید بن عارضہ یعنی اسامہ رضی اللہ عنہ کے بطنی تھے۔

(بخاری و مسلم)

وَأَلَا وَدَدْتُ أَنْ يَكُونَ عَيْنِي
الَّذِي بَيْنِي.

(ابن ماجہ - دائری)

اللِّعَانُ

لِعَانُ كَابِيَانُ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
عَبْسَةُ بَنِي إِسْحَقَ وَثَامِيْنُ عَقِيْدًا
إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي قَحْطَانَ
أَنَّ ابْنَ وَزَيْدَةَ زَمَعَةَ مَاتَتْ
فَأَقْبَضَهُ ابْنُكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُهُ
الْفَتْحِ أَخَذَ كُزَمَةُ فَقَالَ إِنَّهُ
ابْنُ أَخِي وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ زَمَعَةَ
أَخِي فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَخِي كَانَ
عَقِيْدًا إِلَى بَنِيهِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
زَمَعَةَ أَخِي وَلِابْنِ وَلَدَةٍ أَخِي
وَلَدَعَهُ بَرَابَهَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَقِيْدٌ
بَيْنَ زَمَعَةَ وَالْوَلَدِ وَلَقَدْ رَأَى
بَلْعَاهُ لِحْجُومًا قَالَ لَسَوْدَةُ
بَسْتُ زَمَعَةَ أَحْتَجِبُ مِنْهُ لَسَا

التَّفَقَّاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوكِ

غلاموں اور لونڈیوں کے حقوق اور تفقات کبیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مِنْكُمْ أَوْ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ مُسْلِمًا وَأَنْ يَحُدَّيْ ثَلَاثَ حُدُودٍ يُعْصَى بِأَحْصَانٍ فَإِنَّهُ يُؤْخَذُ وَتُرْجَلُ خَتَرٌ مُجَادِبًا بِالْوَطَنِ وَتُرْسَلُ لَهُ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَكْرَمَ مَوْتٍ أَوْ يُقْتَلُ نَفْسًا يُقْتَلُ بِهَا (متروکہ) أَوْ ذَا (الْحَدُودِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ عہد کی بیٹی منہ دے نبی صلعم سے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوسقیان رمیزا ہوسر) نہایت بخل آدمی ہے مجھ کو اس قدر نہیں دیتا کہ جو میرے اور میری اولاد کے مصارف کئے کئے کافی ہو۔ البتہ اگر اس کے مال میں سے بقدر ضرورت نکال لوں اس طرح اس کو اس کو غمزدہ ہو تو مصارف پوسے ہو جائے میں تو کیا یہ صورت جائز ہے؟ آپ نے فرمایا بقدر ضرورت اس کے مال میں سے لے لیا کر اپنے اور اس کی اولاد کے شرعی حق تک کے برابر خرچ کر لیا کر۔ (بخاری و مسلم)

النُّذُورِ

نذروں کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ذَنْبَ عَلَى مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَةٍ وَلَا تَقَارَرُ الْبُيُوتِ إِلَّا بِالْأَذَانِ وَالْأَذَانُ تَرْفَعُ (وَالْبُيُوتُ تَرْفَعُ) (نَسَائِي)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے غلک ناغوانی یا گناہ کی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں اور نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

الْحُدُودِ

شرعی مزلوں کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مِنْكُمْ أَوْ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ مُسْلِمًا وَأَنْ يَحُدَّيْ ثَلَاثَ حُدُودٍ يُعْصَى بِأَحْصَانٍ فَإِنَّهُ يُؤْخَذُ وَتُرْجَلُ خَتَرٌ مُجَادِبًا بِالْوَطَنِ وَتُرْسَلُ لَهُ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَكْرَمَ مَوْتٍ أَوْ يُقْتَلُ نَفْسًا يُقْتَلُ بِهَا (متروکہ) أَوْ ذَا (الْحَدُودِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کسی مسلمان کا جو اس امر کی شہادت دے کہ وہ پورا خدا کے سوا کوئی بھی عباد کے لائق نہیں ہے اور محمدؐ خدا کے رسول ہیں خون حلال نہیں ہے مگر ان تین باتوں میں سے ایک بات وقوع میں آئے پر اس کا خون حلال ہو جائے۔ ایک بات تو یہ ہے کہ نکاح کے بعد زنا کرنا اس صورت میں اس کو سنگسار کیا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑنے کے سبب لینی قتل و غارت گری کرے اور خدا اور رسول کے خلاف بناوٹ کرے اس صورت میں اس کو قتل کیا جائے یا سولی دیا جائے یا تیکر کیا جائے یعنی جرم کی جیسی نوعیت ہو تیسرے یہ کہ کوئی شخص کسی کو مار ڈالے اس کے بدلے میں اس کو بھی قتل کیا جائے (ابوداؤد)

قَطْعُ السَّرْقَةِ

چور کے ہاتھ کاٹنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مِنْكُمْ أَوْ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ مُسْلِمًا وَأَنْ يَحُدَّيْ ثَلَاثَ حُدُودٍ يُعْصَى بِأَحْصَانٍ فَإِنَّهُ يُؤْخَذُ وَتُرْجَلُ خَتَرٌ مُجَادِبًا بِالْوَطَنِ وَتُرْسَلُ لَهُ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَكْرَمَ مَوْتٍ أَوْ يُقْتَلُ نَفْسًا يُقْتَلُ بِهَا (متروکہ) أَوْ ذَا (الْحَدُودِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے کسی مسلمان کا جو اس امر کی شہادت دے کہ وہ پورا خدا کے سوا کوئی بھی عباد کے لائق نہیں ہے اور محمدؐ خدا کے رسول ہیں خون حلال نہیں ہے مگر ان تین باتوں میں سے ایک بات وقوع میں آئے پر اس کا خون حلال ہو جائے۔ ایک بات تو یہ ہے کہ نکاح کے بعد زنا کرنا اس صورت میں اس کو سنگسار کیا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑنے کے سبب لینی قتل و غارت گری کرے اور خدا اور رسول کے خلاف بناوٹ کرے اس صورت میں اس کو قتل کیا جائے یا سولی دیا جائے یا تیکر کیا جائے یعنی جرم کی جیسی نوعیت ہو تیسرے یہ کہ کوئی شخص کسی کو مار ڈالے اس کے بدلے میں اس کو بھی قتل کیا جائے (ابوداؤد)

بَحَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي ذَلِكَ
أَسْرِيهِمْ لَعَنَتْ زَيْنَبُ فَقَالَتْ
أَيُّ النَّاصِبِينَ بِهَا وَلَعَنَتْ فِيهِ
بِقِلَادَةٍ كَانَتْ عِنْدَ خَدِجَةَ
أَدْخَلَهَا بِهَا عَلَى أَبِي النَّاصِبِ
فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَى نَهَارَ رِحْلَةٍ
سَبَّحَ يَدَيْهَا وَقَالَ إِنَّ كَلَامَهُمْ
أَنْ تُطْلِقُوا نَهَارَ سَبَّحَ يَدَيْهَا وَ
كَلَامُهُمْ عَلَيْهَا الَّذِي رَحِمَهَا
فَقَالُوا أَلَمْ نَكُنْ مِنَ الَّذِينَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا
عَلَيْهِمْ أَنْ يَحْمِلُوا سَبِيلَ زَيْنَبَ
إِنْ يَدْعُو وَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بَيْنَ عَارِثَةَ
وَزَيْلَةَ مِنْ الْأَنْصَارِ وَقَالَ
صَلُّوا بِهَا بِطَلَبِ نَارِ حَقِّ
تَمَرٍ يَكُونُ زَيْنَبَ فَفَضَحَ هَا
حَقِّ شَانِيَا بِهَا
نَرَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ

کے بعد جب کفار مکہ نے اپنے قیدیوں کی
رہائی کا معاوضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس بھیجا تو زینبؓ رومین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی صاحبزادی نے اپنے شوہر ابوالعاص
کی رہائی کے لئے بھی مال بھیجا جس میں وہ اڑھائی
جو حضرت عمرؓ کے پاس تھا اور اس کو کہوں
نے زینبؓ کا نکاح کرتے وقت جہیز میں دیا
تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بار
کو بھی انور آپ پر رقت طاری ہوئی رومین
آپ کو حضرت عمرؓ کو دینا دے گئیں جس کے گلے
میں یہ بار تھا تھا، اور آپ نے صحابہؓ سے
فرمایا اگر تم زینبؓ کو تو زینبؓ کے قیدی کو بلا معاوضہ
مجھ دے دو اور زینبؓ نے جو مال بھیجا ہے اس کو
واپس کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہرے چنانچہ
ابوالعاص کو رہا کر دیا گیا اور جب وہ مکہ کو جانے
لگا تو اس سے عہد کیا کہ وہ زینبؓ کو مدینہ بھیجے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینبؓ عارثہؓ اور ایک
انصار کا بیٹا کو ابوالعاص کے ساتھ کر دیا اور ان کو
یہ ہدایت کردی کہ تم یمن نواح میں دو جگہ سے آٹھ
کوس کے فاصلہ پر ہے پھر سے رہنا جب زینبؓ ہاں
پہنچ جائے تو تم اس کے ساتھ رہنا اور عدنے آنا۔
(اتحاد الیوداد)

وَعَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَسْرَ
أَهْلَ بَيْتِهِ قَتَلَ عُقَيْبَةَ بْنَ أَبِي
مُعِيْطٍ وَالْقَتَنِ بْنَ الْحَارِثِ وَمَنْ
عَلَى أَبِي عَرَفَةَ وَأَبُو جُحَيْشٍ (زَيْنَبُ فِي
مَنْعُجٍ شَفَقَ)

حضرت عائشہؓ یہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب بدر کے لوگوں کو قید کیا تو
عقید بن ابی معیط اور قنن بن حارث کو قتل
کر دیا اور ابی غرہ بھی کو بلا معاوضہ مجھ دیا۔
(شرح السنہ)

الصلح

صلح کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي يَوْمِ
بَيْعَةِ الْيَاسَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخُوضُ
بِهَذِهِ الْأَنْهَارِ يَأْتِيهَا الْيَهُودُ إِذَا
جَاءَهُ الدُّوْنَاكُ يَمِيَا يَنْتَكُ
فَمَنْ أَقْرَبَتْ وَهَذَا الشَّرْطُ
مِنْهُمْ قَالَ فَقَدْ كَانُوا يَأْتِيَنَّكَ
حَكْلًا ثَمَّ يَطْلِقُهَا جِلْدًا وَ اللَّهِ
مَا سَسْتُ يَدَكَ يَدًا امْرَأَةً فَكَلَفَ
فِي الْعَبَا يَهُودَ -
(مَنْعُجٍ شَفَقَ)

حضرت عائشہؓ یہ عورتوں کی بیعت کے بارے
میں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
عورتوں کا جر بیعت کئے آتی تھیں اس آیت
سے متعلق دیکھتے تھے کہ آیا یہاں الْيَهُودُ
الْمُؤَنَّاكُ يَمِيَا يَنْتَكُ
الْمُؤَنَّاكُ يَمِيَا يَنْتَكُ
جس کے معنی ہیں اس میں عورتوں کی بیعت کیے جانے
میں ایسے ایسے جو عورتوں میں ان شرائط
کا جو اس آیت میں مذکور ہیں اقرار کریں تو آپ ان
سے فرماتے ہیں کہ تجھے سے بیعت لی اور آپ زانی
کلام فرماتے اور قسم سے عہد کیا آپ کے ہاتھ نے کبھی کسی
عورت کے ہاتھ کو بیعت میں نہیں چھوا۔ (بخاری مسلم)

الفیء

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْيَهُودَ

جو مال کفار بغیر جنگ ہاتھ آئے اس کا بیان
حضرت عائشہؓ یہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَتْ
بَطْنِيَّةً فِي الْحَوْرِ فَقَتَلَهَا لَعُونَةً
وَأَكَلَتْ مِلَّةً قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ
أَقْبَتْ يَتِيمٌ لِلْحَوْرِ وَالْعَبْدِ -
(سُؤَالَةُ ابْنِ كَثِيرٍ)

وسلم کے پاس ایک تھیل لایا گیا جس میں نیچے
بھرے ہوئے کتے آپ نے ان بچوں کو بیروں
اور لوٹروں پر تقسیم کر دیا حضرت عائشہ رضہ
کا بیان ہے کہ میرے والد ابو بکر رضہ آزاد اور
غلام دونوں کو تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

الْطَّحِصَةُ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحِبُّ الْحَلَاوَةَ وَالْعُلَّ - (بخاری)

کھانوں کا بیان

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بھی چیز کو بہت پسند کرتے
تھے اور شہد کبھی۔ (بخاری)

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدْرِي
أَهْلُ بَيْتٍ عَقِدَ لَهُمُ الشَّرُّ -

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ
فرمایا ہے کہ اگر اس گھر کے آدمی بھوکے نہیں رہتے
جس کے پاس گھجوریں ہوں اور ایک روایت میں

فِي رِوَايَةٍ قَالَ يَلْعَنُ عَائِشَةُ بَيْتَ
لَا تَعْمُرُ فِيهِ جَنَاحٌ أَهْلُهُ قَالَتْهَا
مَوْتَانِ أَوْ ثَلَاثَ تَرَاةٍ - (مسلم)

یہ لوہے کے عائشہ رضہ جس گھر میں گھجوریں نہ
ہوں اس کے آدمی بھوکے ہیں آپ نے دو مرتبہ
یا تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے۔ (مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَبِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْأَلُ الْقَبِيْطَةَ مَوْجَةً يَفْوَادِ
الْمَرْيَمَ تَذْهَبُ بِسُحْبٍ لِحْزُونِ -
(مُسْنَدُ عَائِشَةَ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں میرے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنہ سے تلبینہ
رستے اور دو دو سے تیار کیا ہوا حیرہ جس میں
شہد کبھی بعض وقت شامل کر لیا جاتا ہے
بیار کے دل کو سکون اور راحت بخشتا ہے اور

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي
بَحْوَةِ النَّارِ شِعَالًا وَآثَارًا لَهَا نَارٌ
أَوَّلُ الْبَحْوَةِ - (ترمذی)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِي
عَلَيْنَا اللَّهُ بِمَا نَدْفَعُ فِيهِ قَالَا
رَمَاهُمَا النَّيْمُ وَالنَّارُ إِنَّ
يُوقَى بِاللَّحْمِ - (مسند عیسیٰ)
وَعَنْهَا قَالَتْ مَا بَيْنَهُ الْوَحْدُ
يَوْمَئِذٍ مِنْ مُبَرِّقٍ إِلَّا وَاجِدٌ
هُمَا تَمَرٌ -

(مسند عیسیٰ)
وَعَنْهَا قَالَتْ تَدْفَعُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شِئْنَا
مِنْ الْأَسْوَدَيْنِ -

(مسند عیسیٰ)
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ
أَحَدُكُمْ لَبَنِي أَنْ يَذْكُرَ
اللَّهِ عَا مَلَاوَهُ تَقْبَلُ بِهِ اللَّهُ

بعض غول کو دوسرے کہتے۔ (بخاری و مسلم)
حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے عالیہ مقام کی عجرہ کبھی
شفا ہے اور اس کا بیج کے وقت کھانا نہار نہ
زہر کا تریاق ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں بعض مہینہ ہم پر
ایسا گر جاتا تھا کہ ہم اس میں آگ نہ جلاتے تھے
اور کھانا صرف گھجور اور پانی پرتا تھا اگرچہ کہیں
سے تھوڑا سا گوشت لایا جاتا۔ (بخاری و مسلم)
حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کے گھر کے آدمیوں نے کبھی دو دن تک
بلا رہے ہیں کہ وہی دن میں کھانے ان دونوں میں
سے ایک دن کی غذا گھجور تھی حتیٰ کہ بخاری و مسلم

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور ہم نے کبھی
دو سب سے چڑھ سے بیٹ نہیں بھرا یعنی کبھی
پیٹ بھر کبھی نہ کھائیں اور نہ پانی پیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کھانا کھائے گے اور
خدا کا نام بھول جائے تو اس کو پانی پر گریہ الفاظ
کہے ہیں اللَّهُ أَكَلَا وَلَا يَخْرُ - (ترمذی و ابوداؤد)

يَا عَائِشَةُ إِنَّ أَدْرَبَ اللُّغُونِ
بِئْنَ فَلْيُكَلِّمْكَ بِنَ الدِّمَارِ
الْوَالِكِ قَائِلًا وَمَجَابَةً الْا
غَنِيَاءُ وَلَا تَسْتَعْلِي تَوْبًا
تُرْقِيْعِيهِ رَدَّاهُ التَّوْبِيَّ اذْهَبْ
هَذَا اَعْدِيَّتُ عَرِيْبٍ لَا تَعْرِفُهُ
اَلَا بِنَ حَدِيْثِ صَلَاحِ بِنِ حَسَّانِ
وَقَالَ مَحْمُودُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ صَلَاحِ
بِنِ حَسَّانِ سَنَكْرَ لَمُحِيْدٍ يَبِ
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَوْبَانِ قَطْرَتَانِ عَلَيْهِ طَيَانِ
وَكَانَ اِذَا قَعْدَ فَعَرَقَ نَقْلًا
عَلَيْهِ وَقَدِمَ بَنَ مِنْ اَشَامِ
بِقَلَابِ اَلْيَوْمُودِيَّ فَقُلْتُ كَوِ
اَبْعَثْ اِلَيْهِ فَاَشْرَبَتْ مِنْهُ
ثَوْبَانِ اِلَى النَّبِيِّ قَا وَاسَلْ
اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُكَ مَسَا
مُتَوَكِّلًا اِذَا تَرَدَّدْتَ اِنْ تَقْدِرْ
بِمَا فِي عَقَالِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ تَقْدِ عِلَامِ

اور آخرت میں مجھ سے پرستش کی جاتی ہے
تو دنیا سے صرف اتنے جتنا کہ ایک سوار
کو کافی ہوتا ہے اور دولت مندوں کی
صحبت سے دُور رہ۔ اور اس وقت
تک کپڑے کو ٹیرنا سمجھ کر نہ بھیجنا کہ جب
تک وہ پونہ کے قابل ہے (ترقی) اور
ترمدی نہ کہ یہ حدیث عرب سے ہم میں
کو صالح بن حسان سے جانتے ہیں محمد بن
اسمعیل نے کہا صالح بن حسان منکر الحدیث ہے
حضرت عائشہ یہ کہتی ہیں کہ نبی سے اللہ
علیہ وسلم مقام قطر کے دو موٹے کپڑے
پہنے ہوئے تھے جب آپ زیادہ بیٹھے اور
پسینہ آتا تو وہ کپڑے بھاری ہو جاتے کہ
انہیں ایام میں کسی یہودی کے ہاں ملک
شام سے لے آئے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر آپ
کسی کو بچکر وعدہ فراغت پر یعنی مال
لے کر برا نہ لیتے ہم بھیجے کہ وعدہ پر دو
کپڑے لگا لیتے تو بہر ہوتا اپنا کچھ آپ نے
ایک شخص کو بھیجا۔ یہودی نے اس سے کہا
تمہارا ارادہ مجھ کو معلوم ہے تم جلتے ہو کہ
میرا مال راؤ ہمارے جاؤ۔ بظاہر ان الفاظ

اِنْ مِنْ اَتَقَاتُهُمْ اَذَا اَلَهُمْ
رَدَّاهُ التَّوْبِيَّ اذْهَبْ

کا مخاطب وہ شخص تھا لیکن حقیقت میں
اس سے مراد حضور تھے، اس شخص نے واپس
آکر یہودی کے الفاظ بیان کئے تو آپ نے فرمایا
وہ جھوٹا ہے اور آپ جھوٹ کو جانتا ہے اور
اس سے واقف ہے کہ میں تمام لوگوں سے زیادہ
خدا تعالیٰ سے ڈرتے والا ہوں اور مانتوں
کو خوبی کے ساتھ اور ان لوگوں (ترقی نہائی)
حضرت عائشہ یہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کئے سیاہ چادر تیار کی گئی۔ آپ
نے اس کو استعمال کیا جب پسینہ آیا اور اس کی
بوجھلی تو اس کو اتار دیا۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنِعَتْ
بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُورَدًا سَوْدًا قَلْبًا كَمَا
عَرَفْتُ فِيهَا وَحَدَّثَ بِرَجْعِ الصُّوفِ
فَقَدْ كُنْتُ رَمَدًا كَبْرًا وَدَاؤًا

حضرت عائشہ یہ کہتی ہیں کہ سلامت ابی
بکر رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئیں اس وقت ان کے جسم پر
باریک کپڑے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان کی طرف سے منہ سمجھ لیا اور فرمایا
اسرار! عورت جب بالغ ہو جائے تو مناسبت
نہیں ہے کہ اس کا کوئی عضو دیکھا جائے
مگر یہ اور اشارہ اپنے چہرے اور دونوں
اتھلوں کی طرف۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ عَائِشَةَ (أَنَّ اَسْمَاءَ
بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ وَهَلَتْ غِلَظُ ثَوْبِهَا
عَلَيْهَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا
بَسَابُ وَقَا فَاَعْرِضَ عَنْهَا
قَالَ يَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْءَ اِذَا
بَلَغَتْ الْحَيْضَ لَمْ يَصْلِحَ اَنْ
يُؤْتَى بِهَا اِلَّا هَذَا اَوْ اَشَارَ
اِلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ
رَدَّاهُ التَّوْبِيَّ اذْهَبْ

الْبَرِّ بِذِي وَآلُكَ وَالْمَوَدَّةِ
علاوہ دوسرے کے گھر کھڑے مارتی ہے۔

التصاویر تصویر کا بیان

وَكُنْ عَائِشَةَ ابْنِ أَبِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ
يَتَوَلَّى فِي بَيْتِهِمْ شَيْئًا فِيهِ
تَصَاوِيرُ إِلَّا لِقَصَصَهُ زَوْجَاهُ الْعَلِيَّ
وَكُنْ أَيْهَا أَشَارَتْ نَزْرَةً
فِيهَا تَصَاوِيرٌ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ
فَلَمْ يَدْخُلْ فَخَرَّكَتْ خِفَ
وَجْهَهُ أَنْكَرَ هَيْئَةً فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ أَنْ اللَّهَ تَوْبُ الْخَلِ
رَسُولِي مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا بَالُ هَذِهِ التَّمْرِ حَبِّ قَائِلَتْ
قُلْتُ أَشَارَتْ بِهَا لَكَ تَعْمَدُ
عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
أَفْخَا أَبْطَلَا السُّوَرِ يُعَلِّمُونَ
يَوْمَ أَنْبِئُوا وَيَقَالُ لَهُمْ أَجِبُوا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں کسی ایسی چیز کو نہ چھوڑا جس میں تصاویر ہوں یعنی سب کو مٹا کر دیا۔ (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہتی ہیں کہ انہوں نے ایک تکیہ خرید کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس تکیہ کو دیکھا تو گھر کے اندر داخل نہ ہوئے بلکہ باہر کھڑے ہوئے اس نے آپ کے چہرہ پر ناخوشی کے آثار پا کر عرض کیا یا رسول اللہ میں خدا اور اس کے رسول کی مخالفت سے تو یہ کرتی ہوں مجھے سے کیا گناہ ہوا آپ نے فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے میں نے عرض کیا اس کو میں نے آپ کے بیٹھے اور آرام پانے کے لئے خریدا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی تصویریں بنانے والے قیامت کے دن عذاب دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے تمہارا جو چیز تمہارے بنائے ہے ان میں جان والو اور ان کو زندہ کر دیکھو فرمایا جس گھر میں تصویریں

مَخْلَقَتُهُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي
الَّذِي يَصِفُ الصُّورَةَ لَأَنْتَ عِلَّةُ
الْمَلِكَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْهَا أَيْهَا أَكُنْتُ قَدْ أَخَذْتُ
عَلَى سَوَاقِهَا سِدْرًا فِيهِ تَصَاوِيرٌ
فَعَمَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخَذَتْ بِسِدْرِهِ ثُمَّ رَفَعَتْهُ وَكَانَتْ
فِي الْبَيْتِ تَجُولُ عَلَيْهِمَا مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ

وَعَنْهَا ابْنُ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي عَزَائِهِ
فَأَخَذَتْ نَسْطًا فَشَرَفَتْهُ عَلَى
الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ وَدَخَلَ الْبَيْتَ
فَعَدَّ بِهِ حَتَّى حَسَنَتْهُ ثُمَّ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ لَكُلِّ مَا مَرَّتَا أَنْ مَنَعَتْهَا
أَنْ تَجْزَا وَتَقُولَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشَدُّ النَّاسِ
عَذَابًا يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَذْيَانُ
يُضَاهِدُونَ بِخَلْقِي اللَّهُ مُتَّفَقٌ

میں فرشتے نہیں آتے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے اپنے گھر کے چبوترے میں طاق پر ایک پردہ والا جس میں تصویریں تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پردہ کو پھاڑ ڈالا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کپڑے کے دو تہیے لٹکے جو گھر میں رہتے تھے اور ان پر نیک لاکر بیٹھے تھے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ میں تشریف لے گئے میں نے آپ کے پیچھے ایک کپڑا لیا اور پردہ بنا کر اس کو دروازہ پر ڈال دیا جب آپ واپس تشریف لائے اور اس پردہ کو دیکھا تو اس کو کھینچ لیا اور پھاڑ ڈالا اور اس کے بعد فرمایا خداوند تعالیٰ نے تم کو یہ حکم نہیں دیا ہے کہ تم اسٹنڈ اور پتھر دل کو کپڑے پہنائیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن وہ لوگ سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے جنہوں نے پیدائش کے معاملہ میں خدا کی مشابہت کی ہوگی یعنی

عَلَيْهِ

تصاویر بنائی ہوں گی۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا
أَشْكَيْتُ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نَسَائِهِ
كُنْزُهُ يُقَالُ لَهَا عَائِشَةُ فَكَانَتْ
أَمْرًا سَلَمَةً وَأَمْرًا حَبِيبَةً أُنْتُ
أَرْضُ الْحَبِيبَةِ فَذَكَرَ كَرَامَتِي
خُبْرِي فَأَوْصَاوِي وَنُفَرَارِي
تَرَأْسُهُ فَقَالَ أَوُتَيْتُ إِذَا
مَاتَ فِيهِ عِلْمُ الرَّجُلِ الْمَشَاجِي
بَنُو عَمَلٍ قَبْرُهُ سَجْدَةٌ فَكَانَتْ
صَوْنَهُ وَأَفْئِدَتُهُ تِلْكَ الْعَوْنُ
أَوُتَيْتُ بِشَرِّ أَرْضِي اللَّهُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے تو آپ کی بیویوں میں سے
بعض نے ایک کنیز کا ذکر کیا جس کو کنیزہ ماریہ
کہا جاتا تھا اور جو حبشہ میں تھا اور آپ کی
بیویاں (ام سلمہ اور ام حبیبہ) حبشہ میں گئی تھیں
اور ان دونوں نے اس کنیز کے خوبصورتی اور
ان تصاویر کا ذکر کیا جو اس میں تھیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا: ان
لوگوں میں سے جب کوئی آدمی مرتا ہے تو یہ لوگ
اس کے اوپر سجدہ بنالیتے ہیں (یعنی عبادت نماز)
اور پھر اس میں ایسے ہی رنگ و رنگوں کی تصویر
بناتے ہیں یہ لوگ حقیقت میں بدترین خدا
کی مخلوق ہیں۔ (بخاری و مسلم)

الطَّبِّ وَالرَّقِيِّ طَبِّ اور منترول کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَتَوَقَّعَ مِنَ الْعَوِيِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ
خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوَهُمْ كَمَا دِيَاكُ نَظَرٌ بِسَمِ الْوَلَدِ
پڑھائیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہؓ اور رافع بن خدیجؓ نے
کہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ قَالَ الْحَبِيبُ مِنْ قَبْلِ
جَبَّتَهُ فَأَبْرَدُوهَا بِاسْتَاءِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

الْكَهَانَةِ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ
أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْكَهَانَةِ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْقَهْمُ لِيَسْأَلُوا خَاوِلًا رَسُولُ اللَّهِ
فَأَنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِأَنَّهُ
يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ كَلَامُهُ
بَيْنَ لَوْحِي خَطِيبًا الْبُحْرَى نِعْمَ هَا
فِي أَذُنِي وَبِهِ قَوْلُ اللَّهِ جَاهِلَةٌ
فِي خَلْقِهِ وَتَرَفُّعًا أَكْثَرُ مِنْ
بُتْلَانَةٍ كَلْبٍ بَنِي -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ۱
وَحَدَّثَنَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
الْبَدْعَةَ تَنْزِلُ فِي الْغُفَّانِ وَهِيَ

ہے بخار و وزخ کی بھاپ ہے تم اس کو پانی
سے ٹھنڈا کرو (یعنی ٹھنڈی دواؤں کے
پانی سے اطلاق پانی سے)

غیب کی خبریں دینا

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ چند لوگوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہوں کہ
بابت پوچھا کہ ان کی بتائی ہوئی باتیں عامار
کے قابل ہیں یا نہیں؟ آپ نے فرمایا وہ
کچھ نہیں ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ
ایسی بات بتاتے ہیں یا ایسی خبر دیتے ہیں
جو سچی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا وہ کافر و کافروں
ہے جس کو جہنم ایک سیڑھی ہے اور اپنے دوست
رکابین کے کان میں اس طرح ڈال دیتا ہے
جس طرح خرگوش دوسرے خرگوش کے کان میں
اور اپنے چال ہے پھر وہ کان میں آئی کافر و کافروں
میں سوسے زیادہ جھوٹی باتیں شامل کرتی ہے

ہیں۔ (بخاری و مسلم)
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ
فرشتوں کی ایک جماعت اُبریں اُترتی ہے

کھڑے ہوتے۔ (احمد۔ ترمذی)

سلام کا بیان

السَّلَام

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ بِرُؤُوسِهِ وَكَفَّ الْأُتَمَّ عَنْكَ اللَّهُ عَالِيَهُمْ وَرَعَاهُمْ فَقَالُوا أَلَا أَسَامُ عَلَيْكَ قَالَتْ بَلْ عَلِيٌّ أَسَامُ وَاللَّغْنَةُ فَقَالَ بَلْ لَغْنَةُ إِنَّ اللَّهَ وَفِيهِ مُحَمَّدٌ الْبَرُّ فِي الْأُمَمِ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ نَاعًا لَوْ قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكَ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْكَ وَكَلَّمَ يَذْكُرُوا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہود کی ایک جماعت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی اور کہا اَسَامُ عَلَيَّکُم دین تم کو موت آئے، میں نے ان کے جواب میں کہا بلکہ تم کو موت آئے اور تم پر لعنت ہو (یہود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ بخود نعا نری کرنا اور نری کو تمام امویں پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا آپ نے سنا نہیں انھوں نے کیا ہوا۔ آپ نے فرمایا میں نے ان کو جواب میں "علیکم" (یعنی تم پر بھی) کہہ دیا تھا۔ (بخاری و مسلم) اور بخاری کی روایت میں یلغنا میں کہ یہود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا "اَسَامُ عَلَیْکَ" تم کو موت آئے، ادا آپ نے فرمایا۔ اور تم پر بھی حضرت

اور باہم، ان کاموں اور باتوں کا ذکر کرتی ہے جو خدا کے ہاں مقدس رہی ہیں رحمن باتوں اور کاموں کا وقوع ہونے والا ہے اور توشہ تقدیر میں بھی ہیں اشیائیں ان باتوں کو سننے کے لیے کان لگائے رکھتے ہیں جب وہ کوئی بات سن لیتے ہیں تو کاموں کے کانوں میں جا ڈالتے ہیں اور کاموں ان باتوں میں سوجھوٹ اپنی طرف سے ملا کر بیان کر دیتے ہیں۔ (بخاری)

خواب کا بیان

الرُّؤْيَا

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ بِرُؤُوسِهِ وَكَفَّ الْأُتَمَّ عَنْكَ اللَّهُ عَالِيَهُمْ وَرَعَاهُمْ فَقَالُوا أَلَا أَسَامُ عَلَيْكَ قَالَتْ بَلْ عَلِيٌّ أَسَامُ وَاللَّغْنَةُ فَقَالَ بَلْ لَغْنَةُ إِنَّ اللَّهَ وَفِيهِ مُحَمَّدٌ الْبَرُّ فِي الْأُمَمِ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ نَاعًا لَوْ قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكَ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْكَ وَكَلَّمَ يَذْكُرُوا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہود کی ایک جماعت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی اور کہا اَسَامُ عَلَیْکُم دین تم کو موت آئے، میں نے ان کے جواب میں کہا بلکہ تم کو موت آئے اور تم پر لعنت ہو (یہود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ بخود نعا نری کرنا اور نری کو تمام امویں پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا آپ نے سنا نہیں انھوں نے کیا ہوا۔ آپ نے فرمایا میں نے ان کو جواب میں "علیکم" (یعنی تم پر بھی) کہہ دیا تھا۔ (بخاری و مسلم) اور بخاری کی روایت میں یلغنا میں کہ یہود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا "اَسَامُ عَلَیْکَ" تم کو موت آئے، ادا آپ نے فرمایا۔ اور تم پر بھی حضرت

لہ و رزق بن نوفل بن اسد بن عبد العزی حضرت عیوبہ الکبریٰ کے چچا زاد بھائی تھے انھوں نے جاہلیت میں دین سبھی اختیار کر لیا تھا۔ خود کی عبادت کرتے تھے اور بتوں کی پرستش سے نفرت کرتے تھے اور حضور کی نبوت کا اقرار کیا تھا۔

وَسَلَّمَ مِنْ قَاطِنَةِ مَهْمَتِ إِذَا
وَحَلَّتْ عَلَيْهِ قَاطِنَةُ إِذَا قَاطِنَةُ
يَسْبَحُهَا قَاطِنُهَا وَأَجْلَسَهَا فِي
تَحْلِيلِهِ وَكَانَ إِذَا حَلَّ عَلَيْهِ
قَامَتْ إِلَيْهِ قَاطِنَةُ فَتَحْلِيلُهَا
فَقَبْلَتُهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي تَحْلِيلِهَا
(در باب آلودگاہ)

مشاہد سولتہ فاطمہ کے کسی کو نہ پا ارسل تمام
اقوال میں حضرت فاطمہ زہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بہت زیادہ مشاہد تھیں، حضرت فاطمہ
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئیں تو آپ کھڑے ہوئے فاطمہ کا
ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لے ان کی پیشانی پر بوسہ
دیئے اور اپنی جگہ پر بٹھا دیئے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب حضرت فاطمہ کے ہاں اثر لیت
لے جاتے تو فاطمہ نہ کھڑی ہوئیں آپ کا ہاتھ
اپنے ہاتھ میں لے لیتیں اور آپ کے ہاتھوں پر
بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھائیں۔ (راہد اور
حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ ایک بچہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اس کا بوسہ لیا اور
فرمایا یہ اولادِ کل کا باعث ہے، یہ اولادِ نامردی
و بزدلی کا سبب ہے اور یہ اولادِ خدا کے بچوں
یا خدا کی نعمت ہیں یعنی اولادِ دیکھنے، انسان کو
بخیل اور نامرد بنا دیتا ہے، (شرح السنہ)

ہنسنے کا بیان

حضرت عائشہ زہرا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح خوب ہنسنے ہوئے

عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَائِشَةُ
يَا رُفِي وَبَالِكٍ وَالصَّغْتِ
الْفَحْشَى قَالَتْ أَوَلَمْ تَمْنَعِ مَا قَالُوا
قَالَ أَوَلَمْ تَمْنَعِي مَا قُلْتَ وَوَدَّ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَابُ فِي ذِمَّتِهِمْ وَلَا
يُحِبُّ حَبَابُ كُفْرًا وَفِي ذِمَّتِهِمْ وَلَا
يُحِبُّ حَبَابُ لَا تَكُونِي قَاطِنَةً
فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَحْشَى وَ
الْفَحْشَى

عائشہ نے نبی کے الفاظ میں کہہ کر تم کو
کہے تم پر خدا کی لعنت ہو اور تم پر غضب الہی
پاؤں میں آیا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا عائشہ زہرا! تم پر میری ہر قسم کی
درستی حضور زہرا اور میرے شریکی باتوں سے
اپنے آپ کو بچاؤ۔ عائشہ نے کہا آپ نے ان
کے الفاظ نہیں سنے؟ آپ نے فرمایا اور تم
نے میرے جواب کے الفاظ نہیں سنے ہیں
ان کے الفاظ کو انھیں پر تو دیا۔ میری دعا ان
کے حق میں قبول کی جاتی ہے اور ان کی دعا میر
حق میں قبول نہیں کی جاتی۔ اور تم میں ایک
روایت کے اندر یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے یہ فرمایا کہ عائشہ زہرا! تو یہ سورہ اور تم
بائیں نہ کرو اس نے کہ اللہ تعالیٰ بے حیائی کو پسند
نہیں فرماتا۔

المصاحفة العائفة مصافحہ اور مصافحہ کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ
أَحَدًا كَانَتْ أَشْبَهَ سَمْتًا وَحَدًّا
وَدَلًّا وَفِي رِوَايَةٍ قَدِ شَاءَ
كَلَامًا مِمَّا رَوَى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ زہرا کہتی ہیں کہ میں نے کسی کو
سیرت و عادات اور شکل و صورت میں، اور ایک
روایت میں یہ الفاظ بھی کہے کہ تم کو دعا ملا۔ میں
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ

قَالَتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا هَمَّ بِمَا
فَعَلْتُ وَاسْتَفْتَيْتُ -
وجہ ترمذی اور تبری مدد کرتے ہیں کہ عائدہ نہ

ہیں بھجوتے مسلمانوں کو شعاوی اور خود بھی
شفعاوی یا یعنی سکون و طمانیت حاصل کی و مسلم

الْغَيْبَةُ وَالْاِشْتِمَاءُ

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ أَنَّهُ قَامَ فِي
الْعَرَبِ بِرَجُلٍ قَدْ جَسَّ عَلَى النَّبِيِّ
سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيْثُ هُوَ
وَأَبْنَسَ إِلَى اللَّهِ قَلْبًا أَفْطَى إِلَى
قَالَتُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ كُنْتُ
كَذَا كُنْتُ تَلَقَّيْتُ فِي رَجُلٍ
وَأَبْنَسَ إِلَى اللَّهِ قَلْبًا أَفْطَى إِلَى
سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيْثُ هُوَ
وَأَبْنَسَ إِلَى اللَّهِ قَلْبًا أَفْطَى إِلَى
قَالَتُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ كُنْتُ
كَذَا كُنْتُ تَلَقَّيْتُ فِي رَجُلٍ
وَأَبْنَسَ إِلَى اللَّهِ قَلْبًا أَفْطَى إِلَى
سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيْثُ هُوَ
وَأَبْنَسَ إِلَى اللَّهِ قَلْبًا أَفْطَى إِلَى

مَدَامَا كُنْتُ حَتَّى آتَى وَبَشَّرَ لَوَدِدْتُ
إِنَّمَا كَانَ يَبْتَغِي -
وَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ -
نہیں دیکھا کہ آپ کا منہ کھل جاتا اور آپ
کا ناؤ نکل جاتا ہر ایک آپ اکثر تبسم فرمایا
کرتے تھے - (بخاری)

الْاِسَاءَةُ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّهِ وَسَلَّمَ
لَا يَقُولُونَ أَحَدًا كَوْنِي جَنَّتُ وَلَا كَيْفَ
يَقُولُونَ لَقَدْ رَفَعْتُ عَلَيْهِ
فَدَخَلَ عِدَّتِي آتَى هَرِيرَةً كَأَنَّهَا
أَبْنُ أَوْفَى فِي تَابِ الْإِبْرَةِ -
حضرت عائشہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی شخص مجی برا ہونے دیتے یا
مثلی ہونے اغیبت نفسی (میرا جی برا ہوا) نہ کہے
بلکہ لَقَدْ رَفَعْتُ نفسی کہے دکھائی و مسلم اور ابو ہریرہ
کی حدیث نو ذی ابن آدم کتاب الوکان میں بیان
کی گئی -

الشَّعْرُ

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَوْ كُنْتُ
فَأَنَّهُ أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ وَشَقِ
النَّبِيِّ - (مسند احمد) -
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَانَ
إِنَّ دَمْعًا أَفْطَى إِلَى اللَّهِ قَلْبًا أَفْطَى إِلَى
نَادَا لَحْتُ عَنِ اللَّهِ وَتَسْمُوهُ -
حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو قریش
کے لئے تیروں کے رقم سے زیادہ قیمت ہے (مسلم)
حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو حسانہ سے یہ فرماتے سنا
جب تک تو خدا اور خدا کے رسول کی طرف سے
مشرکوں کی جھوٹا مصلحت ہے کہ روح اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أُعَوِّدُكُمْ بِهِ (دو دنوں باتیں ایک شخص میں ہرگز
رَوَى الْيَبُوعِيُّ الْأَشْأَرُ الْقَسَّةَ جمع نہیں ہو سکتی۔ یہ مسند حضرت ابو بکر
فِي شُعْبِ الْإِسْقَابِ۔ نے اسی روایت بعض غلاموں کو آنا ذکر کیا اور
پھر شیخ نے اعلیٰ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر
عوض کیا آئندہ میں کبھی ایسا نہ کروں گا (یعنی)

الْبِرَّ وَالصَّلَاةَ

نیکی، احسان اور اقرار کے ساتھ سلوک کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ مَعْرُوفٌ
الرَّحِيمُ مُعَلِّمٌ بَانِعٌ شَرِّ تَقْوَى مَن وَصَلَتْهُ وَصَلَةُ
اللَّهِ وَمَن قَطَعَتْهُ قَطَعَهُ اللَّهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت عائشہ رحمہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ رحم عرش الہی میں
معتق ہے اور وہ علم کو پورے کہتا ہے کہ جو شخص
مجھ کو ملے گا یعنی رشتہ داری و قرابت داری کو
قائم رکھے گا اس کو اللہ تعالیٰ ملے گا اور جو شخص
مجھ کو قطع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قطع کرے گا۔

(بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَنَبِيٌّ مَعْرُوفٌ بَانِعٌ شَرِّ تَقْوَى مَن وَصَلَتْهُ وَصَلَةُ
اللَّهِ وَمَن قَطَعَتْهُ قَطَعَهُ اللَّهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت عائشہ رحمہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں جنت میں داخل
ہو تو میں نے وہاں قرآن پڑھنے کی آواز سنی۔
پوچھا یہ کون ہے جو قرآن پڑھتا ہے (فرشتوں
نے کہا عمار بن نعمان یہ ہے میں نے سنا صحابہ کے

میں یہ الفاظ ہیں کہ جن کی فحش کوئی سے ذکر
لوگ ان سے ڈر رہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رحمہ کہتی ہیں کہ میرے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا صغیر کی بابت
(یعنی اس کے عیب کی بابت) آپ کے سامنے آنا
کافی ہے کہ وہ ایسی ہے اور ایسی ہے یعنی وہ
پستہ قدم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس کے جواب میں فرمایا۔ تم نے ایک ایسا کلمہ

کہا ہے کہ اگر اس کو دریا میں ملا دیا جائے تو وہ
دریا پر غالب آ جائے۔ یعنی اس دریا کی حالت
کو بدل دے۔ مطلب یہ ہے کہ تمہارے نبی

کلمہ کی جب یہ حالت ہے کہ دریا کی حالت کو
بدل دے تو اس کے گناہ کا کیا مرتبہ ہوگا یعنی کسی
کی اتنی سی قیمت بھی ناجائز ہے۔ (تحریر مولانا ابوالحسن علی)

حضرت عائشہ رحمہ کہتی ہیں کہ حضرت ابو بکر
آپے کسی غلام پر بیعت کر رہے تھے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے آپ نے
حضرت ابو بکر رحمہ کی طرف دیکھا اور فرمایا تم نے
بیعت کر کے دلوں اور صدیقوں کو کھینچا دیکھا ہے
یعنی تم نے کسی ایسے مسلمان کو دیکھا ہے جو نہایت
تجربہ دار و بیعت بھی کرتا ہو (قسم ہے پروردگار

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسَيْتُمْ بَيْنَ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا
تَعْنِي: قَصِيْرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتُ
صَلَوْتُهُ كَوْمَنَ بِهَا النَّبِيُّ
لَمْ يَجِبْهُ۔

نَبَاةُ أَحْمَدُ وَالتَّبَرُّؤُ بِمَا وَابُو وَدَّ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَرَّ
لَنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيٍّ
بَكْرٍ وَهُوَ يَتْلُو بَعْضَ وَرَقِيْعِهِ
فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَقَالَ تَعَابَتْ يَدَايَ
وَجِدْتُ يَدَيَّيْنِ كَلَا وَرَبِّ الْعَصَا
فَأَعِنِّي أَوْ بَكْرٍ يُؤَيِّدُ بَعْضَ
وَرَقِيْعِهِ ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ

اِنْ يُّدْعَ اِلَى الْاِجْتِمَاعِ يَمْيَلْ
رَبُّوْهُ اِلَى شَرِّ الشَّيْءِ وَابْغَضَ
فِي شُعْبٍ اِلَى اَيُّهَا وَفِي تَرَايِهِ
خَالَ يَنْتُزِعُ فَرَاثِيْنِي فِي مَلَأَتُوْ
تَبَدَّلَ مَحَلَّتُ الْجَنَّةِ

دل میں یہ خیال پیدا ہو کر کہ حارثہ کو یہ درجہ
کیوں کم ملا ہے آپ نے اس کا سبب بیان کرتے
ہوئے فرمایا یہی ثواب ہے (راں باپ سے)
نیکی کرنے کا یہی ثواب ہے (راں باپ سے) یہی
کرنے کا۔ اور حارثہ بن نعمان (راں باپ کے ساتھ
بہت اچھا سلوک کرنے والا) حدیث شریف (تذیبی)

الْاِسْفَقَةُ وَالرَّحْمَةُ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَهُ
اَعْرَاجِي اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْقَبِلُوْا
اَلْعَبِيْثَاتُ فَمَا لَقَبْتَهُمْ فَقَالَ
اَلنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ
اَمْثَلُكَ قَتْلَ ابْنِ مَرْجٍ اَللّٰهُ مِثْلُ
قُلْتُ اَلرَّحْمَةُ

شفقت و رحمت کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور
رہسایہ کو بچوں کو پکارنے اور چوستے دیکھ کر کہا
کیا کہ بچوں کو جوستے ہو تم نہیں چرتے۔ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اس پر قادر
ہوں کہ تیرے دل سے خدا نے جو رحمت نکال
لی ہے، میں اس کو پھر تیرے دل میں رکھ دوں
(راخانہ وسلم)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَهُ نَجْشِي
وَمَرَأَتَا وَبَنَاتَا ابْنَتَانِ لَهَا
فَمَا لَبِئْتُ فَلَمْ يَجِدْ عَشِيْرَتِي
عَائِدَتِي وَاجِدَةً فَأَعْطَيْتُهَا
اِقْبَاهَا فَفَسَدَتْهَا اِبْنِي ابْنَتِي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک عورت
میرے پاس آئی جس کے ساتھ اس کی دو
بیٹیاں بھی تھیں۔ مجھ سے اس نے سوال کیا
میرے پاس صرف ایک گھوڑا ہے وقت تنہی
وہی میں نے اس کو دیدی میں نے اس کو گھوڑا

وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ
فَحَرَّتْ ذَنْبَ كُلِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ فَقَالَ
مَنْ اَبْنِي مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ
يَنْتَحِقُ فَاَحْسَنُ اَلْيَحْيَى كُنْ
لَمْ يَسْأَلْ اَبْنِي اَبْنِي -
(رَضِيٌّ عَلَيْهِ)

وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ مُعَلَّرٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ عَائِشَةُ جَبْرِيْلُ مُوَسِّعِي
بِالْحَيَاةِ حَتَّى قُلْتُ اَنْتَ
مُوسِّعِي وَكُنْ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

الحب

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آدمی آدمی دونوں بیٹوں میں تقسیم کر دیا
اور خود اس میں سے کچھ نہ کھایا۔ پھر وہ اٹھی
اور باپ پر چلی۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے میں نے واقعہ بیان کیا آپ نے
فرمایا جو شخص ان دو بچوں کے ساتھ آرائش
میں مبتلا کیا جائے (یعنی جو بیٹوں کی وجہ سے
محبوبیت و محبت میں مبتلا ہو) اور وہ ان
بیٹوں کے ساتھ احسان و سلوک کرے تو یہ

بیٹیاں اس کے لئے دوزخ کی آگ کے سامنے
پرودہ ہوں گی یعنی بکود دوزخ سے بچائی، بکھاری، بکھار
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل
ہمیشہ مجھ کو ہمسایہ کا حق ادا کرنے کی ہدایت کرتے
رہتے تھے یہاں تک کہ میں نے یہ خیال قائم کر لیا
کہ جبریل علیہ السلام پر وہی کو وارث قرار دینے
یعنی ایک ہمسایہ کو دوسرے ہمسایہ کا وارث
بنادیں گے۔ (بخاری و مسلم)

محبت کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے روحیں جسموں میں داخل

اَلَا دَوَّاحٌ جُوْدٌ مُجَنَّدٌ لَا حَسَمًا
تَعَارَفَ بَيْنَهَا اِثْنَانٌ وَمَا تَنَازَرَا
بَيْنَهَا اِخْتَلَفَ رِيْثَانُهَا وَارْعَا
وَرَدَاكَ اَسْلَمٌ عَلَيَّ اِنْجِيْ حُزْنِيْ وَرَدَا
کے چلنے سے پہلے ایک جمیع فکر کے مانند تھیں
پھر ان کو جنہوں میں داخل کر کے متفرق کر دیا گیا
پھر جو رد و میں کر کہ جنہوں میں داخل کئے چلنے
سے پہلے آپس میں مانوس تھیں (اب بھی)
آپس میں مانوس ہیں اور باہم الفت رکھتی ہیں
اور جو رد و میں اس وقت انجان و نا مانوس
تھیں وہ آپس میں راب بھی، اختلاف رکھتی
ہیں۔ (دہلوی) دیکھئے اسے ابو ہریرہؓ سے
روایت کیا ہے۔

اَلتَّهَاجِرُ وَالَّتَّقَالُحُ لِوَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

ترک ملاقات انقطاع دوستی اور عیب جوئی کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ لَا
يَكُونُ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَتَجَوَّزَ مُسْلِمًا
قَوْفٌ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ يَتَقَالَحَ عَلَيْهِ سَلَمٌ
عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَوَاقِفٍ كُلِّهَا اِلَّا
لَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ فَقْدٌ يَبْلُوْهُ بِاَسِيْهِ
(ترمذی ابو داؤد)

کو سلام کرے، وہ جواب نہ دے تو دوبارہ
سلام کرے اب بھی جواب نہ دے تو تیسری
بار سلام کرے اگر اس مرتبہ بھی اس نے جواب

نہ دیا تو اس کا گناہ اس کے ذمہ ہوگا۔ (ابو داؤد)
حضرت عائشہؓ یہ کہتی ہیں کہ آنحضرتؐ کی بیوی
صفیہؓ کا کا اوٹ پیار ہو گیا اور زینبؓ یہ
راحم المؤمنین کے پاس ان کی ضرورت سے
زیادہ سوا رہی تھی، رسول خدا ﷺ علیہ السلام
نے فرمایا زینبؓ تم صفیہؓ کا پرانا اوٹ
دیدو۔ زینبؓ نے کہا میں کھلا یہ اوٹ
اس یہودیہ کو دوں گی (یعنی سرگزند دوں گی)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے ناراض
ہوئے اور ذی الجرح، محرم اور کچھ دن باوجود صفر
کے اس نے آپؐ کو بلوایا کہ ان کے گھر نہ
گئے۔ (ابو داؤد) اور معاذ بن اس کی
حدیث متن صحیح الخ شفت و رحمت کے
باب میں بیان کی گئی۔

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

نرمی حیا اور حسن خلق کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ إِنَّ
اللَّهَ يُرَفِّقُ بِحَبِيبِ الرَّفِيقِ وَيُلَاحِظُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے کسی مسلمان کو یہ بات روا
نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان
بھائی سے خفا رہے اور اس کو کچھ بولے جب وہ
مسلمان جو اس سے خفا ہے کہیں لے تو وہ اس
کو سلام کرے، وہ جواب نہ دے تو دوبارہ
سلام کرے اب بھی جواب نہ دے تو تیسری
بار سلام کرے اگر اس مرتبہ بھی اس نے جواب

کرتے والے اور دین کو ہمیشہ روز رکھنے والے
شخص کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ (ابو داؤد)
حضرت عائشہؓ دیکتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ! تو نے
میری پریدان کو بچھا کیا میرے خلق کو بھی بچھا
بنا۔ (اتھر)

حضرت عائشہؓ دیکتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے جن گھروالوں کے لئے
خداوند نے نئی کو پسند کرے اس کے ذریعہ ان
کو نفع پہنچا ہے اور جن گھروالوں کو نئی سے
محروم رکھے ان کو اس کے سبب ضرر پہنچا ہے۔
(زیبہی)

ظلم و ستم کا بیان

حضرت معاذؓ یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت
عائشہؓ کو کہا کہ تم مجھ کو ایک نیک لکھو جس میں
مجھ کو نصیحتیں تحریر کرو اور زیادہ طویل نہ لکھو
عائشہؓ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا مجھ پر سلام
ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو
شعور خداوند پر بزرگ و برتر کی بضابطہ کرے
اور ان کو لے کر غیظ و غضب اور ناراضگی کی پروا

بِعَیْنِ خَلْقِهِ وَرَجَعَهُ نَأْمَ الْفَلِی
وَصَاحِبِ الْبَغَاوِ (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّهُمْ تَحَنَّنَتْ خَلْقَهُ
فَأَخْبَنَ خَلْقَهُ (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يُؤَيِّدُ اللَّهَ بِأَهْلِ بَيْتِهِ فَمَا
إِلَّا تَقَعَهُمْ وَرَأَى بِحُجْرِهِمْ إِيَّاهُ
إِلَّا ضَرَبَهُمْ رَدَّاهُ إِلَيْهِمْ فَوَجَّهَ
شُعْبَ الْإِيمَانِ -

الظلم

وَعَنْ سَائِدَةَ أُمِّ الْكَلْبِ
إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْكَلْبِ الْحِ
بِأَنَّهَا تَوَصَّيْتِي بِهِ وَكَذَلِكَ تَوَصَّي
فَكَتَبْتُ سَلَامَ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ
فَإِنِّي تَجَمَّعْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ابْتَسَى
رَجُلٌ خَلْقَهُ بَحْطِطَ أَمَّا سَبْ

و مہربانی پر وہ چیز عطا فرماتا ہے جو دوستی
و سختی پر عطا نہیں فرماتا نہ اور کسی چیز پر
نئی و مہربانی کے سوا چیزوں میں سے نہ سلم
اور سلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ
سے فرمایا نئی کو پہنے اور لازمی کھجور سختی
دوستی اور یہ خیال سے اچھے آپ کو بچاؤ
اس لئے کہ جس چیز میں نئی ہوتی ہے وہ نئی
اس کی نسبت کے باعث ہوتی ہے اور جس چیز
میں سے نئی نکال لی جاتی ہے وہ عیب دار
ہوتی ہے۔

حضرت عائشہؓ دیکتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ
و سلم نے فرمایا جس شخص کو نئی میں سے حصہ
دیا گیا اس کو نہ اور آخرت کی بھلائی عطا کی
گئی ہے اور جس شخص کو نئی سے محروم رکھا گیا
اس کو نہ اور آخرت کی بھلائی سے محروم رکھا
گیا۔ (شرح السنہ)

حضرت عائشہؓ دیکتی ہیں میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ مومن
و کامل / اپنی خوش خلقی کے ذریعہ رات کو عبادت

عَلَى الْوُفْقِ مَا لَا يُعْطَى عَلَى
الْوُفْقِ مَا لَا يُعْطَى عَلَى الْعَمَلِ
وَمَا لَا يُعْطَى عَلَى مَا سِوَاهُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ
وَقَالَتْ يَا رَبِّ إِنَّهُ قَالَ يَا رَبِّ
عَلَيْكَ يَا رَبِّ فَنِي وَإِيَّاكَ وَ
الْعُصْفَ وَالْعُصْفَ إِنَّ الْوُفْقِ
لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ
وَلَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا
شَانَهُ -

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
الرَّبُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ
أَعْطِيَ حَقَّهُ مِنَ الْوُفْقِ
أُعْطِيَ حَقَّهُ مِنَ خَيْرِ الدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ وَفِي حَقِّ حَقِّهِ مِنَ
الرَّبِّ حَقِّ حَقِّهِ مِنَ خَيْرِ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ - رَوَاهُ فِي مَرْجَعِ النُّبُو

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَجَمَّعْتُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيْسَ رَافِقَ

بندوں اور خدا کے درمیان کئے گئے مہول گمبے
نامہ اعمال خدا کی مرضی پہلے آپ پر خدا
کے اور چاہے اس کو بخشنے۔ (ابوبکر)

دل کو نرم کر نیوالی حدیثوں کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: دُنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا ر آخرت میں، گھر نہیں اور مال اس شخص کا ہے جس کا آخرت میں مال نہیں۔ اور مال وہی شخص جمع کرتا ہے جس میں عقل نہیں۔
(احمد، بیہقی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہمارے اہل ایک پردہ تھا جس پر پردہ بندوں کی تصویریں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ کر فرمایا عائشہ! اس کو بدلو۔ اس نے کہا کجب میں اس کو دیکھتا ہوں دنیا یا دہائی ہے (احمد)

الفقراء وما كان من عيش النبي صلى الله عليه وسلم

فقر کی فضیلت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الرِّقَاق

وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدُّنْيَا قَدَامُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَوَعَالَ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَكَأَيُّهَا يَجْعَلُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ رِزْقًا أَجْمَلًا وَالْبَرَاءَةُ خَيْرٌ شَعْبًا إِلَّا قَلِيلًا۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَارَسُ بِطَرِيقِ قَعَانِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَابُ بِتَحِيَّةٍ كَانَتْ فِي إِفْرَاقِيَّةٍ فَاكْرَمْتُ الدُّنْيَا رَهْمَةً أَجْمَلًا۔

نیکو خداوند تعالیٰ اس کی مدد سے کمالی مقام پر اور لوگوں کی اذیت و سختی سے اس کو بچاتا ہے یعنی لوگوں کو بھی اس سے رہنمی کر دیتا ہے اور جو شخص لوگوں کی رضا مندی کا چاہتا ہو اور خداوند تعالیٰ کے غیظ و غضب اور عتاب کی پروا نہ کرے اس کو خداوند تعالیٰ لوگوں کے حوالے کر دیتا ہے۔ اور اسلام ہو چھوڑ کر ترک کرے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: دُنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا ر آخرت میں، گھر نہیں اور مال اس شخص کا ہے جس کا آخرت میں مال نہیں۔ اور مال وہی شخص جمع کرتا ہے جس میں عقل نہیں۔ خداوند تعالیٰ ہمیشہ ان لوگوں کو خداوند تعالیٰ کے حوالے کر دیتا ہے جو خداوند تعالیٰ کے غیظ و غضب اور عتاب کی پروا نہ کرے اس کو خداوند تعالیٰ لوگوں کے حوالے کر دیتا ہے۔ اور اسلام ہو چھوڑ کر ترک کرے

كَذَلِكَ اللَّهُ مُؤْتِمِدٌ النَّاسِ وَمَنْ يَتَمَسَّ رِجْلِي النَّاسِ يَسْقُطْ اللَّهُ وَكُفْلَهُ الْخَلْقِ النَّاسِ وَرَسُولُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَأَاهُ يَوْمَئِذٍ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّارَ وَمِنْ ثَلَاثَةِ دُفْعَانِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ إِلَّا شَرَّ النَّاسِ يَا اللَّهُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَوَلَّى رَأَاهُ يَوْمَئِذٍ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْبَرَاءَةَ رِيَاءًا يَتَمَسَّ رِجْلِي النَّاسِ يَسْقُطْ اللَّهُ وَكُفْلَهُ الْخَلْقِ النَّاسِ وَرَسُولُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَأَاهُ يَوْمَئِذٍ

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى أَشْرَارِ النَّاسِ

(مرقاۃ الدارمی)

toobaa-elibrary.blogspot.com

مَجْمَعٌ رُؤُوسُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدُّ لِحُجَّتِ النَّاسِ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَقَّاءَ عَزَاءَ عَزَاءٍ
قُلْتُ فَادْعُوا اللَّهَ الرَّبَّالْ
كَاتِلَا تَجْعَلُوا نَظْرَ بَعْضِهِمْ
إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ
الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ
بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ مُتَّقِينَ عَلَيْهِ (بخاری و مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا
ہے، قیامت کے دن لوگوں کو کھٹے پاؤں۔
برہنہ میں اور بے عتد جمع کیا جائے گا میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ! عورتوں اور مردوں
سب کو ان میں سے ایک دوسرے کو دیکھنے کا
آپ نے فرمایا عائشہ! موقع اس سے زیادہ
ہونا کہ ہوگا کہ لوگ ایک دوسرے پر نظر ڈالیں۔
(بخاری و مسلم)

الْحَبَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيزَانِ

حساب قصاص اور میزان کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَيْسَ أَحَدٌ يَحْجُجُ سَبَّ كُفْرٍ
الْقِيَمَةُ إِلَّا هَلَكَ قُلْتُ أَفَإِنْ
يَقُولُ اللَّهُ قُتِلَ يَحْمَدُ
حَسْبُكَ يَزِيدُ فَقَالَ (لَمَّا
ذَلِكَ الْعَرَضُ وَلَكِنْ مَوْثُ
نُوحُشٌ فِي الْحَسَابِ بِمَلَكٍ
مُسْقٍ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ، کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن جس سے حسرت
کیا جائے گا، ایک ہوگا کہ میں نے عرض کیا خداوند
تعالیٰ نے کیا یہ نہیں فرمایا ہے کہ قَسْوَتْ
يَحْمَدُ سَبَّ يَحْمَدُ يَزِيدُ (یعنی قریب ہے
کہ حساب کیا جائے گا آسان حساب) آپ
نے فرمایا یہ آسان حساب مرث پیش کرنا اور
بیان نہیں ہے کہ اس میں کسی قسم کا ناقص نہ
ہوگا لیکن جس سے حساب میں ناقص کیا جائیگا

خِالِ تَاكْمَرِيَا كَمُبْتِ پَر سَتِي كَا خَا تَمِه
ہونے والا ہے (اور یہ کہ آئندہ کبھی بیت پر تکی
نہ ہوگی) آپ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا جب
ایک خدا اپنے کما پھر خداوند ایک خوشبودار
ہوا کی سیج کا جو ہر اس شخص کو فنا کرے گی
جس کے دل میں باری بڑا بری بھی ایمان ہوگا اور
مرث وہ شخص باقی رہ جائیگا جس میں نیکی
نہ ہوگی۔ آخر یہ لوگ اپنے بالہل کے دین
کی طرف لوٹ جائیں گے۔ (مسلم)

كُلُّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ
يُحْشَى لِحَقَائِقِهِ تَنْ حَوْذِلِ
مِنْ اِيْمَانٍ قَلْبِي مَن لَّكَ
نَحْوُ حَيْثُ فَا يَنْجُو مِنَ الْخِ
دِينِ اَبَا شَهْمٍ
(مسند ابی شہم)

التَّفَحُّ فِي الصُّورِ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ حَوَالِهِ يَوْمَ يُبْدَلُ الْأَرْضُ
عَنِ الْأَرْضِ رَجَبٍ وَالْمَمْلُوكَاتِ
فَأَبْنُ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ
قَالَ عَلَى الصِّبْطِ
(مسند ابی شہم)

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق پوچھا
يُبْدَلُ الْأَرْضُ مِنْ عَزْوَاضٍ وَالْمَمْلُوكَاتِ
(یعنی اس روز کو زمین کو دوسری زمین میں
تبدیل کر دیا جائے گا اور آسمان کو دوسرے
آسمانوں میں) یہ پوچھا کہ لوگ اس روز کہاں
ہونگے؟ آپ نے فرمایا کہ پل مرا پر۔ (مسلم)

حشر کا بیان

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے

الْحَشْرِ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

وہ ہلاک ہوگا۔ دیکھائی دے گا۔

حضرت عائشہؓ دیکھتی تھیں کہ کچھ کدو روخ کی آگ یاد آگئی اور میں رو رہی۔ رسول خداؐ نے جو چاہیں روٹی ہونے میں نے عرض کیا اور کی آگ یاد آگئی اور میں رو رہی۔ کیا قیامت کے دن آپ اہل دیہات کو یاد رکھیں گے، رسول اللہؐ نے فرمایا تین مقامات ایسے ہیں جہاں کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا ایک تو میزان اعمال پر جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کے نام اعمال کا پتہ بھاری رہا یا ہلکا۔ دوسرے اعمال نامے انھوں میں حوالہ کئے جانے کے وقت جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ پیچھے سے یا اس نامہ دہائی یا اٹھ دہائی یا پانچ دہائی میں اور جب کہ دہائی یا اٹھ دہائی میں اعمال نامہ پانے والا خوشی سے) یہ کہے کہ آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو۔ میرے بل مراد کے قریب جبکہ بل مراد کو بہت کم پست پر رکھا گیا اور او (وہ)

۱۔ اعمال نامہ اس طرح حوالے کیے جاتے ہیں کہ میرے ہاتھ کو روخ میں سے چاکر پست کی طرف نکالا جائے گا۔ ۲۔ اور بائیں ہاتھ کو بائیں سے نیچے نکال کر پست کی طرف نکالا جائے گا اور پست کی طرف سے انھوں میں اعمال نامہ دیئے جاتے ہیں۔ ۱۲۔ ترجمہ

تَحِيَّاتُ خَائِشَةٍ قَالَتْ سَلِّمُوا

تَرْجَمَةُ فَخَدَّيْ بَيْنِي يَذْكُرُ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا

رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَسْكُونٌ بَيْنَ

يَذْكُرُ بَيْنِي وَتَحِيَّاتُ خَائِشَةٍ

تَعْمُوْنِي وَأَنْتُمْ مَعَكُمْ وَأَنْتُمْ

فَلَيْتَ أَنَا بَيْنَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ

يَوْمًا يَمُوتُ يَحْتَسِبُ تَحِيَّاتُ خَائِشَةٍ

وَعَصْوَلُكَ وَصَدَّ بَوْتُكَ وَعَقَا

إِيَّاهُمْ فَإِنَّكَ تَعْقِلُكَ بِأَكْثَرِ

بِقَدْرٍ ذَلِكُمْ يَوْمَ تَكُنْ كَقَدْرٍ

لَكَ وَلَا تَعْقِلُكَ وَإِنْ تَكُنْ

عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَدَعَا ذَنبَهُمْ

كَانَ فَخَدَّيْكَ وَنَحْوَانِ

عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَخَدَّيْكَ وَنَحْوَانِ

أَخَذَ مِنْهُمْ نِكَاحَ الْفَضْلِ فَتَحَى

النَّوْجِلَ وَجَعَلَ تَحِيَّاتُ خَائِشَةٍ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَمَّا تَحَى فَأَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَ

نَفَعَ الْوَارِثِينَ الْفَيْضُ يَوْمَهُ

حضرت عائشہؓ دیکھتی تھیں کہ ایک شخص آیا اور رسول اللہؐ کے اٹھنے کے سامنے بیٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس غلام ہیں یہ غلام مجھے سے توجہ دیتے ہیں میرے امیر ہیں خیر کرتے ہیں اور میرے احکام کی نافرمانی کرتے ہیں اور میں ان کو دینا بڑا جھلکا ہوا ہوں۔ اور ان کو دینا بھی جھلکا ہوا ہے قیامت میں ان کے سبب میرا کیا حال ہوگا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو ان غلاموں کی خیریت نافرمانی اور جھوٹ کا اور جو سزا تو نے ان کو دی ہے اس کا حساب کیا جائے گا۔ اگر تیری سزا ان کے لئے ہوں گے برابر ہے تو معاملہ برابر برابر ہے یا داعی نہ تجھ کو ٹاپے گا اور نہ ان کو غلاب اور اگر تیری سزائیں ان کے لئے ہوں گے کم ہوں گی تو ان کے لئے جہنم کی زیادتی کا چوکھڑا ہے یا داعی۔ اور اگر تیری سزائیں ان کے لئے ہوں گے زیادہ ہوں گی تو تجھ سے ان غلاموں کے لئے بدلہ لیا جائے گا۔ یہ سن کر وہ شخص اللہ جا بجا اور روزانہ شروع کیا رسول اللہؐ نے اس سے فرمایا کہ میں نے خداوند بزرگ و برتر کا یہ ارشاد نہیں سنا ہے کہ فَخَدَّيْكَ الْفَيْضُ يَوْمَهُ

رُؤْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى

وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَأَبِي

أَبْنُ عَجَّاسٍ كَتَبَ بَعْضَ قَدِّ

قَسَّالَهُ عَنْ كَيْفَ تَنَكَّبَتْ

حَتَّى جَاءَتْ بِشَهَةِ الْخَلِجَانِ

فَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَا بْنِ ابْنِ

حَاشِيَةَ فَقَالَ كُتِبَ ابْنُ اللَّهِ

تَعَالَى تَنَكَّبَتْ رُؤْيَتَهُ وَكَانَ

بَيْنَ مُتَعَدِّدٍ وَمَوْصِيٍّ تَكَلَّمَ

مَوْصِيٍّ بِرُؤْيَيْهِ وَبِرَأْيِ الْخَلِجِ

مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوقٌ قَدْ

عَلِيَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ هَلْ رَأَى

مُحَمَّدٌ رَأْيَهُ فَقَالَتْ لَقَدْ

تَكَلَّمَ بِرَأْيِهِ قَدِّ قَالَهُ سَعْدُ

قَالَ مَسْرُوقٌ لَقَدْ خَرَّاتُ

لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ

أَتَكْفُرِي فَقَالَتْ أَيْ بِنْتُ تَذَلُّبٍ

بَلَكَ إِنَّمَا هُوَ جَبْرِيْلٌ مِّنْ

أَعْبَارِكَ أَنْ مَعْتَدًا زَاوِي

رَبِّهِ أَوْ كَمَكٌ سَيِّئًا مِّمَّا

دیدار الہی کا بیان

شعبی نے یہ ہے کہ ابن عباس نے عنوانات

میں کتب احزاب سے ملے اور ان سے ایک

ہات دریا فت کی دینی ویدار الہی کی بابت

کعبہ نے، انہ کر کعبہ مارا جس سے پہاڑ

ٹوٹ گئے۔ ابن عباس نے کہا۔ ہم ہاشم کی

اولاد ہیں، یعنی اہل علم و معرفت ہیں کوئی

بعید از عقل بات دریا فت نہیں کرے

پھر کعبہ نے کہا۔ خداوند تعالیٰ اپنے دیدار

اور کلام کو محمدؐ اور موسیٰ کے درمیان تقسیم

کر دیا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے دوسرے

موسیٰ سے کلام کیا۔ اور دوسرے محمدؐ نے

خدا تعالیٰ کو دیکھا مسروقؓ نے یہ کہ میں کہیں

حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا میں حاضر ہوا

اور ان سے پوچھا کیا محمدؐ نے اپنے پروردگار

کو دیکھا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا ہر سونے

تم نے ایسی بات بول چھی ہے جس سے میرے

جسم سے رونگٹے کھڑے ہو گئے، یعنی خاتم

کی عظمت و مہبت سے کہ اس کا دیکھنا ممکن

ہے، مسروقؓ نے کہتے ہیں میں نے کہا عائشہؓ!

الْبَقِيَّةُ فَلَا تُفَكِّرُ نَفْسٌ وَفِيَّ كَانَ يَفْقَهُ

حَتَّى تَمِنَ تَعْرِفُ آتَيْنَا عَلَاءَ سَابِيْنِ رِغْنِ

ہم انصاف کی تڑو دوں کو کھڑی کریں گے

قیامت کے دن ہر شخص پر کوئی زیادتی

نہی جائے گی۔ اگرچہ عمل رائے کے دانہ کے برابر

کیوں نہ ہو ہم اس کو حاضر کر دیں گے اور ہم حساب

کرنے والے ہوں گے، میں شخص سے عرض کیا یا

رسول اللہ! میں اپنے اور ان غلاموں کے لئے

اس سے بہتر کوئی بات نہیں پاتا میں ان کو عہد

کردوں۔ میں آپ کو گواہ بنانا ہوں کہ یہ سارے

غلام آزاد ہیں۔ (ترمذی)

وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي

بَعْضِ مَقَالِدِهِ اللَّهُ هُوَ صَابِيْنِ

بِصَابَا لِيَسِيرُوا قُلْتُ يَا سَابِيْنِ

مَا الْحَسَابُ الْيَسِيرُ قَالَ إِنَّ

يَنْظُرُ فِيْ حَسَابِهِ يَنْظُرُ

عَنْهُ إِنَّهُ مَن مَّنْ قُوِيَتْ لِحْجَتَا

يَوْمَئِذٍ يَلْعَا إِنَّهُ هَلَكٌ

مَرَدَا أَسْمَدٌ

الْبَقِيَّةُ فَلَا تُفَكِّرُ نَفْسٌ وَفِيَّ كَانَ يَفْقَهُ

حَتَّى تَمِنَ تَعْرِفُ آتَيْنَا عَلَاءَ سَابِيْنِ رِغْنِ

ہم انصاف کی تڑو دوں کو کھڑی کریں گے

قیامت کے دن ہر شخص پر کوئی زیادتی

نہی جائے گی۔ اگرچہ عمل رائے کے دانہ کے برابر

کیوں نہ ہو ہم اس کو حاضر کر دیں گے اور ہم حساب

کرنے والے ہوں گے، میں شخص سے عرض کیا یا

رسول اللہ! میں اپنے اور ان غلاموں کے لئے

اس سے بہتر کوئی بات نہیں پاتا میں ان کو عہد

کردوں۔ میں آپ کو گواہ بنانا ہوں کہ یہ سارے

غلام آزاد ہیں۔ (ترمذی)

وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي

بَعْضِ مَقَالِدِهِ اللَّهُ هُوَ صَابِيْنِ

بِصَابَا لِيَسِيرُوا قُلْتُ يَا سَابِيْنِ

مَا الْحَسَابُ الْيَسِيرُ قَالَ إِنَّ

يَنْظُرُ فِيْ حَسَابِهِ يَنْظُرُ

عَنْهُ إِنَّهُ مَن مَّنْ قُوِيَتْ لِحْجَتَا

يَوْمَئِذٍ يَلْعَا إِنَّهُ هَلَكٌ

مَرَدَا أَسْمَدٌ

ایک دفعہ سردارہ المنقبی کے قریب اور ایک دفعہ مقام اجواد میں (جو مکہ کے قریب ایک آبادی ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل کو اہل صورت میں اس حال میں دیکھا کہ ان کے چہرہ سباز و تھے اور انہوں نے آسمان کے کنارے کو معمور کر رکھا تھا۔ (ترمذی) اور بخاری و مسلم کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ مسروق نے کہا پھر میں نے عائشہؓ سے یہ کہا کہ پھر خدا تعالیٰ کے اس قول کے کیا ہیں لَمْ يَخْلُقْ فَتَدْعُ فَيَفْكَاتِ فَاتَّابَ قَوْسَيْهِ اَوْ اَدْعُ فَيُعَانِدُنِي عائشہؓ نے کہا۔ اس سے مراد جبرائیل ہیں جو ہمیشہ ایک مرد کی شکل میں آیا کرتے تھے۔ اور اس موقع پر اپنی اہل صورت میں ظاہر ہوتے تھے اور آخری کو معمور کر لیا تھا۔

مخلوقات کی پیدائش

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنوں کو آگ کے دھواں سے جسے ہوتے شعلے سے پیدا کیا گیا ہے

بَدْءُ الْخَلْقِ

وَسَخَّرَ عَائِشَةُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَتِ الْجِنَّ مِنَ تَابِرِجِ

میرے ہم نوجوان نہ کرو۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی لَقَدْ سَخَّرَ مِنْ آيَاتٍ بِهَذَا الْكَلِمَةِ (یعنی محمدؐ نے اپنے بزرگ و برتر خدا کی بڑی نشانیاں دیکھیں) عائشہؓ نے کہا، ہم کو یہ آیتیں کہاں لے جا رہی ہیں (یعنی ان کا مطلب یہ نہیں ہے جو تم سمجھتے ہو) اس سے مراد جبرائیل ہیں (یعنی بڑی نشانوں سے مراد جبرائیل ہیں) مسروقؓ نے تم سے جو شخص یہ کہے کہ محمدؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے یا یہ کہے کہ محمدؐ نے ان چیزوں میں سے کچھ چھپا لیا ہے جن کے اظہار کا ان کو حکم دیا گیا تھا یا یہ کہے کہ محمدؐ نے اپنے چیزوں کا علم رکھے تھے جن کا ذکر خداوند تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے اِنَّ اللَّهَ عِنْدَ لَا عِلْمَ اَسَاعَتْ وَبِئْسَ الْغَيْثُ اَلَمْ يَخْلُقْ فَتَدْعُ فَيَفْكَاتِ فَاتَّابَ قَوْسَيْهِ اَوْ اَدْعُ فَيُعَانِدُنِي اَوْ اَدْعُ فَيُعَانِدُنِي اَوْ اَدْعُ فَيُعَانِدُنِي عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْتِيهِمْ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَرَأَيْتُهُ اَنَّهُ هَذِهِ الْمَرْءَةُ فِي صُورَةِ بَنِي هَيْمَةَ صُورَتُهُ الْبَنِي هَيْمَةَ صُورَتُهُ قَدْ اَلْفَتْ

تَوْبَهُ نَابِرٌ عَلَيْنِ اَدْمُ مِمَّا
وَمِمَّا تَكْفُرُ بِهِ قُلُوبُكُم مِّنْهُ
اور آدم کو جس چیز سے پیدا کیا گیا ہے جو تم سے
بیان کر دی گئی ہے یعنی جس کا ذکر قرآن مجید
میں تمہارے سامنے موجود ہے یعنی خَلَقْنَا
مِنْ ذُرِّيَّتِهِ (آدم کو کسی سے پیدا کیا، مسلم)

اَخْلَقَهُ وَشَاءَ اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَسُولُ خِدَاةِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَ اَخْلَاقِ وَعَادَاتِ كَامِيَانِ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
مَا رَأَيْتُ اَبِيَّ هَظْطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُتَجَبِّحًا فِطْرًا مَّحَلًّا
خَفِي اَدْنَى مِنْهُ لَهَوًا وَابَةً وَاَلَا
كَانَ يَتَنَبَّهُ لِرَدَاةِ الْفَعَارِ
تھے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح
نہیں دیکھا کہ سر کا سارا منہ
گھل گیا ہو آپ جب بستر پر سو کر اترتے
تھے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
علیہ وسلم مسلسل بات نہ کرتے کہ جس طرح ستم
باتوں میں بات کرتے پھرتے جاتے ہو آپ ایک ایک
بات کو پیروہ علیحدہ دیکھتے اگر کوئی شخص آپ کے
جملوں کو گنتا چاہتا تو گن سکتا تھا (بخاری و مسلم)

اسودہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے کیا کیا
کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کھڑے کام میں

قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مَقْعَدِهِ
اَهْلِيَّةٌ لَّعَنِي جَدُّ مَنَّا اَهْلِيهِ
فَاِذَا خَضَعَتِ الصَّلَاةُ فَخَرَجَ
اِلَى الصَّلَاةِ وَرَدَا الْفَعَارِ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے رسول اللہ
علیہ وسلم کو جب دو اہلوں میں سے ایک کو
اختیار کر لینے کی ہدایت کی جاتی تو آپ ان
میں آسان کام کو اختیار فرما لیتے۔ اگر وہ
عشاء دہوتا۔ اگر وہ کام گناہ کا سبب ہوتا
تو آپ اس سے دُور رہ جاتے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے کبھی
کسی بات میں کسی سے انعام نہیں کیا۔ البتہ
جس چیز کو خدا نے حرام کیا ہے اگر اس کو
حلال کیا گیا تو آپ ضرور خدا نے کئے اس
سے انعام لیتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا لَقَيْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطْرًا اِلَّا اخَذَ
اَلْسَتَهُمَا تَانَهُ يَكُونُ اِمَامًا
فَإِنْ كَانَ اِمَامًا كَانَ الْبَعْدُ
اَتَا مِنْ مِنْهُ وَمَا انْقَضَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ يَنْتَبِهُ فِطْرًا مَّحَلًّا
قَطْرًا اِلَّا اَنَّ يَنْتَبِهَ لِمَوْجِبِهِ
اللّٰهُ يَنْتَبِهُ لِمَوْجِبِهِ
تھے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
علیہ وسلم نے کبھی کسی چیز کو اپنے ہاتھ سے
نہیں مارا یعنی نہ عورت کو اور نہ خادم
کو مگر جب کہ آپ خدا کی راہ میں جہاد
کرتے تو اپنے ہاتھ سے دشمنوں کو مارتے
تھے اور جب آپ کو کوئی چیز پہنچتی (یعنی

يُنَادِي مُبْدَاً اِدَا اِنْ شِئْتَ نَبِيًّا لِنَا
فَنُظَرُ مِنْ اِلَى مَا يَشَاءُ فَاَسَا
اِلَيْكَ اِنْ شِئْتَ فَتَكُنْ وَفِي
وَاَيْتَهُ اَبْنُ عَبَّاسٍ قَالَتْ فَتَكُنْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
فَاَسَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ثَوَّاعٌ فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا اَكَاثُ
فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَدُّ خَلِيْلًا
بِأَكُلٍ يَكُلُ يَكُلُ اَكُلُ
كَمَا يَكُلُ الْعَبْدُ اَكُلُ
كَمَا يَكُلُ الْعَبْدُ مُرَاوَا
فِي مَرْحُومَةِ الشَّيْخِ -

بندہ پیغمبر خود یعنی وہ پیغمبر جو بندگی اور نعر
کی صفت سے متصف ہو اور جابو تو بادشاہ
پیغمبر جابو آدمی سے جبریل یعنی اس فرشتہ
کی طرف دیکھا یعنی اس سے مشورہ چاہا انہوں
نے کہا آپ اپنے کو پست کر دو یعنی بندگی
اور فقر اختیار کر دو اور ابن عباس کی روایت
میں یہ الفاظ ہیں کہ فرشتہ کے الفاظ سن کر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کی
طرف دیکھا۔ گویا ان سے مشورہ طلب کیا۔
جبریل نے اشارے بتایا کہ تواضع اختیار
کر دو یعنی پست ہو میں نے کہا میں
بندہ پیغمبر بنانا چاہتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا نے کہا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کبھی کبھی نگار کھانا نہیں کھایا آپ یہ
فرمایا کرتے تھے کہ میں اس طرح کھانا ہوں
جیسے غلام کھاتا ہے اور اس طرح بیٹھا ہوں
جس طرح غلام بیٹھا ہے۔ (شرح السنہ)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ
يَوْمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ لِحَاثًا وَلَا مَخْضًا وَلَا
صَحًا بَاقِي الْأَسْوَابِ وَلَكِنْ جَوِي

کس سے ازیت و تکلیف جسمانی یا روحانی
تو آپ اس کا انتقام نہ لیتے تھے مگر جب
کو کوئی شخص خلافت کی حرام کی موٹی چیزوں کو
استعمال کرتا یا ممنوع کاموں کو کرتا تو آپ
اس کی سزا ضرور دیتے تھے۔ مسلم

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْبِئُ لَعَلَّه وَيَخِيفُ تَوْبَةً
وَيَسْمَلُ فِي بَيْتِهِمْ كَمَا يَسْمَلُ
أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِمْ وَقَالَتْ
كَانَ بَشَرًا مِثْلَ الْبَشَرِ يَكُلُ
كَمَا يَكُلُ النَّاسُ وَلَا يَكُلُ كَمَا يَكُلُ
نَفْسُهُ وَلَا يَكُلُ كَمَا يَكُلُ
تَحْتَهُ - (ترجمہ)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا لَهَا لَيْسَ تَوْبَةً تَأْتِي
بِحَالِ الدَّهْبِ جَاءَ فِي مَنَاقِدِ
إِنْ حَقَّقْتَهُ تَسَابَعِي الْكَلْبَةَ
فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا يُعْرَفُ عَبْدِي
الْأَسْلَمَ وَيَقُولُ اِنْ شِئْتَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اگر میں خدا تعالیٰ سے مال و دولت چاہوں تو ابلتہ میرے ساتھ سونے کی پہاڑی چاکریں میرے پاس ایک فرشتہ آیا دروازہ زدہ جس کی کرکعبہ کے برابر تھی اس نے کہا کہ ہمارے پروردگار کے نام کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ اگر تم چاہو تو

117

پالشیقۃ و لیکن یعقوب و یوسف
سیدۃ العزیزاتی۔
و عن عائشۃ قالت ما کان
رسول اللہ صلا اللہ علیہ وسلم
یسر و سرور کما ہذا و لیکن
کان یتکلم بکلام و یغنیہ فصل
تحفہ من جلس الیہ سوا
الزیدیۃ۔
آپ بڑی کا بدلہ بڑی سے دیتے، بلکہ
معاف فرما دیتے اور دین رکھتے تھے۔ (ترمذی)
حضرت عائشہ نے کہی کہ رسول اللہ علیہ السلام
اس طرح باتیں نہ کرتے تھے جس طرح کہ تم مہسل
وہم باتیں کرتے ہو۔ بلکہ اس طرح سے گفتگو
فرماتے تھے کہ ایک ایک جملہ آپ کا انگلیک
بہجات تھا کہ جو شخص آپ کے پاس بیٹھا ہو
وہ اس کو یاد رکھ سکے۔ (ترمذی)

الْمُبْعَثِ وَبَدَأَ الْوَحْيِ

رَسُوْلُ خُدا صَلي اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَامُ کی بعثت اور وحی نازل ہونے کا بیان
 وَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَتِ اَوَّلِ
 مَا لَبِثَتْ يَوْمَ بَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الْوَحْيُ
 الصَّادِقُ فِي الْمَوَدِّ وَكَانَتْ
 اَوْ تَبْعًا رُوِيَ الْاَلْبَانَانِي عَنْ
 رَسُوْلِ الْفَصِيحِ ثُمَّ حَبَّبَ اِلَیْہِ
 الْخَلْقَ وَكَانَ عَقْلًا بَعْدَ رَجَاءٍ
 فَيَحْتَمِلُ فِيْہِ وَهُوَ اَعْيُنُ النَّاسِ
 وَابَ الْعَدَدِ قُلُوبُ النَّاسِ يَنْوَرُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وحی کے سلسلہ
 میں میرے پہلی چہرہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 شروع کی گئی۔ وہ سوتے میں پہلے چہرے خواہوں کا منظر
 آتا تھا۔ آپ جو خواب دیکھتے اس کی تعبیر دین
 صبح کی مانند نظر آجاتی۔ پس کے بعد آپ کو
 تنہائی پسند آئی، اور آپ فارح کے امیر
 گوشہ نشین رہتے تھے۔ فارح اب اس آپ عبادت
 فرمایا کرتے تھے اور کئی کئی روز عبادت میں
 مشغول رہتے تھے اور یہ اس وقت جب آپ

اِنِّیْ اَعْلَمُ وَیَسِّرُ وَیُدِّیْ لَیْسَ لَیْکُمْ
 یُسْرٌ لِّیْ اِنْ کُنَّ نِجْمَةٌ فَمَسَرَّ وَ
 یُسْرًا لِّیْ اَحْسَنُ بَآءًا وَلَیْسَ لَیْکُمْ
 نِجْمٌ غَآوِیْرَ اَنْجَآءٍ اِنَّ لَکُمُ
 فُتُوًا اَمْ اَقَالَ اَنْ یَّقَارِیْ
 قَالَا فَآخِذْ بِیْ فَتُعْطِیْ حَتّٰی
 یَبْلُغَ رِجْلُ الْجَبَدِ ثُمَّ اَرْسَلْنٰی
 فَقَالَ اِقْرَا فَاَنْتَ نَا اَنْ یَّقَارِیْ
 فَآخِذْ بِیْ فَتُعْطِیْ اِنَّا بِکَ حَتّٰی
 یَبْلُغَ رِجْلُ الْجَبَدِ ثُمَّ اَرْسَلْنٰی
 فَقَالَ اِقْرَا فَاَنْتَ نَا اَنْ یَّقَارِیْ
 فَآخِذْ بِیْ فَتُعْطِیْ اِنَّا بِکَ حَتّٰی
 یَبْلُغَ رِجْلُ الْجَبَدِ ثُمَّ اَرْسَلْنٰی
 فَقَالَ اِقْرَا بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ
 خَلَقَ خَلَقَ اِنْ سَاکُمْ مِنْ فِیْلِ
 اِقْرَا وَتَرٰی اِنَّ الْاَکْوَارَ الَّذِیْ
 عَلَمٌ بِاَقْلُوْهُ عَلَمٌ اِنْ سَاکَتْ
 نَا لَکُمْ بِحَدِّیْ فَجَزَّجَ بِہَا رُسُوْلُ اللّٰہِ
 صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُرْجِعُ
 فُتُوًا فَخَذَلَ عَلٰی عَدَنِ نِجْمَةٌ
 فَقَالَ تَعْلُوْا لِیْ رَسُوْلُوْیْ فَرَزَّوْا

عَنْهُ وَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ
 وَقَالَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 أَنَّهُ نَسِيَ عَلَى نَفْسِهِ فَقَالَ نَسِيَ
 تَعَالَى وَاللَّهِ لَا يَحْيَى بَكَ اللَّهُ أَبَدًا
 إِنَّا نَسِينَا التَّوْحِيدَ وَنَسِينَا
 الْحَقَّ بَيْنَ وَغَيْرِهِ أَكْثَرَ وَنَسِيَ
 التَّعْبُدَ وَنَسِيَ تَعْبُدَ مَا لَمْ يَنْسَ
 وَنَسِيَ مَنَى تَوَاتُرَ الْحَقِّ لَمْ
 يَنْسَ تَبَّ بِهِ تَعْبُدَ عَجَلًا إِذْ
 وَرَقَةُ ابْنِ تَوَكَّلَ ابْنِ عَمِيرٍ
 عَدِيْبِيَّةَ فَقَالَ تَعَالَى يَا ابْنَ عَمِيرٍ
 أَسْمِعْ مِنِّي ابْنَ أَبِيكَ فَقَالَ
 لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ آخِي مَاذَا
 تَرَى قَا أَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ رَاغِبًا فَقَالَ
 لَهُ وَرَقَةُ هَذَا النَّاسُ مَن
 الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى
 يَا لَيْتَنِي صُنْتُ رَهْجًا حَدَّثَا
 مَا لَيْتَنِي أَصَوْتُ حَبَّاءُ
 مَخْرَجَتْ قَوْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْعَدَ بِهِ

قَالَ تَعَالَى يَا تَوَكَّلُ قَطُّ
 يَسْئَلُ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عَوْدِي
 فَإِنْ يَكُنْ بِكَ حَقٌّ يَوْمَئِذٍ
 أَنْصَرْتُ نَفْسَكَ مُؤَدَّرًا لَمْ
 تَعْدُ يَنْسَبُ قَسْرَةً أَنْ تُؤْفَى
 وَقَدْ أَوْفَى مُتَّقِي عَلَيْهِ
 قَسْرَةً الْغَايَةِ حَتَّى حَزَنَ
 الْبَنِي صُلَيْمَةَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رَجَاءً بَلَدًا حَزَنًا عَدَا بَنِي بَرْزَا
 تَحَى يَأْتُرُ دِي مَن رُوِيَ
 شَوَاهِقُ الْجِبَالِ فَكَلَّمَا أَوْفَى
 بِدَسْرَةٍ وَجَبَلٍ بَنِي بَلْقِي نَفْسُهُ
 وَنَهْ تَنَذَّرِي لَكُمُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ
 يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ
 حَقًّا فَتَسْئَلُنِي لِمَ إِلَهُ جَاشَهُ
 وَتَقَرُّ نَفْسُهُ

حوادث میں لوگوں کی مدد کرتے ہو۔ پھر حضرت
 خدیجہ الکبریٰؓ کو (اپنے چچا زاد بھائی) ^۱
 ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور ان سے کہا
 ”چچا کے بیٹے اپنے بیٹے (یعنی رسول اللہؐ)
 سے سن!“ ورقہ نے آپ سے کہا بیٹے تو
 کیا دیکھتا ہے؟ رسول اللہؐ نے سارا واقعہ
 بیان کیا۔ ورقہ نے سن کر کہا یہ وہی ناموس
 (فرشتہ ہے) جس کو خداوند نے موسیٰؑ
 پر نازل فرمایا تھا۔ کاش میں اس وقت
 جہن ہوتا جبرائیلؑ کی دعوت کی تسبیح
 کروں یا کاش میں اس وقت زندہ رہتا
 جب کہ تم کو تمہاری قوم نکالے گی رسول اللہؐ
 ملے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ کیا میری قوم جو کہ
 نکال دی گئی؟ ورقہ نے کہا! ہاں اور اس
 کا سبب یہ ہے کہ جس چیز کو تم لائے ہو
 یعنی نبوت و رسالت جو شخص بھی اس کو
 لایا ہے۔ اس کے ساتھ دشمنی کی گئی ہے، اگر
 میں ان ایام میں موجود ہوتا تو میں تمہاری
 معقول مدد کروں گا، اس واقعہ کے بعد ورقہ
 کا انتقال ہو گیا۔ بخاری و مسلم اور بخاری نے
 اپنے الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مُتَّقِينَ عَلَيْهِ

یاد کر رکھتا ہوں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے آپ پر وحی کو نازل ہوتے دیکھا ہے سر دی کے دلوں میں آپ پر وحی آرتی اور جب فرشتہ وحی دے کر چلا جاتا۔ تو میں دیکھتی کہ آپ کی پیشانی سے پسینہ جاری ہے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا احکام کے دن سے بھی زیادہ سخت دن آپ پر کوئی گوارا ہے فرمایا میں نے تیری قوم سے وہ کچھ دیکھا ہے جو احکام کے دن سے زیادہ سخت ہے اور سب سے زیادہ سخت دن جو چھ پر گزر رہا ہے اور جس میں میں نے تیری قوم سے ایسی تکالیف اٹھائی ہیں جو تمام عمر پہر کبھی برداشت نہیں کیں وہ عقبہ کا دن اور عقبہ کے مصائب ہیں اور عقبہ ایک مقام ہے جہاں ابامع بن کنکریاں مارے ہیں اس کو گھرہ عقبہ بھی کہتے ہیں اس لئے کہ آپ کو رومی اپنی دعوت اسلام کو ان عبدیایل بن کلال کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور جو چیزیں میں نے اس کے سامنے پیش کی تھیں اس نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا میں وہاں سے غلین اور زنجیدہ چل دیا یعنی جدھر

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ آتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ الْيَوْمِ أَحَدٌ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ يَوْمَ قَوْمِكَ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ يَوْمَ يَوْمِ الْعَقَبَةِ إِذَا فَكَّرْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَزِيدَ بْنِ كَلَّالٍ فَلَمْ أَجِدْ خَيْرًا مِمَّا أَرَدْتُ فَأَنْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ وَجْهِي كَسَمِّهِ أَسْتَفِيحُ إِلَيْكَ يَا رَبَّ اللَّهِ عَالِي خَرَقَتُ رَأْيِي فَإِذَا أَنَا بِصَحَابَةٍ قَدْ أَظْلَمَتْنِي فَكَلَّمْتُ فَإِذَا فِيهَا يَهُودِيٌّ يُدْعِي خَدَاجًا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ خَذَّ بَيْعَ قَوْمِ قَوْمِكَ وَمَا رَدَّ وَذَلَّ عَلَيْهِمْ وَذَلَّ

علیہ وسلم جیسا کہ ہم کو حدیثوں سے معلوم ہوا ہے وحی کا سلسلہ منقطع کر دیا مانے سے بہت غلین اور زنجیدہ ہوتے اتنے غلین اور زنجیدہ کہ کوئی مرتبہ آپ صبح کو اس ارادے سے پہاڑوں پر گئے کہ لپے آپ کو پہاڑی چوٹی سے گزریں جب آپ کسی چوٹی پر پہنچے انکار اپنے آپ کو نیچے گرا دیں۔ تو خبریں مل غا ہر جوتے اور فرماتے، محمد! بلاشبہ تو خدا کا رسول ہے، ان الفاظ کو سن کر آپ کا انتظار بے وقوفی رفع ہوتا اور دل مطمئن ہو جاتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عمارش بن ہشام رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ کے پاس وحی کیونکر آتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں تو اس کی آواز گھنٹال کے مانند ہوں ہے اور وحی جو پر سخت ترین وحی ہوتی ہے۔ پھر وحی موقوف ہو جاتی ہے اور جو کچھ میں نے فرشتہ سے سنا ہے اس میں اس کو یاد و محفوظ رکھتا ہوں۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرشتہ وحی کسی آدمی کی نسل میں میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے گفتگو کرتا ہے اور جو کچھ میں اس سے سنتا ہوں اس کو

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْعِمَارِشَ ابْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ وَآخِي ثَابِتُ بْنُ جَحْشٍ الْمَدَنِيُّ رَجُلًا ذِي كَلْبٍ فَقَالَتْ مَا يَأْتِيكَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَلَقْتُ نَرًا أَبْعَدُ يَنْزِلُ عَلَيَّ الْوَحْيُ فِيهِ الْوَحْيُ وَالْشَّيْطَانُ الْبَرُّ وَفِيهِمْ عَنَّةٌ وَارَاتُ بَيْتِنَا لَيْتَهُ فَصَدَّ عَنَّا خَدَاجًا

پیدا کرے جو یکتا و تنہا کی عبادت کریں اور
شرک نہ کریں۔ بخاری و مسلم

بَنِي مُرَيْكَةَ.

بنو قریظہ کی طرف جارہے تھے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَخَيَّلَ إِبْنُ فَحْلٍ شَيْئًا وَمَا لَمْ يَخَفْ إِذَا كَانَ ذَلِكَ يُؤْذِي عِيَالَهُ دَعَا اللَّهَ وَدَعَاؤُهُ لَمْ يَأْتِ أَشْعَرُ بِأَعْيَانِهِ أَلَّا اللَّهُ قَدْ أَخَافَ قِيَامًا اسْتَعْيَنَهُ نَجَاءً وَفِي ذَلِكَ يَبْتَغِي أَحَدًا هُمَا يَصْلُحُهُمَا وَجِبَتْ صَلَاحُهُ وَكَفَرْتُمْ قَالَ فَإِنَّهُ هُوَ قَالَ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ فَكَيْفَ قَالَ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھڑکیا گیا حتیٰ کہ آپ کی حالت یہ ہو گئی کہ آپ یہ خیال کرتے تھے ایک کام کیا ہے حالانکہ وہ کیا نہ ہوتا تھا یعنی آپ پر بنیاد غالب کیا تھا، انہیں ایام میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے کہ آپ نے دعا کی اور پھر دعا کی یعنی مکرر دعا کی، پھر آپ نے فرمایا عائشہؓ! تجھ کو معلوم ہے میں نے خدا سے دعا کی کہ تھی وہ خدا نے مجھ کو بتا دی اور وہ اس طرح کہ دو شخص دو فرشتے، میرے پاس آئے ایک ان میں سے میرے سر پرانے بٹھا اور دوسرا اپنی پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے دریافت کیا، اس شخص کو کیا بیماری ہے، دوسرے نے کہا اس پر جادو کیا گیا ہے، پھر پہلے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا

لبید بن عجم یہودی ہے۔ پہلے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے۔ دوسرے نے کہا کنگھی میں اور ان باتوں میں جو کنگھی سے جھڑکتے ہیں

إِنِّي لَأُبَيِّنُ لَكَ هَذِهِ الْبَيِّنَاتُ الْحَقُّ أَرَبِيهَا وَكَانَ مَاءُهَا نَقَاعَةً الْمُعْتَابَرُ دَكَانَ تَخَلُّفًا وَدُوسُ الشَّيْءِ لِيُفِي قَامَتُهُ مُتَقَيٌّ عَلَيْهِ.

ہیں اور درخت خرما کے تازہ شکر ذریں پہلے نے پوچھا جادو کی ہوئی چیزیں کہاں رکھی ہیں۔ دوسرے نے کہا دروان کے کونوں میں۔ یہ معلوم کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کے ساتھ ان کونوں پر پیش رویت لے گئے اور فرمایا یہ کنواں ہے جو مجھ کو دکھایا گیا ہے۔ اس کونوں کا پانی مہندی کا سا سرخ پانی تھا اور درخت خرما کے شکر کے (جو کونوں میں دفن تھے) ایسے تھے گویا کہ وہ شیطانوں کے سر ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مقام چیر کر کونوں میں سے نکال لیا اور جادو کا اثر جاتا رہا، (بخاری)

الْكَوَامَاتُ

کرامتوں کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَسَا نَامَاتُ افْتِخَانِي كُنَّا نَقْدُفُ أَهْلَ لَا يَزَالُ يَرْحِي عَطِي قَبْرِهِ نَوْمًا نَدَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْهَا قَالَتْ نَسَا أَرَادُوهُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَمْ يَمْزِ فَيَأْتِيهِمْ دُرُوسُ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر ہمیشہ نور دکھائی دیتا ہے (یعنی یہ بات عام طور پر مشہور تھی اور لوگوں) حضرت عائشہؓ نے فرمائی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو

اَنْتُمْ لَكُمْ حَتَّى يَخْلُوهُ اَبْقِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْبِضُ يَدَيْهِ بِتَجْفُزٍ
وَيُسَلِّطُونَ كَفَّهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَى إِذَا
أَمْسَوْا عَرَجُوا وَهَبَطَ مِنْهُ
فَصَنَعُوا شَيْئًا ذَلِيلًا خَفِي إِذَا
أَنفَعَتْ عَنْهُ الْأَرْضُ مِنْ خَرَجٍ
فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِائَةً لَمْ يَكُنْ
يَرْكُمُوهُ تَحْمِلُهُ الدَّارُ حَتَّى

آسمان سے اترتے ہیں اور اُن صبح کے
وقت اُتے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو گھیر لیتے
ہیں اور اُلو اور قبر سے برکت حاصل کرنے کے
لئے بازوؤں کے قبر پر پھیلاتے ہیں اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے رہتے ہیں
یہاں تک کہ جب شام ہو جاتی ہے تو یہ
فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اُنہی
فرشتے دوسرے آجاتے ہیں اور صبح تک یہی
کرتے ہیں اس وقت تک یہ سلسلہ جاری رہیگا۔
جبکہ قیامت کے دن قبر پھٹ گی اور آپ قبر
سے برآمد ہوں گے اور ستر ہزار فرشتوں کے
درمیان خداداد کے پاس چلے جائیں گے اور اُسی

وَفَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بیان

وَعَمَّا كَانَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
فِي مَوْتِهِ الَّذِي نَحْنُ نَحْتَمِلُ
فِيهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَتَرَأَى

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض موت میں فرمایا
کرتے تھے اے عائشہؓ میں اس کھانے کی
تصلیح کو ہمیشہ محسوس کرتا تھا جس نے نبی

لوگوں کہا کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو کسی اسی طرح برہنہ کر لیں جس طرح ہم اپنے
مردوں کو کرتے ہیں یا آپ کو کپڑوں کے
اندھن مل دیں۔ جب اس پر اختلاف بڑھا
تو خداوند نے ان لوگوں پر نیکو مسدود فرمایا
یہاں تک کہ کوئی شخص وہاں ایسا نہ تھا جس
کی ٹھوڑی سینہ پر نہ ہو یعنی سب ہر
نہ ہو یعنی سب پر نیکو غفلت جاری ہوئی
تھی، پھر ان لوگوں سے ایک کہنے والے نے
جس سے وہ لوگ واقف نہ تھے گھر کے ایک
گوشے میں سے کہا جی صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑے
کے اندھن مل غل دو، چنانچہ وہ سب لوگ
سُح کو کپڑے ہوئے اور آپ کے جسم مبارک
کو غسل دیا۔ آپ کے جسم پر اس وقت قیص
مٹی جیوں پر پانی ڈالی جاتے تھے اور قیص ہی
کو ملے جلتے تھے۔ (سبیح)

وَعَنْ نَيْلَةَ بِنْتِ قُتَيْبَةَ أَنَّ
كَعْبًا قَضَلَ عَنَّا نَيْلَةَ بْنَ كُرَيْبٍ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ كَتَبَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ
إِلَّا مَرَلْ سُبُحُونَ أَلْفًا مَرَّةً

نبیہین وہی کہتے ہیں کہ جب حضرت عائشہؓ
کی خدمت میں حاضر ہوئے اس مجلس میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا کہ جب
نے کہا کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ اس میں
آفتاب طلوع ہوتا ہو اور ستر ہزار فرشتے

أَجِدُكُمْ الْعَامِلِينَ عَنِ
أَحَدِكُمْ غَيْرَ وَهَذَا أَكْثَرُ
وَجَدْتُ أَنْطَاعَ أَبِي هُرَيْرَةَ
فِي ذَلِكَ الشَّوْرِ بِدَاهِ الْخَارِجِي.

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ مِنْ
يَعْمُرُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَافُّتَ
فِي تَبَاجُ وَفِي تَوَافُّتِ وَفِي
تَحْرِي وَتَحْرِي قَالَتْ اللَّهُ جَمَعَ
بَيْنَ رُبُعِي وَبَيْنَ رُبُعِ عَتَمَةَ
وَحَلَّ عَلَى عَائِشَةَ السَّخْلِي وَفِي
أَفْتِ بَنُو بَنِي دَا سَوَافُ
وَأَنَا مُشِيدٌ قَدْ رُوِيَ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَنَاهُ
يَنْقُورُوا إِلَيْهِ وَتَحْرِي أَفْتِ
مُحِبَّتِ الْبَنِي وَفَعَلَتْ أَعْدُ
لَكَ قَاسَارُ بَنِي بَهْ أَلْ
لَعْمُ قَتَا وَفَعَلَتْ قَاسَارُ
عَلَيْهِ وَفَعَلَتْ أَلْ بَنِي لَكَ
قَاسَارُ بَنِي بَهْ أَنْ لَعْمُ
فَلَيْتَهُ قَاسَارُ وَفَعَلَتْ

يَذْ ذِي بِرَحْمَةٍ بِرَحْمَةٍ
تَجْعَلُ يَذْ ذِي بِرَحْمَةٍ
أَمَّا وَفَعَلَتْ بِرَحْمَةٍ
وَقَوْلُ لَكَ إِلَهُ إِلَهُ اللَّهِ
لَعْمُ وَفَعَلَتْ لَعْمُ لَعْمُ
بَنِي وَفَعَلَتْ يَذْ ذِي
الْبَنِي وَفَعَلَتْ لَعْمُ
وَقَوْلُ يَذْ ذِي الْبَنِي

موسک کو بہت پسند کرتے ہیں، میں نے عرض
کیا کیا آپ کے لئے میں عبدالرحمن سے موسک
لے لوں، آپ نے سر سے اشارہ سے ظاہر کیا
کہ ہاں ہے۔ میں نے عبدالرحمن سے موسک
لے کر آپ کو دیدی۔ آپ کو اس موسک
کا چہانہ خوشوار معلوم ہوا اس نے کہہ دیا
تھی، میں نے عرض کیا۔ کیا میں موسک کو نرم
کر دوں آپ نے اجازت دے دی چنانچہ
میں نے موسک کو نرم کر دیا اور آپ نے اس
کو اپنے دانتوں پر پھیرا اور اس طرح میرا
تھوک وقات کے وقت مل گیا اور حضور صلی
کے سامنے پانی کا ایک برتن رکھا ہوا تھا۔
آپ اس پانی میں ہاتھ ڈالے اور ان کو پھر
پر پھیر لیتے اور فرماتے تھے لا الہ الا انت
کے وقت تھیں ہیں یعنی موت کے وقت
انسان پر سکرات کی حالت طاری ہوتی ہے
اس کے بعد حضور نے ہاتھ اٹھا یا ربی دعا
کے لئے یا سامان کی طرٹ اور فرمایا شروع
کیا۔ مجھ کو حق اعلیٰ سے ملائے آپ بھی فرماتے
رہے پہلی تک دعا بعض کی تھی اور آپ کے
ہاتھ نیچے گر پڑے۔ (بخاری)

وَعَدَهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
تَأْمِنُ نَبِيَّتِي يَوْمَئِذٍ مَنْ ارْتَضَى
بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ
فِي شُكْوَاهُ الَّذِي تَبَيَّنَ
أَخَذَتْهُ بَعْدَهُ سَدْرُ بَيْدَةٍ
فَتَبَيَّنَتْ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ
أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مَوْتِ
النَّبِيِّينَ وَالصَّالِحِينَ
قَالَ تَهَلَّلُوا يَا وَلَدِي لِحَبِيْبِي
فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ مِمَّنْ
عَلَيْهِ.

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ
ہر نبی کو مرض موت میں دنیا و آخرت کے
درمیان اختیار دیا جاتا ہے یعنی اگر وہ چاہے
تو ایک مدت تک اور دنیا میں قیام کرے اور
چاہے تو عالم عقبیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے
اور آپ کی آخری بیماری نے جو تخت نکالت
پیدا کی تھی یعنی بغیر اسائن کی وجہ سے آپ
کی آواز بھاری ہو گئی تھی، میں نے اس حالت
میں آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا چھوڑا کہ ان
ان لوگوں میں شامل کرے جن پر اللہ تعالیٰ
تو نے اپنا فضل کیا یعنی نبیوں صدیقین شہد
اور صالحین۔ میں نے آپ کی یہ آواز اس کر
معلوم کر لیا کہ آپ سے سفر آخرت کو اختیار
کر لیا ہے۔ دُعا کی و سلم،

وَسَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ
لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَعُوا فِي
دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَمُوتُ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَتْ مَا قُبِضَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفِنَ فِي

اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي النَّوْصِ
الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يَذْهَبَ
فِيهِ أَذْهَبُوا فِي مَوْضِعٍ
حَسْبَ إِسْمِهِ رِزْقُهُ الْبَرِّ بِلَيْتٍ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى
وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبُ
أَنَّهُ لَنْ يُفَيِّضَ رَيْبِي حَسْبِي
يَوْمِي مَعَكَ لَا مِنْ الْجَنَّةِ ثُمَّ
يُخْبِرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ
بِهِ وَرَأَى أَنَّهُ عَلَى نَجْوَى
عَلَيَّ عَلَيْهِ ثُمَّ آتَاهُ
فَأَخْبَصَ بَصَرُهُ إِلَى الشَّعْبِ
ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ ارْجِعْ
إِلَى عَلِيٍّ قُلْتُ إِذَنْ لَكَ عَائِشَةُ
قُلْتُ وَعَوَّضْتُ أَنَّهُ الْخَلِيفَةُ
الَّذِي كَانَ يُخْبِرُ نَبِيَّ
وَهُوَ صَاحِبُ فِي قَوْلِهِ أَنَّهُ
لَنْ يُفَيِّضَ رَيْبِي حَسْبِي يَوْمِي
مَعَكَ لَا مِنْ الْجَنَّةِ ثُمَّ
يُخْبِرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ

موتے وہاں کرنا ہے جہاں وہ اپنا دفن
ہونا پسند کرتا ہے۔ اس نے آپ کو آپ کے
بستر کی جگہ ہی دفن کرنا چاہیے۔
(ترمذی)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے تدریسی کی حالت میں فرمایا اگر کسی
نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی
جب تک کہ اس کا جنت کا ٹھکانا اس کو نہیں
دکھایا جاتا جب وہ اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ
لیتا ہے۔ اس کو اختیار دے دیا جاتا ہے یعنی وہ
خواہ دنیا میں رہے یا عالم آخرت میں چلا جائے
عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس موت کو بھیجا گیا اس وقت آپ
کا سر ہمارے میری دان پر تھا کہ آپ پر غشی
طاری ہو گئی پھر آپ کو پوچھ لیا اور آپ نے
چھت کی طرف دیکھا اور فرمایا اے اللہ
میں تیرے علی کو پسند کرتا ہوں۔ میں نے عرض
کیا۔ آپ ہم کو اختیار نہیں کریں گے عائشہؓ
کہتی ہیں کہ آپ کے الفاظ اس کو مجھ کو وہ
حدیث یاد آئی جو آپ نے تدریسی کی حالت
میں ہم سے بیان کی تھی یعنی یہ کہ کسی نبی کی روح

لَا يَزِيدُكَ حِلْمًا وَلَا يَنْقُصُكَ عَظَمًا
حَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ
أَلَمْ يَكُنِ الرَّسُولُ الْأَمَلُ
مُتَّقِي عَلَيْهِ

اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک
کہ اس کا ٹھکانا جنت میں نہیں دکھادیا جاتا اور
پھر اس کو اختیار نہیں دے دیا جاتا کہ خواہ وہ
دنیا میں قیام کرے خواہ وہ عالم آخرت میں
چلا جائے عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے
وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری
کلام یہ الفاظ تھے۔ اللهم انزلني الاصل الذي دناي سلم

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
وَأَمَّا أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
تَوَكَّلْ وَأَتَاخِي فَاسْتَفِيزُ
لَكَ وَأَدْعُوكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ
وَأَتَاخِيكَ وَاللَّهُ إِنْ لَمْ يَكُنْ
حُبٌّ مَوْفَى ذَلِكُمْ كَانَتْ
ذَلِكَ تَقُلْتُ إِنْ يَدْرِي مَا
مَعْنَى سَابِقُفٍ أَذْوَاجُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَلْ أَرَادَ أَنَا فَقَدْ
كُنْتُ أَذْوَاجُ دُمْتُ أَنْتَ
أَمْ يَرْبِي إِلَى إِيَّايَ يَكُونُ بَيْنَهُ
وَأَعْبَدُكَ أَنْ يَقُولَ أَفْعَالُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک
روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں
ورد کی شدت کی حالت میں کہا کہ میرا سر
(دکھنا ہے) آپ نے یہ سن کر فرمایا۔ وہ یعنی
موت اگر واقع ہوئی اور میں زندہ ہوا تو تیرے
بے دماغ مغفرت کر دوں گا۔ اور تیرے درجہ
کی بلندی کے لئے بھی دعا کروں گا۔ عائشہ رضی
لہ عنہا نے عرض کیا کہ آہ مصیبت و ہلاکت قسم ہے
خدا کی! میرا خیال یہ ہے کہ آپ میری موت
کو پسند فرماتے ہیں اگر ایسا ہوا یعنی میں مر گئی
تو آپ اس دن کے آخری میں اپنی کسی بیوی
کے ساتھ شب بانی فرمائیں گے۔ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! اپنے دوسرے
اور اپنی موت کا ذکر چھوڑو اور میرے دوسرے

أَوْ يَمُوتُ الْمَمْنُونُ
تَمَرْتُ يَا جَدِّ اللَّهِ
وَيَكْفِيكَ الْبُؤْسُ
يَكْفِيكَ اللَّهُ وَرَبِّي الْيَوْمُ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور میری موت کے ذکر میں مشغول ہو۔ رسول اللہ
فرماتے ہیں کہ ان الفاظ کے میرا نشانہ یہ تھا
کہ میں نے قصد کیا تھا یا میں نے اس کا ارادہ
کیا تھا کہ کسی شخص کو کبھی کہو کہ بیکرا اور ان کے
بیٹے کو بلادوں اور ان کے لئے رخصت کی
وعیت کروں تاکہ پھر کہنے والے کچھ نہیں
اور اگر وہ ذکر میں سمجھنے لگے اپنے دل میں کہا
کہ خداوند تعالیٰ ابو بکر کی خلافت کے علاوہ
دوسرے کی خلافت کا انکار کرے گا اور
مسلمان اس کی خلافت کی مخالفت کریں گے
یا خداوند تعالیٰ ابو بکر کی خلافت کے سوا
دوسرے کی خلافت کی ممانعت کرے گا اور
مسلمان انکار کریں گے۔ (بخاری)

وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ الْحِمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَزَاءِ
بِئِ الْبَيْتِ قَوْلَهُ فِي ذَاتِ
أَجَلٍ صَدَّاعًا وَكَانَ أَحْوَجَ
وَأَزْوَاجًا قَالَ بَلْ أَرَادَ بَيْنَهُ
وَأَمَّا أَنَا فَقَالَ بَلْ أَرَادَ بَيْنَهُ
تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ وَأَنْتُ أَنْتَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک روز بیعت کے
تہرستان میں ایک خزانہ کو دفن کر کے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس واپس تشریف
لائے اور مجھ کو اس حال میں پایا کہ میں درود
کی تکلیف میں پڑی تھی اور کہہ رہی تھی
آہ میرا سر آپ نے سن کر عائشہ رضی اللہ عنہا
سردرد کرتا اور دکھاتا ہے۔ پھر آپ نے
فرمایا اور میں میں تمہارا کیا نقصان ہے اگر

وَمَنْ عَلَى رَسُولٍ اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَيْتُ
اللَّهُ مِنْ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ يُسْجِنُ
عَيْنًا تَرَوْنَهُ الْقُرْآنَ
اس روز سے ابو بکرؓ کا نام لیتے ہو گیارہویں
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کہ جس جماعت میں ابو بکرؓ موجود
ہوں تو مناسب نہیں کہ ان کے علاوہ کوئی
شخص امام بنے۔ درہدی کہتے ہیں یہ حدیث غریبہ۔
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ قَرِيبٌ۔

مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب فضائل کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَجَالِسُ أَهْلَهُمْ أَهْلًا وَمَوَدَّةً
جَبِينًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهَا
خَبْرٌ شَدِيدٌ مُزْنٌ وَمَا فِيهَا
مَوْجِدَةٌ قَالَتْ يَا عَائِشَةُ مَا لِي

وَصَبَّحْتُ عَلَيْكَ وَفَقَنْتُ فُلْتُ
لَكَ يَا بِلْتَةَ اللَّهِ وَأَفَقَنْتُ
ذَلِكَ لَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي
فَعَرَسْتُ فِيهِ بِحُضْرٍ
نَسَا بِلْتُ قَتَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَقَنْتُ
فِي وَجْهِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔
تم مجھ سے پہلے مر جاؤ۔ میں تم کو کفن دوں گا۔
میں تم پر نماز پڑھوں گا۔ ادا میں تم کو دفن
کر دوں گا۔ میں نے عرض کیا تو کیا کہیں آپ کو
دیکھ رہی ہوں قسم بھلا کی قسم اگر آپ نے ایسا
کیا تو میری تعبیر تکفین وغیرہ کی، تو آپ گھر
واپس آئے ہی اسی کسی نبی کے ساتھ شب بیاں
ہلے گئے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مسکرائے اور یہی وقت ہے آپ کی اس ملاقات
کا سلسلہ شروع ہوا جس میں آپ نے وفات
پائی۔ (روایت)

تَرْكِبَةُ النَّبِيِّ ﷺ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَوَدُّ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي شَيْءٍ وَلَا تَدْعُهُمْ وَلَا تَدْعُهُمْ وَلَا
يَبُولُونَ وَلَا تَدْعُهُمْ بَنِي تَرْكِبَةُ
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد نہ ٹوکوں دینا چھوڑا
نہ دم نہ ڈکوں گری چھوڑا اور نہ کوئی اونٹ اور
نہ کسی چیز کی وصیت کی۔ (مسلم)

مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ

حضرت ابو بکرؓ کے مناقب و فضائل

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ
حضرت عائشہؓ یہ کہتی ہیں کہ ایک روز

عَدَدٌ مُّجْمُوعٌ لِّمَا قَالَ نَعَمْ
قُلْتُ وَآيَاتُ خُصَالَتُ آيَاتُ
بِكْرٍ قَالَ بَلَى جَمِيعُ خُصَالَتِ
عُمَرَ تَحْتَ سِتْرَةِ وَاجِدَةٍ قَبْلَ
خُصَالَتِ آيَاتِ بَكْرٍ عَمَّا رَوَى
(روایت)

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عثمان کے مناقب فضائل کا بیان

فصل اول

عُمَرُ عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُطَهَّرًا عَافٍ بِبَيْتِهِ كَأَنَّهَا
عَنْ فَخْرٍ يَوْمَ آتَا فَتَابَهُ
فَأَسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنَ
لَهُ وَهُوَ يَخْلُفُ النَّبِيَّ
فَقَعَلَ فَتَابَهُ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ
فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَخَلَفَ
فَتَابَهُ اسْتَأْذَنَ عَلِيٌّ فَخَلَفَ
عَلِيٌّ فَتَابَهُ وَتَابَهُ وَسَوَى
بَيْنَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ
عُمَرُ عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ
عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ
يُطَهَّرُ بِمَاءٍ عَذْبٍ يَأْتِيهِ مِنْ
بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فَتَابَهُ
عَنْ فَخْرٍ يَوْمَ آتَا فَتَابَهُ
فَأَسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنَ
لَهُ وَهُوَ يَخْلُفُ النَّبِيَّ
فَقَعَلَ فَتَابَهُ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ
فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَخَلَفَ
فَتَابَهُ اسْتَأْذَنَ عَلِيٌّ فَخَلَفَ
عَلِيٌّ فَتَابَهُ وَتَابَهُ وَسَوَى
بَيْنَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ

فرمایا۔ عائشہ! اور وہ آؤ تم بھی دیکھو چنانچہ
میں گئی اور آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر اپنی
ٹھوڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کان میں
پر رکھ لی اور میں نے کدے اور کدے درمیان
سے اس عورت کو دیکھنا شروع کیا تو ٹھوڑی میرے
بعد آپ سے پھر رہی فرمایا اور میں نے ہر دفعہ
یہی کہا کہ ابھی نہیں۔ اور اس سے میرا مشاہدہ یہ
تھا کہ میں یہ معلوم کر دوں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم میں میرا کتنا مرتبہ مجھ سے کتنی محبت ہے
اچانک عمر آگے اور جو لوگ کھڑے عورت
کا تماشا دیکھ رہے تھے وہ ان کو دیکھتے ہی باہر
اُدھر تفرق و منتشر ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ انسانوں
اور جنوں کے شیطان عمر کے خوف سے بھاگتے
ہیں عائشہ یہ کہانیاں کہہ کر اس کے بعد میں ہیں
چلی آئی۔ (ترمذی یہ حدیث صحیح غریب ہے)

حضرت عائشہ یہ کہتی ہیں کہ ایک چاندنی
رات میں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
سر شاہک میری گود میں تھا۔ میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ! کیا کسی کی اتنی نیکیاں بھی ہیں جتنی
آسان ہر شے میں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔

فَانْظُرِي قَبْلَكَ فَتَحَنَّنَ اللَّهُ عَلَيْكِ
عَلَى سِتْرَتِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَنَّنَتْ أَفْظَرُ
إِنْ بَقَا مَا بَقِيَ مِنَ الْمَلَكِ إِلَى
وَأَسْلَمَ فَقَالَ لِي أَمَا تَسْمَعِينَ
أَمَا تَسْمَعِينَ لِحُجَّتِ أَقْوَالُ لَوْ
لَا فَتَنْظُرِي مَنْ لَيْسَ عِنْدَكَ إِذْ فَتَحَنَّنَ
عُمَرُ قَا وَفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنِّي لَا تَنْظُرِي إِلَى سَائِلِينَ
الْجَنَّةِ وَلَا إِلَى قُلُوبِ قُرْآنٍ مَوْثُ
عَمَرُ قَالَتْ فَتَحَنَّنَتْ سَرَّاهُ
الْقُرْآنِ وَتَابَ لَهَا الْمَلَكُ
حَسَنٌ فَتَحَنَّنَ عُمَرُ

وَعَمَرُ عَائِشَةُ قَالَتْ بَيْنَمَا
ذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فِي لَيْلَةٍ صَلَوَةٍ
إِذْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ
يَكُونُ لِحُجَّتِ مِنَ الْحَسَنَاتِ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَقْدُونًا أَلْبَدِيَّةَ لِكَيْلِكَ
فَقَالَ لَيْتَ رَحْمَةً عَلَيْكَ
يَحْمُودُ سَيِّئًا إِذْ مَقْدُونًا
بِلَاغٍ فَقَالَ مَنْ لِهَذَا قَالَ
أَنَا سَعْدُ قَالَ عَلَيَا بَلَدٌ
قَالَ دَقَّ فِي نَفْسِي خَوْفٌ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَجُمْتُ أَخْرُسُهُ لَكَ عَلَيْهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ تَامَ مَقْدُونًا عَلَيْهِ
غزوہ سے مدینہ میں واپس آکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر دشمن کے خوف
سے نہ سوئے اور فرمایا۔ کاش کوئی مرد صالح
ہوتا جو میری نگہبانی کرنا ایک کام ہے تمہارا
کئی آدمی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پوچھا کون ہے؟ و آواز آئی میں سعد ہوں
آپ نے پوچھا۔ تم کیوں کرتے۔ سعد نے
کہا میرے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی نسبت خوف پیدا ہوا اور میں آپ
کی نگہبانی کرنے حاضر ہوا ہوں۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے کہئے دعا فرمائی
اور یہ سورہ ہے۔ (رقابی وسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقُولُ لِبَنَاتِهِ إِنْ أَمَرْتُ
وَمَا يَهْمُنِي مِنْ بَعْدِي
وَلَنْ يَصِيرَ عَلَيْكِ إِلَّا الْعَالَمَةُ
إِصْبُلُ نَفْسُهَا فَانْتِ عَائِشَةُ
يَعْنِي النَّصْلَ بِبَنِي تَمِيمٍ ثُمَّ دَاوَتْ
عَائِشَةُ لِإِخْوَانِهَا سَعْدِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ فَقَالَ

وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا خَلَّتْ
لَهُ وَلَمْ يَبَالِهْ لَمْ يَخْلُ عَمْرُ
فَلَمَّا خَلَّتْ لَهُ وَلَمْ يَبَالِهْ لَمْ
يَخْلُ عَمْرُ فَمَلَّتْ وَتَوَيْتْ
يَا بَنِي فَقَالَ إِنْ أَسْتَحْيِي
بَنِي رَجُلٍ تَسْتَحْيِي بَنِي
الْمَلَائِكَةِ وَفِي رَوَاتِهِ قَالَ
إِنْ عَمْرُ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي وَفِي
تَحْيِيَّتِ إِنْ أَدْنَيْتُ لَهُ عَمْرُ
فَلَمَّا خَلَّتْ لَهُ وَلَمْ يَبَالِهْ
إِنْ عَمْرُ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي وَفِي

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلُمُّ
رَأْسَهُ أَنْ يَكُونَ لَمْ يَخْلُ عَمْرُ
فَلَمَّا خَلَّتْ لَهُ وَلَمْ يَبَالِهْ لَمْ
يَخْلُ عَمْرُ فَمَلَّتْ وَتَوَيْتْ
يَا بَنِي فَقَالَ إِنْ أَسْتَحْيِي
بَنِي رَجُلٍ تَسْتَحْيِي بَنِي
الْمَلَائِكَةِ وَفِي رَوَاتِهِ قَالَ
إِنْ عَمْرُ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي وَفِي

مَنَاقِبُ الْعَشْرِ تَهْضِي اللَّهُ عَنْهُمْ

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے مناقب فضائل کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ فَانْتِ عَائِشَةُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مناقب فضائل کا بیان

مِنْ سُلَيْمٍ الْجَنَّةِ وَكَانَ لَهَا
عَوْنٌ قَدْ تَسَدَّدَ عَلَى أَهْلِهَا
الْمُؤْمِنِينَ بِحَبْلِ يَفْقَهُ بِشَقِّهِ
يَا رَبِّ بَعِثْ أَنْفَارًا أَلَّا الْقَوْلَ لِي
كَمْ زَيْدٌ وَهَ لَوْ هِيَ جَمْعٌ
كَمْ زَيْدٌ وَهَ لَوْ هِيَ جَمْعٌ
كَمْ زَيْدٌ وَهَ لَوْ هِيَ جَمْعٌ
كَمْ زَيْدٌ وَهَ لَوْ هِيَ جَمْعٌ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا
أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَهُ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ سَأَلَتْهُ
عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَاوَا
قَالَ سُبْحًا يَا بَنِيَّ لَمَّا دَاوَا
قَالَ سُبْحًا يَا بَنِيَّ لَمَّا دَاوَا
قَالَ سُبْحًا يَا بَنِيَّ لَمَّا دَاوَا
قَالَ سُبْحًا يَا بَنِيَّ لَمَّا دَاوَا
قَالَ سُبْحًا يَا بَنِيَّ لَمَّا دَاوَا
قَالَ سُبْحًا يَا بَنِيَّ لَمَّا دَاوَا
قَالَ سُبْحًا يَا بَنِيَّ لَمَّا دَاوَا

مِنْ سُلَيْمٍ الْجَنَّةِ وَكَانَ لَهَا
عَوْنٌ قَدْ تَسَدَّدَ عَلَى أَهْلِهَا
الْمُؤْمِنِينَ بِحَبْلِ يَفْقَهُ بِشَقِّهِ
يَا رَبِّ بَعِثْ أَنْفَارًا أَلَّا الْقَوْلَ لِي
كَمْ زَيْدٌ وَهَ لَوْ هِيَ جَمْعٌ
كَمْ زَيْدٌ وَهَ لَوْ هِيَ جَمْعٌ
كَمْ زَيْدٌ وَهَ لَوْ هِيَ جَمْعٌ
كَمْ زَيْدٌ وَهَ لَوْ هِيَ جَمْعٌ

مَنْ أَقْبَلَ أَهْلَ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا
أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَهُ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ سَأَلَتْهُ
عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَاوَا
قَالَ سُبْحًا يَا بَنِيَّ لَمَّا دَاوَا
قَالَ سُبْحًا يَا بَنِيَّ لَمَّا دَاوَا
قَالَ سُبْحًا يَا بَنِيَّ لَمَّا دَاوَا
قَالَ سُبْحًا يَا بَنِيَّ لَمَّا دَاوَا
قَالَ سُبْحًا يَا بَنِيَّ لَمَّا دَاوَا
قَالَ سُبْحًا يَا بَنِيَّ لَمَّا دَاوَا
قَالَ سُبْحًا يَا بَنِيَّ لَمَّا دَاوَا

عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ بِصَالِي عَلَيَّ
مِنَ الْحَقِّ لَقَدْ أَخَذَ بِي قَالَتْ
أَمَّا الْآنَ فَمَعَا أَتَالِحِينَ سَارِقُ
الْأَمْرُ الْآنَ قَالَتْ فَانْطَلِقْ
أَنْ يَبْرِيئِيلَ صَلَاتُكَ يَا رَحْمَتِي
الْقُرْآنُ إِنَّ عَلَيَّ سِتْرَةً مَوْجُودَةً
عَارِضَتِي بِهِ الْغَامُ مَوْجُودِي
وَلَا أَمْرِي إِلَّا جَلَّ الْأَذْكَاءُ فَكُنْ
فَاتَّقِ اللَّهَ وَاصْبِرْ فَإِنَّ
نِعْمَ الشَّكْتَ أَتَاكَ لَيْكَيْتُ
فَلَمَّا رَأَى جَنَّتِي سَارِقُ
الْبَارِيَّةَ قَالَتْ يَا فاطمة الّا
تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةً
لِأَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ سَيِّدَةً
لِأَهْلِ مِيثَقٍ وَخَيْرٌ رَأَيْتُ
سَارِقُ إِنَّهُ لَيَكُونُ فِي
وَعِيعَةٍ لَيْكَيْتُ ثُمَّ سَارِقُ
فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَهْلَ الْأَهْلِ
يُتَبَّعُونَ أَهْلَهُمْ فَصَحَّحْتُ
تَشَقَّقْ عَلَيَّ

۲۲۱

کی سردار ہو جائے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: پہلی مرتبہ آپ نے مجھے یہ فرمایا کہ آپ اپنی بیماری میں مذمت پھاڑیں گے یہ سن کر میں روئے لگی پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں آپ سے جاکر ملوں گی۔ تو میں خوش ہو گئی اور بھنے لگی۔ (بخاری و مسلم)

وَقَدْ رَفَعْنَاكَ عَنْ آلِهَتِهِمْ
 إِلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُونَ
 مِثْلًا لِمَا أَشْرَكُوا قَالَتْ عَائِشَةُ
 ذُخِرْتُ حَتَّى أَتَانَا الَّذِي أَفْعَلُ
 قَالَ يَا عَائِشَةُ أَجِيبِي قَائِلِي
 حُجَّتِي بِمَا جَاءَهُ مِنَ اللَّهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی ریت کو مٹا
 کر بچا دیا میں نے عرض کیا۔ آپ رہنے دیجئے۔
 اس کام کو میں کر دے گی۔ آپ نے فرمایا عائشہ!
 تو اس امر سے محبت کر دے کہ میں اس سے
 محبت کرتا ہوں۔ (ترمذی)

مَنَاقِبُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے مناقب فضائل کا بیان

فَعَزَّهَا وَتَمَّهَا ذَنْجَ الشَّاقِ ثُمَّ
يَقْبُحُهَا اَعْصَاءُ ثُمَّ يَبْتَدِئُهَا
مَدَّ اَبْنُ عَبْدِ جَعْفَرٍ قَرَّبَنَا
فُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَحْجِ
فِي الدُّنْيَا اِمَّا قَدْ اِلَّا خَجِ
فَيَقُولُ اِنَّمَا كَانَتْ وَكَانَتْ
وَكَانَ فِي مَنَاهَا وَلَدٌ
مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یاد فرمایا کرتے تھے اور
جب کہیں کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے
گوشت کے ٹکڑے کر کے خدیجہ کی سیلوں
کو بھجوا کرتے تھے میں بعض اوقات آپ سے
کہہ دیا کرتی تھی کہ آپ کے خیال میں خدیجہ
کے سوا دنیا میں کوئی عورت ہی نہ تھی آپ
اس کے جواب میں فرماتے کہ خدیجہ ابھی تھی
اور خدیجہ ویسی تھی اور اس کے بطن سے
میری اولاد ہے۔ (بخاری)

وَعَنْ ابْنِ سُلَيْمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا
جِبْرِيلُ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ
قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى
مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ

ابو سلمہ کہتے ہیں کہ عائشہ نے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز
مجھ سے فرمایا اے عائشہ! یہ جبریل ہیں تم
کو سلام کہتے ہیں عائشہ یہ کہتی ہیں کہ میں نے
کہا وہ علیہ السلام ورحمۃ اللہ عائشہ یہ کہتی ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس چیز کو دیکھتے تھے جن
کو میں نہ دیکھتی تھی۔ (یعنی جبریل کو)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اُرِيْتُ فِي الْمَنَامِ
ثَلَاثَ لَيَالٍ يَجِيئُ بِلَالُ الْمَلِكِ
فِي سَرَّوَةٍ مِنْ حَرَبِ

حضرت عائشہ یہ کہتی ہیں کہ ایک روز
رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا تم کو میں نے تین
رات مسلسل خواب میں دیکھا۔ تم کو فرشتہ
ریشم کے ایک ٹکڑے میں لانا اور مجھ سے
کہنا۔ یہ آپ کی بیوی ہیں میں تمہارے

قَالَ فِي هَذِهِ اِمَّا سَلَامٌ
تَنَكَّبَتْ عَنْ وَجْهِهِ الشَّوْبُ
فَاِذَا اَنْتَوَيْنِ فُلْتُ اِنْ
تَكُنْ هَذَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ
يُمْنُهُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْهَا قَالَتْ اَنَّ النَّاسَ
كَانُوا يَتَخَوَّنُونَ هَذَا الْهَلْهَلُ
يُؤْتِي عَائِشَةَ يَتَغَوَّنُونَ بِذَا بِلَالُ
مِنْ سَلَامَةٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ اِنَّ رِثَاءَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ حَرْبًا بَيْنَ حَرْبٍ وَحَرْبٍ
عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَصَفِيَّةَ
وَسَوْدَةَ وَآلِ حَرْبٍ الْاَعْرَابِ
اَوْ سَلَامَةٍ وَمَا بِلَالُ وَرَسُولُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَلْنَ لَهَا كُلِّهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمُهُ
النَّاسُ فَيَقُولُونَ مَنْ اَلَا اَدْنَى
يُهْدِي اِلَى الْاَمْرِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

چہرے پر ہاتھ اٹاتا اور تم کو پاتا بیٹھنا۔
سچ میں اپنے دل میں کہتا۔ اگر یہ خواب
خدا کی طرف سے ہے تو خدا اس کو پورا
کے گا۔
(بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ یہ کہتی ہیں کہ لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
ہر چہ بچ کر آتے تھے اس دن ۱۲ انتظار کرتے
جس روز کہ آپ میرے ہاں تشریف رکھے ہوئے
یعنی میری باری کے دن کا انتظار کیا کرتے تھے
اور اس سے ان کا منشا بعض رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے مزاج کی خوشنودی حاصل کرنا
تھا۔ عائشہ یہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی بیویوں کی دو جماعتیں تھیں ایک
جماعت میں عائشہ نہ حفصہ اور سودہ تھیں
اور دوسری جماعت میں ام سلمہ اور باقی
بیویاں تھیں۔ ایک دفعہ ام سلمہ کی جماعت
نے ام سلمہ سے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہ کہیں کہ آپ لوگوں سے یہ فرما دیں
کہ جن شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں کوئی دیر پیش کرے وہ ہر پیش کر دے

هَذِهِ تَوْفِيقٌ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ رَبِّهِمَا اللَّهُ يُؤْتِي
مَنْ يَشَاءُ مِنْ غَيْرِ حِسَابٍ

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
تَأْمُرُ بِتَعْمَلُ مَا بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ
إِلَّا اخْتَارًا فَقَدْ هَمَّاسَ قَاهِ
الْقَوْمِ بِذَلِكَ -
حضرت عائشہؓ رہا کرتی ہیں رسول اللہؐ
نے فرمایا ہے کہ عمارؓ کو جب بھی دو کاموں
میں سے ایک کو اختیار کر کے لئے کہا گیا
تو اس نے ہمیشہ سخت ترین اور مشکل کام کو
اختیار کیا۔ (ترمذی)

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فِي هَيْبَةِ الرَّبِّ يُؤْتِي مَا يَشَاءُ
فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَرَأَيْكَ
أَسْمَاءَ إِلَّا قَدْ لُقِيتُ وَلَا
نُسُوءَ حَتَّى أُمَيِّتَ بِهَذَا
عَبْدُ اللَّهِ وَحَتَّى تَمُوتَ
بِتِلْكَ رَبِّهِمَا اللَّهُ يُؤْتِي
مَنْ يَشَاءُ مِنْ غَيْرِ حِسَابٍ -
حضرت عائشہؓ رہا کرتی ہیں کہ ایک رات کو
خلاف معمول رسول اللہؐ نے میرے گھر میں
چراغ جلنے دیکھا۔ آپ نے فرمایا، عائشہؓ
میرے خیال میں آج اس کے تجھ پر ہوا ہے،
تم لوگ اس کا نام نہ رکھنا جب تک میں نام
نہ رکھوں چنانچہ اس بچے کا نام آپؐ نے
عبداللہؑ رکھا اور کچھ دیر پہلے اس کے
اس کے مائیں ملی۔ (ترمذی)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ هَذَا إِلَيْهِ
حَيْثُ كَانَ فَعَلَنَّهُ فَقَالَ
لَهَا تُوَيْفِيْنِي فِي عَائِشَةَ
فَإِنَّ اللَّهَ لَيُرِيَنِي وَ
أَنَا فِي تَوْبِ إِمْرَأَةٍ إِلَّا
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ أَلَيْسَ
إِلَّا إِلَيْهِمْ أَذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
ثُمَّ أَهْنُ دَعَوْتُ فَاطِمَةَ
فَأَرَسَلَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ
فَقَالَ يَا بِنْتُ أَلَا يُحِبُّونَ
مَا أَرَجَبَ قَالَتْ بَلَى قَالَ
فَأَجَبْتِي هَذِهِ مُتَّقَرٌ
بَعْدَهُ -
خواہ رسول اللہؐ اس وقت کسی بیوی کے ہاں
تشریف رکھتے ہوں چنانچہ تم اس سلسلہ میں
رسول اللہؐ سے اس کے متعلق عرض کیا۔
رسول اللہؐ نے علیہ وسلم نے ان کی اس
خواہش کے جواب میں فرمایا کہ تم مجھ کو عائشہؓ
کے معاملہ میں اذیت نہ دو۔ اس لئے کہ میرے
پاس کسی عورت دیوی کے کپڑے پہنا دیا
حالت میں وہی نہیں آتی مگر عائشہؓ کے
کپڑے میں۔ تم اس سلسلہ میں یہ مستحکم کہنا یا رسول اللہؐ
میں آپ کو آج ریت پہنچانے سے تو یہ کرنی ہیں۔
پھر ام سلمہؓ کی جماعت نے فاطمہؓ کو بلایا۔
اور ان کے ذریعہ انہی اس خواہش کو رسول اللہؐ
صلی اللہ علیہ وسلم پہنچایا۔ فاطمہؓ نے
اس بارے میں آپؐ سے گفتگو کی۔ آپؐ نے فرمایا
بیٹی! کیا تو اس سے محبت نہیں رکھتی جس
سے میں محبت رکھتا ہوں فاطمہؓ نے کہا ہاں
آپؐ نے فرمایا تو تم عائشہؓ سے محبت کرو۔ (ترمذی)

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرِيلَ
جَاءَ بِمُؤْتَرَعًا فِي خَوْفَةٍ
خَرِيصٌ يَخْصُرُ آدَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
-
حضرت عائشہؓ یہ کہتی ہیں کہ جبریل ان کی
ان کی شکل صورت کی کوئی چیز سر پر نہیں
پہنتے کہ رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
لائے اور کہا یہ آپ کی بیوی ہیں دنیا و آخرت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَيْنُ الْأَصْبَحِ

فِي

اسْتِزْكَاتِهِ السَّيِّدَةِ عَائِشَةَ عَلِيٍّ الصَّحَابَةِ

لِلْأَمَامِ الْمَلِكِ الْكَافِلِ لِسُورَةِ السُّوْطِ

بِتَصْحِيفَاتٍ عَدِيدَةٍ وَتَعْلِيقَاتٍ مُفِيدَةٍ

لِلسَّيِّدِ سُلَيْمَانَ التَّوْدِي

مُعَاضِدِ وَتَرْجُمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

طُبِعَ فِي أُرْدُوَاكِطِ مِ سَنَةِ بَكْرَاشِي بِبَاكِسْتَانِ

بِإِذْنِ اللَّهِ تَحْقِيقُ الْحِكْمَةِ

لِحُكْمِ اللَّهِ وَكَأَنَّكَ عَبْدٌ مِنَ الَّذِينَ اصْطَفَى مِنْ أَجْلِ خَلْقِهِ فِيهِ كِتَابُ
الْإِجَابَةِ لِتَرَادُفِ اسْتِدْرَاكِهِ عَلَى النَّصَابَةِ لِلْإِمَامِ بِدْرُ الْكَلْبِ بْنِ الزُّرَيْشِيِّ ٢٢
زِيَادَةَ مَا يَسْتَرْسِمُ بِمَعْنَى تَبَيُّنِ الْأَصَابَةِ فِي اسْتِدْرَاكِهِ عَلَى النَّصَابَةِ « وَقَدْ
سَبَقَ الشَّيْخُ بِدْرُ الْكَلْبِ إِلَى التَّالِيفِ فِي ذَلِكَ كَلَامًا أَبُو مُصَوِّرٍ وَلِجَنِّ بْنِ مُحَمَّدٍ
بْنِ عَلِيٍّ بَيْنَ طَاهِرِ الْبَغْدَادِيِّ الْفَقِيهِ الْحَقِيقِ الْمَشْهُورِ فِي ذَلِكَ كِتَابًا أَوْ رَوِيهِ
خَمْسَةَ وَعَشْرَ مِائَةِ ثَابِتًا سَائِدًا عَنْ شَيْخِهِ وَقَدْ إِنَّمَا يَدْعُو عَبْدُ اللَّهِ بِنَ مَقْبِلِ
عَنْ الطَّلَاحِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو إِلَى لِحْجَنِ بْنِ الْخَزَارِيِّ عَنْ الْخَزَارِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ
بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَمْسَةٍ -

بِإِضْلَاحِ عَائِشَةَ

أَخْبَرَنَا الْبَصْرِيُّ عَنْ سَالِمَةَ الْأَخْزَجِيِّ الْحَاكِمِ فِي الْمُسْتَدْرَكِ عَنْ عَرَفَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا
أَعْلَمَ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَالْعِلْمِ وَالشَّعْرِ وَالطَّبِيعَةِ مِنْ عَائِشَةَ ، وَأَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَحَقَّقَهُ عَنْ
عَرَفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ قَدْ أَخْبَرْتِ السَّنَنَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّعْرَ
الْعَرَبِيَّةَ عَنِ الْعَرَبِ فَمَنْ أَخْبَرْتَ الطَّبَّ ؟ فَقَالَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ رَجُلًا سَقَامًا وَكَانَ اطِّبَّاءُ الْعَرَبِ يَأْتُونَهُ فَاغْتُلُّوا مِنْهُ ، وَأَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ مَرْقِيٍّ
قَالَ وَلِلَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّصَابَةَ يَدْعُو النَّاسَ عَائِشَةَ عَنْ الْفَرَاخِشِ ، وَأَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ
قَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ أَفْقَهُ النَّاسِ وَأَعْلَمَ النَّاسِ وَلِحْجَنِ النَّاسِ رَأْيًا فِي الْعَامَةِ وَلَقَدْ خَرَجَ

لَهُ وَالطَّبَّاءُ فِي بَسْنَدِهِ كَمَا فِي زُرْقَانِي عَنْ الْمَوَاهِبِ خَمْسَةً -

٢٣٤ وَاجِبُ الْإِشْرَافِ عَلَى كَلَامِ سَعْدِ بْنِ جَعْفَرٍ ٢٢٣

عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ لَوْ جَمَعَ عِلْمُ النَّاسِ كَلِمَةً لَمْ يَزَلْ يَنْتَهِزُهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَكَانَتْ عَائِشَةُ أَوْ سَعْدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، وَأَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ مَوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا
أَفْقَهُ مِنْ عَائِشَةَ ، وَأَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ الْأَخْفِيفِ قَالَ سَمِعْتُ خُطْبَةَ أَبِي بَكْرٍ وَعَمْرٍو وَعُمَانَ
عَلَى الْخُلَفَاءِ وَهَلْ جَزَأَ فَمَا سَمِعْتُ الْكَلِمَةَ مِنْ قَوْلِ الْخُلَفَاءِ فَخُتِلَ الْخُتْلُ وَكَانَ أَحْسَنَ مِنْهُ مَنْ فِي
عَائِشَةَ وَضَى اللَّهُ تَعَالَى وَأَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَالَ كَلْبُ بْنُ تَيْمٍ لَمْ يَكُنْ
أَحَدًا مِنَ النَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ اللَّهُ تَعَالَى وَهُوَ يَنْتَهِزُهَا ، وَاللَّهُ مَا أَقُولُ غَضًا
أَنْ يَخْرُجَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْ صَوَابِي ، قَبْلَ وَمَا هُنَّ قَالَتْ كَلْبُ بْنُ تَيْمٍ بَصُورِي ، أَلَمْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَوَّجَنِي وَأَتَانِي سَبْعَ سِنِينَ وَكَانَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنَا
أَبْنَةُ تِسْعٍ وَتَزَوَّجَنِي بِكَبْرٍ وَكَانَ يَأْتِيهِ الْوَحْيُ وَأَنَا وَهُوَ لِحَافٍ وَاحِدٌ وَكَانَتْ مِنْ
أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيْهِ وَنَزَلَ فِي آيَاتِ الْقُرْآنِ كَادَتْ الْأُمَّةُ تَهْلِكُ فَيُخَالِدُهَا رَبُّنَا
جَبْرِيلُ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ فَتَاهُ خَيْرِي وَبِقَبْضِ فِي بَيْتِي لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ خَيْرِي لِلْمَلِكِ إِلَّا
أَنَا -

بَابُ الطَّهْلَةِ

رَوَى يَعْقُوبُ بْنُ سَفْيَانَ الْقَسْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ سَالِمَةَ الْأَخْزَجِيِّ الْحَاكِمِ
سَعْدِ الْقَطَّانِ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ عَطَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ
خَلَعْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّتَاهُ إِنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ أَفْطَنُ
أَخْطَرُ جَابِرُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْلَجَاؤُ الْخُتَانِ فَقَدْ وَدَّ
الْفُتْلُ يُوجِبُ الرَّجْمَ وَلَا يُوجِبُ الْفُتْلُ ، أَخْرَجَ أَبُو مُصَوِّرٍ الْبَغْدَادِيُّ فِي كِتَابِهِ بِسْنَدٍ
فِيهِ مِنْ جَعْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَالَةَ عَنْ عُمَرَ الْخَزَارِيِّ عَنْ أَبِي بَالَةَ عَنْ عَائِشَةَ
فَقَالَ لَهَا إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ مَا بَالِي عَلَى ظَهْرِي حَتَّى أَسْتَحِبَّ أَمْرًا عَلَى الشَّيْءِ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَرَجِبُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهَا إِنَّ عَائِشَةَ تَنْتَهِزُهَا هَلْ عَلِمْتَ مَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من لم يوتر فلا صلوة له فبلغ ذلك عائشة فقالت
من سمع هذا من ابني القاسم عابدين العهد وما شئت انا قال ابو القاسم صلى الله عليه
وسلم من جاء بصلوات فانس يوم القيامة حافطاً على وضوئها ومواقيتها وركوعها
وسجودها لم ينقص منه شيئاً كان لا يعد الله عهد ان لا يعذب به ومن جاء وقد
انقص من شيء فليس له اعدن الله عهد ان شاء من بهما واخرج ابو
القاسم عن النبي صلى الله عليه وسلم في الحديث ان القاسم بن محمد قال بلغني ان عائشة
من اباهم فيقول ان المرأة تقطع الصلاة فقالت كان رسول الله صلى الله عليه
يعلم تقم رجلي بين يدي ويحذر ان يفسد فافوضها واصله في الصحيح و
اخرج البيهقي في سننه عن ابني تحريك ان اباهم ردوا خطب فقال من ادركك
فلا تتركه فذكر ذلك لعائشة فقالت كذب ابو الهيثم كان النبي صلى الله عليه وسلم
يصوم فيوتر واخرج مسلم عن انس قال كان عمر يضرب الكفاين على الصلاة بعد
العصر واتهم عن طائفة من عائشة قالت وهو عمر نعماني رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان يتحرى طلوع الشمس وغروبها.

باب الجنائز

اخرج مسلم عن عباد بن عبد الله بن الزبير ان عائشة امرت ان يهرجنا انما
سعد بن ابني وقاص في المسجد فخصلي عليه فانكر الناس ذلك عليها فقالت
ما يسرع ما نسي الناس ما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم علي ما فعل
الذي في المسجد اخرج الشيخان عن عبد الله بن ابني مليكة قال فوفيت ابنة
لعن بن عوفان فحشا المشعر واخرجها بن عمر بن عباس فقال عبد الله بن
عمر بن الخطاب في مسند رجل من بني عبد الله بن عباس ان وفيت بمكة كما كان

صلى الله عليه وسلم بعد تنزيل سورة المائدة قال ان عائشة اخبرني ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم لما نزلت عليه سورة المائدة لم يزد على المسح
على النساء فبلغنا خبره ذلك انتهى الى قول عائشة وعمل به على النساء
الخفاف قال ثعلب لاولاد لها واخرج الدارقطني في سننه من طريق هشام
بن عروة عن ابني عن عائشة انها لما قول ابن عمر في القابلة الرضوخ فقالت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقتل وهو صائر ثم لا يتوضأ واخرج مسلم والنسائي
عن عبيد بن عمير قال بلغني ان ابن عمر يا موالئنا اذا اغتسل ان ينفض
رؤسهن قالت افلا يامرهن ان يغسلن رؤسهن لقد حكمت اغتسل انا ورسول الله
صلى الله عليه وسلم من اناه واحد ما يزيد علي ان افرغ على راسي فارتفت افراغات
ولفظ للناسي وما انقض لي شغل ولا تخرج ابو منصور والبيهقي في كتابيه من طريق
محمد بن عمر بن يحيى بن عبد الرحمن بن حاطب عن ابني عمر بن قيس قال من غسل
ميتا اغتسل ومن لم يملح فبلغ ذلك عائشة فقالت او يتنجس وفي المسامير
وما على رجل لو حمل عودا.

باب الصلوة

اخرج الطبراني في الاوسط من طريق محمد بن عمر بن ابني سلمة عن ابني هريرة
عن النخاسين الخفاف لاولاد لها مثل النخاسين وقال ثعلب ليس للناسين واحد من
لفظها كالنساء ولا واحد لها وقيل لاولاد لها وفي الحديث ان عائشة صلى الله عليه وسلم
بست سرية فامرهم ان يسجدوا على المشاؤون والنخاسين المشاؤون والنخاسين المشاؤون
قال ابن الزبير وقال حمزة الازهيدي في كتاب الملائكة النخاسين المشاؤون والنخاسين المشاؤون
من فضيلة الرأس كان العلماء والموازية ياخذة له على رؤسهم خاصة دون غيرهم قال زاهد
ذكر النخاسين في الحديث فقال من تعاطى تفديده هو الخفاف حيث لم يفرح فارسية والنخاسين
فيه زائدة انك العرب لغيره صلى الله عليه وسلم في الحديث انتهى في سنن الدارقطني جلد واحد

عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم في الجنائز

تسألوه عن آخرهم أن الله إذا أراد بعد كل خير أن يقض لكم قبل موته بعام ملكاً يوفقه
ويسد حتى يقول الناس مات فلان على خير ما كان فإذا حضر رأى قوابله ووجهه
تجمع بنفسه أو قال تجتمع نفسه ذاك حين يحب لقاء الله وأحب الله لقاءه
وإذا أراد بعد سوء قضى له قبل موته بعام شيطاناً فأفترسه حتى يقول الناس
مات فلان على شر ما كان فإذا حضر رأى ما نزل عليه من العذاب قبلتم نفسه
ذاك حين كره لقاء الله وكره الله لقاءه -

باب الصيام

أخرج أحمد عن يحيى بن عبد الرحمن عن أبي عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم
الشهر تسع وعشرون فذكر ذلك لعائشة فقالت يرحم الله أباه عبد الرحمن إنما
قال الشهر قد يكون تسعاً وعشرين وأخرج ابن أبي شيبة عن سعيد بن عثمان
عبد الله بن عمر بن الخطاب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أمانة لا تكذب ولا
تغيب الشهر كن أو كن أضرب الشاة وقبض الإجماع فقالت عائشة يغفل الله
لأبي عبد الرحمن إنما هي أمي صلى الله عليه وسلم شاءك شهر فافترق التسع وعشرون
فقبل يارسول الله أنك أبيت شهر فافترق وإن الشهر يكون تسعاً وعشرون أو
الترجم تساعون عبد الملك بن أبي بكر بن عبد الرحمن عن أبي بكر بن عبد الرحمن
قال سمعت أبا هريرة يقول في قصصه من أدركه الجوع جناً فلا يصم فقال
فذكرت ذلك لعبد الرحمن بن الحارث فذكر لي إياه فذكر ذلك فأنطق
عبد الرحمن وأنطق معه حتى دخلنا على عائشة وأمر سلمة فأباه عبد الرحمن
عن ذلك قال فكلمناهما قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم جناً من غير علم

باب الحج

أخرج البيهقي في سننه عن سالم بن عبد الرحمن عن أبي عمر سمعت عمر يقول إذا رميتهم
وحلقوا ففعل كل شيء إلا النساء والطيب قال سالم وقالت عائشة كل
شيء إلا النساء أنطيت رسول الله صلى الله عليه وسلم لحله قال سالم وسنة رسول
الله حتى أن تتبع وأنعم البخاري ومسلم عن عمر بنت عبد الرحمن أن زياد بن أبي
سفيان كتب إلى عائشة أن عبد الله قال من أهدى من أبا هريرة عليه السلام على
الواجب حتى يضرب الحجر وقد بعث محمد بن أبي بكر قال قلت لعائشة
ليس كما قال ابن عباس أن اختك قالت هل هدى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فردت هدايته رسول الله صلى الله عليه وسلم فهدت فهدت بها مع أبي فلم يجر عليه شيء
أحله الله له حتى يخرج الهدى وأخرج البيهقي في سننه عن الزهري قال أول من
كفنه لعمر بن الخطاب وبين حجر السدة في ذلك عائشة فأنكر في عروة وعقبان

له راجع المستند المطبوعة ص ٢٢٣، له وأخبره أحمد في مستندك لم يلفظ أخر ص ٢٢٣

عائشة قالت ان كنت لا فخذ فلا تخذ حتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فيبعث
بعده به مقتدراً وهو مقيم بالمدينة فتركها ليجتنب شيئاً حتى يخرج منه فسلمنا
بلغ الناس قول عائشة هذا اخذ ولبه وتركوا فتوى ابن عباس اخرج البخاري
وسلم والنسائي عن محمد بن المنقر قال سألت ابن عمر عن الطيب عند الاحرام
قال لان اظلي بالشارح الى من ان ينضع طيباً فذكرت ذلك لعائشة فقالت
يرحم الله ابا عبد الرحمن قد كنت اطلب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيطرب
في نسائه فتر يصبح محرماً فينضم طيباً واخرج البخاري عن مجاهد ان عروة سألت
ابن عمر عن احرام رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان عروة احدها في رجب وكذا
ان عروة عليه وسعنا استبان عائشة في المحرم فقال عروة الا تستمعين في يوم الموضع
الى ما يقول ابو عبد الرحمن قالت وما يقول قال يقول عمت رسول صلى الله عليه وسلم
اربع عمل احداهن في رجب فقالت يرجم الله ابا عبد الرحمن ما اعتمر رسول الله صلى
عليه وسلم الا وهي معه وما اعتمر في رجب قطه واخرج ابوداود والنسائي وابن ماجة
عن مجاهد قال سئل ابن عمر عن احرام رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فقال فترين ففأ
عائشة لقد علم ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اعتمر فلا بأسوا حتى
قربها بالحجة الوداع واخرج الشافعي والبيهقي عن مالك عن ابيه انه كان يفتي النساء
اذا حرم من ان يقطعن الخفين حتى يخبرته صفيته عن عائشة انها فتيت النساء اذا حرم
ان لا يقطعن فانتفى عنه واخرج ابوداود ابن خزيمة عن سالم بن عبد الله بن
عمر كان يصنع ذلك ثم حدثه صفيته بنت ابى عبيد ان عائشة حدثتها ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كان يرضع النساء الخفين فتركه فالتك داوود
الزام لمحمد بن كتاب المناسك الكبير عن مجاهد ان عائشة كانت تقول لا تجزى
من ابن الزبير يفتي المرأة المحرمتان تاخذن من شعر اربع اصابع واتهما يكفيا بها

بأية على امرنا جهم أو ما ملكك ايها النمر وألهم خير المؤمنين فمن ابنتي وراثة
ما زوجه الله اوما ملكه فقد عدل واخرج مسلم ولا ربيعة عن الشعبي قال دخلت
على فاطمة بنت قيس فسا اتهما قضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم عليهما فقالت
طلعهما زوجها البتة فها سمعته الى النبي صلى الله عليه وسلم في السكنى والتفقه
قالت فلم يحل لي سكنى ولا نفقة واخرج البخاري تعليقا وابوداود عن عروة
قالت لقد عابت عائشة اشدا العيب بنى حديث فاطمة وقالت انها كانت في
منزل وحش فخيفت على ناحيتها فلذلك فتيت لها رسول الله صلى الله عليه وسلم
واخرج مسلم عن عروة قال قال نزيح ابن سعيد بن العاص ابنة عبد الرحمن بن مسعود
فطلعهما فاخرجهما من عنده فاب ذلك عليهما عروة ففأ الوان فاطمة قد رجعت
قال عروة فانبت عائشة فخيرتها بن ذلك فقالت ما لفاطمة بنت قيس خير في
ان تنكح هذا الكذوب

باب جامع

اخرج البخاري من طريق القاسم عن عائشة قالت من شعر ان محمد رأى نكته
فقد اعظم ولكن رأى جبريل في صورته وشكلته ساداً ما بين الافق واخرج مسلم
عن مسروق قال قالت لعائشة يا اماه هل رأى محمد ربه فقالت لقد فتت شعري
رباً اكلت من حنك فاك يا محمد رأى ربه قد كل ب ثم قرأت لا حول ولا قوة الا بالله
هو محمد ورك الا بصاً وهو الاطيب الخبير ولكنه رأى جبريل في صورته مرتين
داوود البخاري عن ابى مليكة قال قرأ ابن عباس حتى اذا استقيا من الرسل وتلاوا
الحكم فذكر ابوا خيفة وتلا حتى يقول الرسول والذين آمنوا معه متى نصر الله
له في القرآن ذلك فالتك هذا الذي دون في كتابنا من عائشة ذلك بقولها انه في تفسير
سورة البقرة انه قال ذلك ابن عباس تفسير الآية وليس من القرآن

فلقبت عروة بن الزبير فذكرت أنه ذلك فقال قالت عائشة معاذ الله والله ما
 وعد الله رسوله من شيء قط إلا علم الله أنه كان قبل أن يموت ولكن كثرزل البلايا
 بالرسول حتى خافوا أن يكون من معمر مكن بغيره وكانت تقر بها قد كثر بها مشقة
 وأخرج الطيالسي في مشد عن مكيول قال قيل لعائشة ان ابى هريرة يقول
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الثوم في غلالة في الدار او الملة والغرس
 فقالت عائشة لم يحفظ ابو هريرة انه دخل ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
 قال الله اليهود يقولون ان الثوم في ثلاث في الدار او الملة والغرس فسمع
 آخر الحديث وكثر مع اوله، وأخرج ابن من ابى حسان الاخرج ان رجلين دخلا
 على عائشة ان ابا هريرة يحدث ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول انما الطيبون
 في الملة والذابة والذرافة الذي ينام في الغرة ان على ابى القاسم ما هكنا كان
 يقول ونحن كان يقول كان اهل الجاهلية يقولون الطيبون في الملة والذابة والذرافة
 ثم قرأت عائشة آيات من مؤمنين في الارض والآية انفس كذا في كتابي قبل
 ان تقرأ آياتها والآية والنور البوارق طهارة قال قيل لعائشة ان ابا هريرة يروي
 عن النبي صلى الله عليه وسلم ان امرأة بنت في هريرة فقالت عائشة ان المرأة كانت
 كافرة قال ولا تملروني علاقة عن ابى هريرة الا هكنا الحديث، وأخرج قاسم بن
 ثابت السرخسي في غريب الحديث عن حفصة بن قيس قال كذا عن عائشة رضي الله
 عنها ومعنا ابو هريرة فقالت يا ابا هريرة انت الذي تحدث عن رسول الله صلى الله
 عليه وسلم ان امرأة عذبت بالنار في جرة حرا لا اطعمها ولا سقيتها ولا حتى تركتها
 تاكل من حشائش الارض حتى ماتت، قال ابو هريرة سمعت من رسول الله صلى الله
 عليه وسلم في نسخة المطبوعة من ٢١٥ سنة مسند جلد ٤ ص ٢٢٢ وأخرج في نسخة ٢٢٢، ٢٢٣
 اخره ايضا في مسند الطيالسي في مسند عائشة ص ١٩٩.

من ذلك الطرف وأخرج البيهقي في سننه عن ابى اسحق عن البراء قال اعلمني
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث عمن كاهن في ذي القعدة فقالت عائشة لقد
 عرفت ارمع عمن عمنه التي سمعها وأخرج البيهقي في سننه عن ابى علقمة قال
 دخل شعبة بن عثمان على عائشة فقال يا ام المؤمنين ان ثياب الكعبة تحجم علينا
 فذكرت فقم الى ابار فحفرها فنعمة ما تثر من ثياب الكعبة فيها اكل لا يلبسها
 الحجب والحائض، فقالت عائشة ما حدثت وبئس ما صنعت ان ثياب الكعبة
 اذا انزع من ثيابها لم يضرها ان يلبسها الحجب والحائض ولكن يعجزها واجعل ثمنها
 في المساكين وابن السكيل،

باب البيع

أخرج عبد الرزاق في المصنف والذرافة والبيهقي في سننه عن ابى اسحق
 السبيعي عن امواته انها دخلت على عائشة في نسوة فساها امرأة فقالت يا
 ام المؤمنين كانت لي جارية اتى بها من زيد ابن ارقم فخان ما شئت الى عطاء
 والله ارا دايها فاجبتها بستانة درهم فقلت عائشة بشما اشتريتها وبشما
 اشتريتها فابى زيد الله انه اجل جهاد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ان
 يتوب فقالت المرأة لعائشة ارايت ان لم اخذ منه الا اراس مالي قالت فاجاب
 موغلة من ربه فانتفى فله ما سلف.

باب النكاح

أخرج الحاكم وصححه عن ابى مليكة قالت سألت عائشة عن متعة النساء
 فقالت بئس وبينكم كتاب الله وقرأت هذا الآية والآن بينكم لغزوهم يحفظون

هذا الحديث في مسند الطيالسي في مسند عائشة ص ١٩٩.

عليه وسلم قالت عائشة العوس انكر من الله من ان يعذب به في جزاءه عا مائة الف
من ذلك كانت كاذبة يا باهرية اذ احدثت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وانظر
كيف تحذف وتخرج البخاري ومسلم عن عروة عن عائشة قال ان الانبياء النبي صلى الله
عليه وسلم حين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ارون ان يعذب عثمان بن عفان الى ان
يشالله حيا ثم من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت عائشة لعن العوس قد قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كذرت ما نكثت ما صدقته وخرجت ايسر عوبة الحسين بن سعيد
لمولي وابو منصور البجلي عن الكشي عن ابي هريرة قال اني سميت جوف لحا كرحيقا
وذكره غيره من ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يحفظ الحديث انما قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان يعذب جوف احدهم فحياء ما خبره من ان يعذب شعرا فجعلت
به تخرج لما كرهت وصحته واليه يفتي في سنة عن عروة قال بلغ عائشة ان باهرية تقول
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان اعتم بسوط في سبيل الله احب الى من يعذب في سبيل الله
وان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ولد الزنا شر الناس وكن الميت يعذب ببكاء أهله فقال
عائشة رحم الله باهرية اما سمعنا هذا لاجابة اما قولها ان اعتم بسوط في سبيل الله
احب الى من اعنت ولد الزنا لاجل انزل فلا فصح المقضية وما ذاك ما المقضية
فكذلك روي في بار رسول الله ما عدا ما انتق الان احدنا له سارية سودا عند
وتعني عليه قولهم انتم فريدين نجس بالاولاد واعتقناهم فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان اعتم بسوط في سبيل الله احب الى من امر الزنا فترى عنتي الولد اما
قوله ولد الزنا شر الناس فلا ريب من الحديث على هذا انما كان سبيل من المتأقين
يؤذي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من يعذب من يذنب من فقلت قيل يا رسول الله صلى الله
مع بابه ولد الزنا فقال هو شر الناس والله تعالى يقول ولا تزنا ذنبا ولا
آخرى واما قولها ان الميت يعذب ببكاء أهله فليترك الحديث على هذا ولكن قال الله
له قال الشوكاني موضوعا انه انما موقوف عليه انه المستدل به للحاكم كتاب المعنى جلد ٢٥

نقله عليه وسلم مرورا من اليهود قذرات واهله سيكون عليه وانه ليعذب
والله عز وجل يقول لا يؤخف الله نفسا الا اذ سئمتا واخرج البخاري عن ابي عثمان بن
صلى الله عليه وسلم قال ان بلال بن رباح يذنب بليل فكلوا واشربوا حتى يذنب ابن ام مكتوم
واخرج البيهقي عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابن ام مكتوم
ذنب اعمى فاذا اذن فكلوا واشربوا حتى يذنب بلال كان بلال يصبر الفجوة كانت عائشة
تقول غلط ابن عمر هذا اخروا وروى الزركشي وقد حذف مما اوردوا شيئا لا يحا
من باب الاستدلال وهذا ان اذات لورني كما اخرج الامثلة السنة الآباء اذ
ابى هريرة قال اني التفت الى النبي صلى الله عليه وسلم فوجدته قد فرغ اليه الزرع وكانت تجعله وانكر
عن عائشة قالت ما كانت الزرع احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن كان لا
يجوز اللحم الغنم فكان يجعل اليه لفته اعجلها فنجبا واخرج ابن ابي شيبة عن ابي رز
قال اخرج الزنا ابهرية يضرب بيده على جبهته فيقول انكر تحنون اني اكلت
رسول الله صلى الله عليه وسلم كما اشتهر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
اذا انقطع شحم احدهم فلا عشي في الاخرى حتى يسلحها وقال ابن ابي شيبة
حدثنا ابن عيينة عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه ان عائشة كانت تحشى في خف
واحدا فنقل لاحتقن باهرية انفي والله اعلم مسجركا بغير الاصابة فيها
استدركته السيدة عائشة رضي الله عنها عن ابي الصلبة الذي اذ لم يلحق
بنا واولنا الجلال السديطي تعذر الله بالرحمة والرضوان ونفعنا به وبغيره
علومه ونفخا به وجعل قلبه ورمنا به ك

له فله ثبت عن عائشة في البخاري ص ٥٥٥ في جامع الترمذي باب ما جاء في كراهية المشي
في القبل والحد ص ٣٠٥ الترمذي ايضا

نہیں کہہ رہی، آپ سے ان خاصائص کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ وہ کیا ہیں تو فرمایا نکاح سے پہلے ایک قرشتہ میری تصویر بے کر جنور علی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا، پھر جس وقت آپ نے مجھ سے نکاح کیا میری عمر سات سال تھی اور رخصتی کے وقت میں نو سال کی تھی۔

اور آپ نے شادی اس حال میں کی کہ میں کنواری تھی اور آپ کے پاس بااوقات وحی اس حال میں نازل ہوتی تھی کہ میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی طرف میں ہوتے تھے، اور میں آپ کو تمام لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب تھی، اور میری برأت اور پاک دہائی میں قرآن پاک کی آیات نازل ہوتیں، قریب تھا کہ امت اس موقع پر ہلاک ہو جاتی، اور میں نے حضرت جبریل کو دیکھا ہے جبکہ آپ کی ازواج مطہرات میں سے کسی کو بھی یہ شرف حاصل نہیں ہوا اور میرے ہی چہرہ میں آپ کی روح قبض کی گئی، اس وقت آپ کے جسم اطہر کے قریب صرت میں اور موت کا قرشتہ تھا۔

باب الطہارت

”پاک کا بیان“

یعقوب بن سفیان نسوی نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت کیا ہے کہ ایک روز میں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اے اماں جان حضرت جاہل بن عبداللہ یوں فرما رہے ہیں کہ غسل اس وقت واجب ہوتا ہے جبکہ مادۂ تولیہ خارج ہو جائے، یہ سن کر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضرت جابر غلی پر ہیں کہ نہ کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب شرمگاہیں ایک دوسرے میں داخل ہو جائیں تو غسل واجب

نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا کہ آپ نے سن کر علم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا ہے اور شہود عربیت کا علم عرب سے لیا، یہ فرمائیں کہ علم طب آپ نے کس سے سیکھا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیونکہ آپ اکثر بیمار رہتے تھے اور عرب کے اطباء و معالجین آپ کے علاج کے سلسلہ میں حاضر خدمت ہوتے تھے، پس میں انہیں کی باتوں سے یہ علم سیکھتی تھی۔ حاکم نے مسروق سے نقل کیا ہے، انہوں نے فرمایا بخدا میں نے صحابہ کو حضرت عائشہؓ سے میراث کے متعلق سوال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حاکم نے عطاء کا قول نقل کیا ہے، انہوں نے حضرت عائشہؓ کے بارے میں فرمایا کہ حضرت عائشہؓ لوگوں میں سب سے بڑی فقیہہ عالمہ اور عام معاملات میں سب لوگوں سے بہتر رائے رکھنے والی ہیں۔

حاکم نے امام زہری کا قول نقل کیا ہے کہ اگر تمام انسانوں کے علم کو جمع کیا جائے پھر جنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے علم کو جمع کیا جائے تو حضرت عائشہؓ علم میں سب پر فوقیت دے جائیں گی۔

یہ حاکم نے موسیٰ بن طلحہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں دیکھا،

حاکم نے اخف کا قول ذکر کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ اور بہت سے خلفائے خطبات سے میں لیکن میں نے پوری مخلوق کے منہ سے کوئی کلام نہ سنا تھا اور بہتر نہیں سنا جو حضرت عائشہؓ کی زبان سے سنا۔ حاکم نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے اور اس کی تصحیح بھی کی ہے کہ ”وخصو صیات میری ایسی ہیں یا سنا، مریم بنت عمران جو مجھ سے پہلے کسی اور عورت کو نہیں دی گئیں، بخدا یہ بات میں ابھی کسی سوکن پر فخر کرتے ہوئے

کا حکم دیتے ہیں تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ابن عمر عورتوں کو مہر منہ دلنے کا حکم کیوں نہیں دیتے، میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک ہی برکت سے غسل کرتے تھے اور میں اس سے زیادہ نہیں کرتی تھی کہ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالوں اور سنائی شریف کے الفاظ میں یہ بھی ہے کہ میں اپنے بالوں کو نہیں کھولتی تھی۔

ابو منصور بغدادی نے اپنی کتاب میں حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے، انہیں فرمایا کہ جس نے کسی مردہ کو غسل دیا تو اسے بھی غسل کرنا چاہیے اور جس نے مردہ کو بٹھایا تو اس کو وضو کرنا چاہیے، جب حضرت عائشہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا کہ کیا مسلمانوں کے مرنے پر بھی غسل ہو جاتا ہے، حالانکہ اگر کوئی نکڑی اٹھائے تو اس پر نہ غسل واجب ہو بلکہ نہ وضو!

باب الصَّلٰوة

نماز کے بیان میں

طبرانی نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کی کہ جس نے دو تہیں پڑھے اس کی نماز ہی ادا نہیں ہوتی، جب حضرت عائشہ کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ یہ حدیث اہل انعام صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نے سنی ہے، ابھی زمانہ زیادہ نہیں گزرا اور نہ ہم ابھی بھولے ہیں، حضور نے تو صرف یہ فرمایا تھا کہ جو شخص کل روز قیامت باچوں نمازوں کو اس حال میں لے کر حاضر ہوگا کہ اس کے وضو، اوقات، رکوع اور سجود کی محافظت کی اور ان امور کی بجا آوری میں کسی قسم کی کمی نہیں کی تو اللہ تعالیٰ کا اس سے یہ عہد ہے کہ اس کو عذاب میں مبتلا نہ فرمائیں گے اور اگر کسی کی نمازوں میں کچھ

ہو جائے، یعنی انزال شرط نہیں، اس کے بعد حضرت عائشہ نے فرمایا کہ کیا خشک داخل ہو جانا حق رحم کو واجب کرے گا اور غسل کو واجب نہ کرے گا۔ ابو منصور بغدادی نے اپنی کتاب میں ایسی سند کے ساتھ جہاں میں جہول راوی ہے حضرت ابی بن کعب سے نقل کیا ہے وہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت علی بن ابی طالب یہ فرماتے ہیں کہ میں گدھے کی پشت پر مسح کروں یا موزوں پر مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تم علی کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ عائشہ تم کو قسم دے کر پوچھتی ہیں کیا آپ کو سورۃ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے متعلق کچھ علم ہے، ابی بن کعب حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا، مجھے حضرت عائشہ نے یہ خبر دی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ مائدہ نازل ہوئی تھی تو آپ نے صرف موزوں پر مسح کیا تھا، جب ابی بن کعب نے یہ بات حضرت علی کے سامنے بیان کی تو حضرت علی نے حضرت عائشہ کے قول کی طرف رجوع کر لیا اور اسی پر عمل پیرا ہوئے۔

تساخین موزوں کو کہتے ہیں، ثعلب فرماتے ہیں کہ اس کا واحد نہیں آیا۔ امام دارقطنی نے اپنی سنن میں حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ جب ابن کعب اللہ بن عمر کی اس بات کا علم ہوا کہ عورت کا بوسہ بیٹے و غوث جاتا ہے تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو روزے کی حالت میں بھی بوسہ لیتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے۔ امام مسلم و نسائی نے عید بن عمر سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ کو جب حضرت ابن عمر کی اس بات کا علم ہوا کہ وہ غسل کے وقت عورتوں کو بال کھولتے۔

نقص دیکھ رہی تھی ہوگی تو اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو کوئی عیب و پیمان نہ ہوگا، اگر چاہیں گے تو اپنی رحمت سے بخش دیں گے وہ عذاب دیں گے۔

ابو القاسم عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے تمام بنی محمد کے طریق سے یہ روایت نقل کی ہے جب حضرت عائشہ کو حضرت ابوبکرؓ کی یہ بات معلوم ہوئی کہ عورت نماز کو توڑ دیتی ہے یعنی اگر نماز کے سامنے سے عورت گزر جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے، تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ کیا اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے تجربہ میں نماز پڑھتے ہوئے تو سوتے ہیں میرے پاؤں آپ کے سامنے آ جلتے ہیں کو آپ جلا دیتے اور میں انہیں سیٹھ لیتی۔ اور اس کا اصل صحیح بخاری میں بھی ہے۔

امام بیہقی نے اپنی سنن میں ابو نعیم کے روایت کیلئے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ذرؓ کو روایت کی کہ میں نے فرمایا کہ جس کو صبح کے وقت نماز آ گیا اس کے وتر نہیں ہوئے، جب حضرت عائشہؓ کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ابو ذرؓ کو روایت غلطی ہوئی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو صبح ہونے پر بھی وتر پڑھتے تھے۔

امام مسلم نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمرؓ کے بعد نماز پڑھنے پر لوگوں کی پٹائی کرتے تھے، عائشہؓ کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ کو وہم سا ہو گیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس بات سے منع فرمایا تھا کہ کوئی شخص غلو ع آفتاب یا غروب آفتاب کے وقت تصددا نماز پڑھے۔

باب الجنائزہ

جنائزہ کے بیان میں

امام مسلم نے عباد بن عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ

نے سعد بن ابی وقاصؓ کے جنازہ کو مسجد میں لانے کا حکم دیا تاکہ ان کی نماز جنازہ ادا کی جاسکے اس پر لوگوں نے ان پر تکیہ کر کے تو آپؓ نے فرمایا لوگ اتنی جلدی بھول جاتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہل بن بشیرؓ کی نماز جنازہ تو مسجد میں پڑھائی تھی۔

یہی بنی نے عبداللہ بن ابی ملیکہؓ سے روایت کیا ہے جب حضرت عثمانؓ کی صاحبزادی دہام ابان کا وہاں ہوا تو ہم ان کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے حاضر ہوئے حضرت ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ بھی وہاں موجود تھے، اسی دوران حضرت ابن عمرؓ نے عمرؓ بن عثمانؓ سے فرمایا کیا تم گھر والوں کو روٹنے نہیں روکے بیشک رسول اللہؐ کا ایسا ہے کہ میت کو اس کے اہل خانہ کے اس پر روٹنے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے، حضرت ابن عباسؓ جو برابر ہی میں تشریف فرما تھے کہنے لگے کہ حضرت عمرؓ بھی کچھ اسی قسم کی بات فرماتے تھے، جب اس کا ذکر حضرت عائشہؓ کے سامنے ہوا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ عمرؓ پر رحم فرمائے بخدا رسول اللہؐ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مسلمان کو کسی کے روٹنے کی وجہ سے عذاب دیں گے۔ بل آپؐ کا ارشاد گرازی یہ ہے کہ اگر کافر کے عذاب میں بوجہ اس کے اہل خانہ کے اس پر روٹنے کے زیادتی ہو جاتی ہے، راوی کہتے ہیں اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے فرمایا تمہارے لئے قرآن مجید کافی ہے جس میں ارشاد خداوندی ہے ولا تدردوا واذنوا واذنوا اخیری یعنی کوئی نقص وہاں کسی دوسرے کے بوجہ کو نہیں اٹھائے گی، ابن ابی کثیرؓ کہتے ہیں کہ بخدا اس کے بعد حضرت ابن عمرؓ کچھ نہیں فرمایا۔

یہی بنی نے عمرؓ سے نقل کیلئے کہ حضرت عائشہؓ کے سامنے حضرت ابن عمرؓ کی بات کا تذکرہ ہوا کہ عمرؓ کو زندہ کے روٹنے کی پاداش میں عذاب دیا جاتا ہے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر عمرؓ کی مغفرت کرے وہ اپنی بات میں جھوٹے نہیں

میں لیکن ان سے بھول باغلی ہو گئی، بات یہ ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک یہودی کے جنازہ کے پاس سے ہوا جس پر اس کے اہل خانہ تین کرے تھے اس پر آہستہ فرمایا تھا کہ یہ لوگ تو میں پر درو رہے ہیں اور اس کو قریب عذاب دیا جا رہا ہے۔

امام مسلم نے عروہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ کے ساتھ لوگوں کی یہ بات کا تذکرہ ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مین دہاری دار جلد میں گھنٹا لگایا تھا تو حضرت عائشہ نے فرمایا تو گھنٹے چادر لائے تو تھے لیکن اس میں گھنٹا نہیں۔

طبرانی نے معجم وسط میں موسیٰ بن طلحہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ کو جب ابن عمر کی یہ بات معلوم ہوئی کہ ناگہانی موت کا آجانا اہل ایمان پر سخت جوتا ہے تو آہستہ فرمایا اللہ تعالیٰ ابن عمر کی مغفرت کرے، بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ ناگہانی موت اہل ایمان کے لئے آسانی کا باعث ہوتی ہے اور کفار پر سختی اور عذاب کا۔

امام بخاری نے حضرت ابن عمر سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے کئیسوں کے پاس ٹھہرے جس میں دشمنوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں آپ نے ان کو غنیمت کے فرمایا کہ آپ نے اپنے رب کے وعدہ کو پورا کیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا بیشک یہ کئیسوں والے اس وقت میری بات سن رہے ہیں، جب اس کا تذکرہ حضرت عائشہ کے سامنے کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ وہ میری بات سن رہے ہیں، بلکہ آہستہ یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اب وہ جان گئے ہیں کہ میں نے جو ان سے بات کی تھی وہ بالکل حق ہے۔

دارقطنی نے مجاہد کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کے پاس جانے کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو بھی

میں اور جب بندہ اللہ کے پاس جانے کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو بھی اس سے ملنا ناگوار ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ کے سامنے جب اس روایت کو بیان کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ خدا ابوہریرہ پر رحم فرمائے انہوں نے اس حدیث کا آخری حصہ تو بیان کر دیا، اول حصہ بیان نہیں کیا، پھر حضرت عائشہ نے پوری حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب خدا کسی بندہ کے ساتھ بہتری کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کی زندگی، اس سال میں جس میں اسے موت آتی ہے اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجتے ہیں وہ اس کو سیدھی راہ پر چلا دیتا ہے، اس کو بشارت دیتا رہتا ہے پھر جب اس کی موت کا وقت آتا ہے تو موت کا فرشتہ اس کے سر پر لے آکر بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے اطمینان والی روح اللہ کی مغفرت اور رضا کی طرف کوچ کر (یہ سن کر) اس کی روح نکلنے کے ہنسیاقی میں بے تاب ہونے لگتی ہے، یہی وہ وقت ہے جب بندہ خدا کے لئے کوپت کرتا ہے اور خدا اس سے ملنے کو پسند فرماتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں جب خدا کسی بندہ کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کی زندگی کے اس سال میں جس میں اسے موت آتی ہے اس کے پاس ایک شیطان کو بھیجتے ہیں پس وہ اس کو سیدھی راہ سے ہٹا دیتا ہے اور جب اس کا آخری وقت آتا ہے تو موت کا فرشتہ اس کے سر پر لے آکر بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے روح خدا کی راغلی اور غفلت کی طرف چل تو روح اس کے جسم میں گھسنا چاہتی ہے اور فرشتہ اس کو نکل لیتا ہے، یہی وہ وقت ہے کہ جب بندہ خدا سے ملنے سے نفرت کرتا ہے اور خدا بھی اس کی ملاقات سے نفرت کرتے ہیں، امام دارقطنی فرماتے ہیں کہ مجاہد کی یہ حدیث جہاں انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ سے روایت کی ہے حدیث غریب ہے، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرنے میں عطار بن سائب اکیلے ہیں اور میرے علم میں اس حدیث کو عطار بن سائب سے روایت

نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کے پاس جانے کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو بھی

دارقطنی نے مجاہد کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کے پاس جانے کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو بھی

دارقطنی نے مجاہد کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کے پاس جانے کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو بھی

کرتے دوسرے طرف میری تفصیل ہیں۔

امام ابو داؤد ابن حبان اور حاکم نے تصحیح کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری کے بارے میں نقل کیا ہے کہ جب ان کا پیام بھل آیا تو انہوں نے نئے کپڑے منگو کر زیب تن فرمائے، پھر ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ موت کو نہیں کہڑوں میں، اٹھایا چلے گا جس میں اس کی موت واقع ہوگی، علامہ زکریا فرماتے ہیں میرے مہل فقہ کی کتاب جو ابوالفین احمد بن حنبل کی تصنیف ہے، جن کا شمار قدما و شافعیہ میں ہے اور وہ ابن جریر کے شاگردوں میں ہیں (اس کتاب میں) وہ ایت بالمعنی کی بحث ہیں یہ اتفاق دیکھئے کہ حضرت ابوسعید خدریؓ یہ سمجھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثیاب کہڑوں کے کفن مراد لیا ہے لیکن حضرت عائشہؓ نے ان پر تنقید کرتے ہوئے فرمایا خدا ابوسعید پر رحم کرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد تو ثیاب ہے انسان کا آخری مل ہے کیونکہ آپ کا ارشاد ہے لوگوں کا حشر ہی حال میں ہو گا کہ وہ برہنہ یا برہنہ تن اور غیر بخشن ہوں گے، (جب سب برہنہ ہو گئے تو کہڑوں میں اٹھائے جائے گا کیا مطلب ہے)

ابوصفیر بغدادی نے ابوسعیدؓ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مسروق نے حضرت ابن مسعودؓ کا یہ قول نقل کیا کہ جس کو خدا کی ملاقات محبوب ہوتی ہے تو خدا بھی اس سے ملنے کو پسند کرتے ہیں اور جو خدا سے ملنے کو پسند نہیں کرتا تو خدا بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتے ہیں حضرت عائشہؓ نے یہ سن کر فرمایا خدا ابوسعیدؓ پر رحم کرے۔ انہوں نے حدیث کا حقد تو بیان کیا ہے حدیث کے آخری حصہ کے بارے میں تمہ نے سوال نہیں کیا پھر حضرت عائشہؓ نے پوری حدیث بیان کی کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ کے ساتھ جھلجھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کی زندگی کے آخری سال میں

ایک فرشتہ کو اس کے لئے مقرر فرمائیے جس کو بیچوں کی طرف اس کی رہنمائی کرنا ہے اور اسے سیدھے راستے پر چلا تلے یہاں تک کہ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں کا انتقال تو بڑی اچھی حالت ہوا، پھر جب اس کی موت آتی ہے اور وہ اپنے ثواب کو جنت میں دیکھتا ہے تو اس کی روح خوشی میں پھٹکے لگتی ہے یا اس کی جان بیاب ہو جاتی ہے یہی وہ وقت ہے کہ جب بندہ خدا کی ملاقات کو ارادہ مند سے ملنے کو پسند کرتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو زندگی کے آخری سال میں اس پر شیطان کو مسلط کر دیتے ہیں جو اس کو فتنہ میں مبتلی کر دیتا ہے یہاں تک کہ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں تو بڑی بری حالت میں مرا، پھر جب اس کو موت آتی ہے اور وہ عذاب کا مشاہدہ کرتا ہے تو اپنی روح کو اندر نگھٹا چلتا ہے، یہی وہ وقت ہے جب بندہ خدا کی ملاقات کو ارادہ مند سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔

باب الصیام

”روزہ کا بیان“

امام احمد نے اپنی سند میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہینہ ۲۹ دن کا پہلے، دو گونے اس کا تذکرہ حضرت عائشہؓ سے کیا تو انہوں نے فرمایا خدا ابوسعیدؓ پر رحم کرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ ہینہ ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے

ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہم ان چڑھ جماعت میں نہ کھائے گئے ہیں اور نہ حساب رکھتے ہیں (اس کے بعد آپ نے ہاتھ کے اشارہ کر کے فرمایا) کہ ہینہ انا ہوتا ہے، انا ہوتا ہے تیسری دفعہ آپ نے انگوٹھے کو زور لیا د اس طرح انتیش دن جسے جب حضرت

اپنی بات سے رجوع کر لیا، مزار اپنی مسند میں فرماتے ہیں کہ ہمارے علم حضرت ابو ہریرہؓ نے فضل بن عباس سے صرف یہی ایک حدیث روایت کی ہے۔

باب الحج

”حج کے بیان“

امام بیہقی نے اپنی سنن میں سالمہ سے روایت کیا ہے، وہ حضرت ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو یہ کہتے سنا تھا ”جب تم (حج میں) ری حمار کو چکھو اور سپر منڈ والو تو تھکے لئے سوائے عروقہ اور خوشبک کے ہر چیز حلال ہو جائیگی“ سالمہ کہتے ہیں ”جب حضرت عائشہؓ کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے فرمایا اگر سوچنا عروقہ کے ہر چیز حلال ہو جاتی ہے، وہاں تک خوشبک کا مسئلہ ہے، میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خوشبو لگاتی تھی، سالمہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت زیادہ لائق اتباع ہے، امام بخاری اور مسلم نے حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ زید بن ابی سفیان نے حضرت عائشہؓ کو خط لکھا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ یہ فرماتے ہیں کہ جس نے قربانی کا جانور حرم کی طرف روانہ کیا تو اس پر ہر روز چیز حرام ہو جائے گی جو حاجی پر حرام کی گئی ہے یہاں تک کہ جانور کو قربان کر دیا جائے اور میں زید بن ابی سفیان نے یہی اپنا جانور حرم کی طرف روانہ کیا ہے، لہذا اپنا فیصلہ مجھے لکھ دیجئے، عمر کہتی ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ابن عباسؓ کی بات درست نہیں ہے (کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے بار میں نے اپنے ہاتھوں سے بچے تھے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے وہ جانوروں کو بہتاتے تھے، اس کے بعد آپ نے ان جانوروں کو میرے والد حضرت ابو ہریرہؓ سے ہمراہ حرم کی

عائشہؓ کو ہم کا علم ہوا تو کہنے لگیں کہ خدا ابو عبد الرحمنؓ کی مغفرت کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ماہ تک اپنی ازدواج سے کنارہ کش رہے، پھر انیس دن روزہ بالا غائے باہر تشریف لائے، جب آپ سے عرض کیا گیا کہ اے رسول خداؐ آپ نے تو ایک ماہ (۳۰ دن) کی قسم کھائی تھی تو آپ نے فرمایا کہ مہینہ انیس کا بھی ہو سکتا ہے۔

امام مسلم نے ابو بکر بن عبدالرحمنؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو عطر کرتے سنا وہ اپنے عظیمین یہ فرماتے تھے کہ جس کی معجنا بت کی حالت میں جو تو اس کو روزہ نہیں رکھنا چاہیے، ابو بکر کہتے ہیں کہ اس کا ذکر میں نے اپنے والد عبدالرحمنؓ سے کیا، انہوں نے اپنے والد عارضتے اس کا تذکرہ کر دیا تو عارضتے اسباب کا انکار کیا، چنانچہ میرے والد عبدالرحمنؓ مسئلہ کی جیتوں میں چل دیے، میں بھی ان کے ہمراہ ہوا یہاں تک کہ ہم حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبدالرحمنؓ نے ان دونوں سے ابو ہریرہؓ کی بات کی دریافت کیا تو دونوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتا ہوں کہ اس کی حالت میں معجنا بتی بیڑا اختلاف کے دلیلی ہو جسہ صحبت کے کیونکہ آپ کو خواب میں اختلاف نہیں ہوتا تھا، پھر آپ روزہ رکھتے تھے، رادی کہتے ہیں کہ ہم وہاں سے چل دیے، یہاں تک کہ مردان کے پاس پہنچے، عبدالرحمنؓ نے ساری روئید اور مردان کے سامنے ذکر کی تو مردان نے کہا کہ میں تم کو قسم دے کر کہتا ہوں کہ تم غوراً ابو ہریرہؓ سے پاس جاؤ اور ان کی بات کی تردید کرو، چنانچہ ہم حضرت ابو ہریرہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبدالرحمنؓ نے پوری بات ان کے سامنے بیان کر دی تو حضرت ابو ہریرہؓ نے دریافت کیا کہ کیا وہ دونوں یہ فرما رہی ہیں، عبدالرحمنؓ نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ دونوں زیادہ علم رکھتی ہیں، پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے اپنی بات کو فضل بن عباسؓ کی طرف منسوب کیا کہ یہ بات میں نے فضل سے سنی ہے نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، اس کے بعد حضرت ابو ہریرہؓ نے

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اے ام المومنین کیا آپ ابن عمر کی بات کو نہیں سُن رہیں کہ وہ
کیا فرما رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عرسے اولگے جن میں سے ایک
ماہِ رجب میں تھا اور یہی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، خدا ابو عبد الرحمن پر رحم کرے،
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی عمرؓ کو ادا فرمایا تو میں آپ کے ہمراہ ہوتی تھی،
آپ نے ماہِ رجب میں بھی عمرؓ کو ادا نہیں فرمایا۔

امام ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے یہاں سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عمرؓ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عروں کی تعداد کی بابت دریافت کیا گیا کہ آپ نے
کتنے عرسے کئے ہیں، آپ نے فرمایا دو رجب، حضرت عائشہ کو معلوم ہوا، تو پہلا
نے فرمایا کہ ابن عمرؓ کو چاہئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین عرسے کئے ہیں
ماسوا اس عرسے کے جو آپ نے حجۃ لوداع میں کیا تھا۔

امام شافعی اور بیہقی نے سالم سے روایت کیا ہے وہ اپنے والد ابن عمرؓ کے
ہائے میں فرماتے ہیں کہ وہ عورتوں کو حالتِ احرام میں موزے کاٹنے کو فتویٰ دیتے
تھے یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن یوسف ان کے سامنے حضرت عائشہؓ کو فتویٰ کا ذکر
کیا کہ حالتِ احرام میں موزے نہ کاٹیں (یہ سن کر حضرت عائشہؓ نے ابن عمرؓ سے فتویٰ سے
رنگ لگے۔

امام ابو داؤد اور ابن خزيمة نے سالم بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ
حضرت عبد اللہ بن عمرؓ حالتِ احرام میں عورتوں کو موزے کاٹ دیتے تھے، پھر حضرت
عیسیٰ بن یوسف ان سے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے ان سے یہ حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو موزوں کے بارے میں رخصت دی ہے (یہ سن کر)
ابن عمرؓ نے یہ بات چھوڑ دی۔

امام احمد نے کتاب مناسک کبیر میں یہاں سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ

جانبِ دروازہ کیا تھا، آپ پر کہ چیز حرام نہیں ہوتی تھی جس کو خدائے آپ
کے لئے حلال کیا تھا، یہاں تک کہ باوجود قرآن کریم دیکھتے۔

امام بیہقی نے اپنی سنن میں امام زہری سے نقل کیا ہے کہ سب سے پہلی
شخصیت جس نے اس مسئلے کے سلسلہ میں لوگوں کی آنکھوں پر سے جواست کے پردہ کو
ٹہنایا اور سنت کو کھول دیا وہ حضرت عائشہؓ کی ذاتِ گرامی ہے، مجھے عہدہ اور عمرہ
نے خیر دی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے
جانوروں کے بارِ شاکر تھی، آپ ان کو بارِ شاکر حرم کی طرف روانہ فرماتے تھے تاکہ
آپ خود مدینہ منورہ میں ہوتے تھے پھر جانوروں کے قربانی ہونے تک آپ کسی چیز سے
پرہیز نہیں کرتے تھے، جب لوگوں کو حضرت عائشہؓ کی بات معلوم ہوئی تو اس پر عمل پیرا
ہو گئے اور حضرت ابن عباسؓ کے فتوے کو کھینچ بیٹھے۔

امام بخاری و مسلم اور نسائی نے عمر بن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت
ابن عمرؓ کے عرسے احرام کے وقت خوشبو لگنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے
جسم سے خوشبو کی پٹیں نکلیں مجھے اس کی بہ نسبت یہ زیادہ پسند ہے کہ تار کو مل لوں
(راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت عائشہؓ سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ خدا
ابو عبد الرحمن پر رحم کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشبو لگانا تھی پس آپ اپنی
ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے پھر صبح کے وقت خوشبو کی پٹیں آپ کے
احرام سے آتی تھیں۔

شیخین نے یہاں سے روایت کیا ہے کہ عہدہ نے حضرت ابن عمرؓ سے دریافت کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عرسے ادا فرمائے تھے حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا چار، جن
میں سے ایک ماہِ رجب میں تھا، یہاں کہتے ہیں، ہم نے ان کی تردید کرنی نامناسب
سمجھی اور ہم نے حضرت عائشہؓ کے مسواک کرنے کی آواز جھڑپ سے سن کر انہوں نے حضرت

یوں فرماتی تھیں، تم عبد اللہ بن زبیر پر تعجب نہیں کرتے جو احرام والی عورت کو یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ وہ چار انگلیوں کی مقدار بال کاٹ کے علاوہ اس کے لئے ایک کنارہ سے کاٹ لینا ہی کافی ہے۔

امام بیہقی نے اپنی سنن میں ابو احقاف سے روایت کیا ہے وہ حضرت برابر بن عازب سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین عمرے ادا کئے ہیں جو ماہ ذیقعد میں تھے، احباب حضرت عائشہ نے یہ بات سنی، تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے تھے (اس میں وہ عمرہ بھی شامل ہے) جس کے ساتھ آپ نے حج ادا کیا تھا۔

امام بیہقی نے اپنی سنن میں ابو علقمہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ شیبہ بن عثمان نے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا، اے ام المومنین غلاف کعبہ دار کے بعد، ہمارے پاس بہت جمع ہوئے ہیں، پھر ہم بہت گہرے کنوئیں گھودے ہیں اور غلاف کعبہ کو ان میں دفن کر دیتے ہیں، تاکہ ان کو کوئی معنی یا احاطہ نہ چھوئے، (یہ بات سن کر) حضرت عائشہ نے فرمایا، تمہارے یہ اچھا کام نہیں کیا، تمہارے بہت برا کام کیا، غلاف کعبہ جب اتر چکا تو نبی یا احاطہ کے سے اس کو کوئی نقصان نہ ہو گا لیکن (انعام کا نام کر دو) اس کو فروخت کر دو اور اس کی قیمت کو مساکین اور مسافر کر دے دو۔

باب البیع

”خرید و فروخت کے بیان میں“

عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں اور دارقطنی و بیہقی نے اپنی اپنی سنن میں ابو احقاف سے روایت کیا ہے، وہ اپنی اہلیہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ

عورتوں کے جمع میں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو ایک خاتون نے حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ اے ام المومنین میری ایک ہانڈی تھی جس کو میں نے زید بن ارقم کو آٹھ سو روپے میں فروخت کیا تھا اس طرح کہ جب سے ان کو ملے گا (اداکر کر گئے) (کچھ عرصہ بعد) حضرت زید نے اس کو فروخت کر کے کا ارادہ کیا تو میں ان سے چند سو روپے میں نقد خرید لیا، (زید سن کر) حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تم نے جو خریدنا وہ بھی بڑا کیا اور زید نے جو بیچا وہ بھی (بہت بڑا کیا)۔ پس زید کو یہ بات پہنچا دو اگر انہوں نے تو یہ نہ کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اس کا کیا ہو چکا اذھان جو ملے گا، اس عورت نے عرض کیا کہ اگر میں اصل سربا یہ واپس سے لوں اور بقیہ ان کو واپس کر دوں تو آپ کی کیا رائے ہے حضرت عائشہ واپس کر جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آجائے پھر وہ (اس گناہ) سے برہیز کرے تو پھر اس کے کچھ گناہ معاف ہو جائے ہیں۔

باب النکاح

”نکاح کے بیان میں“

حاکم نے تصحیح کے ساتھ ابن ابی ملیک سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے عورتوں سے متہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا، میرے اور قبائے درمیان خدا کی کتاب موجود ہے اور آپ نے سورۃ مومنوں کی جس میں مومنین کی صفات موجود ہیں (یہ آیت پڑھی) اور جو لوگ اپنی مشرکاتوں کی حفاظت کرنے والے ہیں سوائے اپنی بیویوں پر ایجن کے وہ مالک ہیں، بیشک ان پر کوئی ملامت نہیں اور جس نے بیوی اور ملک میں سے علاوہ کا ارادہ کیا تو اس نے حد سے تجاوز کیا۔

میں کہ جبریل کے تمام اُن کو گھیر رکھا تھا دیکھا تھا۔

امام مسلم نے سرسوق سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ سے عرض کیا ہے امان جان کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو حضرت عائشہ نے فرمایا تیری بات سے تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے جس نے تم سے یہ بیان کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے، تحقیق اس سے جھوٹ کہا، پھر حضرت عائشہ نے یہ آیت پڑھی "نہیں پاکستانیں اس کو نہ نکالیں اور وہ پاکستان کے آنکھوں کو اور وہ نہایت لطیف و خبردار ہے" لیکن آپ نے جبریل کو دوسرے ان کی صورت میں دیکھا تھا۔

امام بخاری نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے یہ آیت پڑھی "یہاں تک کہ جبنا امید ہونے لگے رسول اور خیال کرنے لگے کہ ان سے جبروت کپا گیا تھا" تحقیقاً رکڑبو میں ذال کی تخفیف کے ساتھ اور یہ آیت تلاوت کی "یہاں تک کہ رسول اور اس کے ساتھ ابن ابی ہاشم پکارا تھے کہ غلکی مدد کب پہنچے گی؟" ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ میں عروہ بن زبیر سے ملا تو میں نے اس کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا، خدا کی پناہ، بخدا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے کسی چیز کا وعدہ نہیں کیا مگر اس رسول کو یقین ہوتا تھا کہ وہ وعدہ اس کے سامنے سے پہلے پورا ہو جائے گا، لیکن رسول پر آسمانیں ہمیشہ آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ ان کو اس بات کا ڈر ہوتا ہے کہ جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ ان کی تکذیب نہ کریں چنانچہ حضرت عائشہ آیت کو قد کذبوا" مشقلہ اذال کی تشدید کے ساتھ پڑھتی تھیں۔

ابو داؤد دیلمی نے اپنی سند میں منکول سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا گیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے

نیز صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد میں امام شعبی سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں فاطمہ بنت قیس کے پاس گیا اور ان سے اس فیصلہ کی بابت دریافت کیا جو حضور نے ان کے متعلق کیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ان کے شوہر نے انہیں خلاق مغلطہ تھی پس میں نے اپنا مقدمہ رہائش اور خروج کے بارے میں حضور کو عدا میں دائر کیا تو آپ نے مجھے نہ مکان دیا اور نہ خرچہ۔

امام بخاری نے مغلطہ اور اوداؤ دے عروہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ نے فاطمہ کی حدیث پر سخت دارگیری اور فرمایا وہ تو ایک دیوان گھر میں رہتی تھیں جس کے اطراف میں خوت تھا، لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں ایہ فیصلہ فرمایا تھا کہ ان کو رہنے کے واسطہ مکان نہیں ملے گا۔

مسلم نے عروہ روایت کیا ہے کہ سعید بن عاصی کے فرزند نے عبدالرحمن بن حکم کی صاحبزادی سے شادی کی پھر اسے طلاق دے کر اپنے پاس سے نکال دیا، عروہ نے ان پر اس سلسلہ میں سرزنش کی تو انہوں نے کہا کہ فاطمہ بھی تو گھر سے نکلی ہیں عروہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ کی خدمت میں آیا اور ان سے سارا ماجرا بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ فاطمہ بنت قیس کے لئے یہ حدیث بیان کرنے میں بھلائی نہیں ہے۔

باب الجّامع

"متفرقات"

امام بخاری نے قاسم کے طریق سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ جس کا یہ زعم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا تو اسے بہت بڑی بات کہی لیکن آپ نے جبریلؑ کو ان کی صورت اور خلقت میں اس حال

نے فرمایا کہ ہم حضرت عائشہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، حضرت ابوہریرہ بھی ہمارے ہمراہ تھے، اسے میں حضرت عائشہ پولیں لے ابوہریرہ کیا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کو بلی کے (قید کرنے) کی وجہ سے عذاب دیا گیا تھا کہ اس عورت نے نہ تو اسے کھلایا نہ پلایا اور نہ اس کو چھوڑا کہ خود ہی زمین کے کڑے کو کھڑے کھا لیتی یہاں تک کہ اس حالت میں وہ مر گئی، حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے حضرت عائشہ پولیں کہ ایک ایمان والہ اقداس کے نزدیک اسے زیادہ مکرم ہے، کہ اس کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جائے اور جہاں تک اس عورت کا تعلق ہے وہ کافرہ تھی پھر فرمایا اے ابوہریرہ جب آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کیا کریں تو مجھ بھال کر بیان کیا کریں۔

امام بخاری اور مسلم نے عروہ سے نقل کیا ہے وہ حضرت عائشہ سے راوی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی ازوج مطہرات نے حضرت عثمان کو حضرت ابوبکر کے پاس بھیجا جانا تھا کہ وہ ابوبکر سے ان کی میراث کو حضور کی طرف سے ہے کے متعلق سوال کریں۔ تو حضرت عائشہ نے ان سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا کہ ہماری میراث جاری نہیں ہوتی ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

ابوہریرہ حسین بن عبد الرحمن اور ابو نعیم اصفہانی نے بھی سے روایت کیا ہے وہ حضرت ابوہریرہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ اور خون کے کبر جاتے یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ شترگوئی سے کھر جائے، حضرت عائشہ نے یہ سنا، فرمایا کہ ابوہریرہ کو حدیث یاد نہیں رہی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تم میں سے کسی کا پیٹ

فرمایا انہوں نے تین چیزوں میں ہے، گھر، عورت اور گھوڑے میں، تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ابوہریرہ کو بات یاد نہیں (اصل بات یہ ہے) ایک مرتبہ ابوہریرہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اس وقت) آپ یہ فرما رہے تھے کہ خدا ہود کو تباہ و برباد کرے کہ وہ کہتے ہیں تین چیزوں گھر، عورت اور گھوڑے میں انہوں نے یہ فرمایا ہے۔ پس ابوہریرہ نے حدیث کا آخری حصہ تو سنا لیا، اول حصہ کو نہ سنی سکے۔

امام احمد نے ابو حسان اعرج سے روایت کیا ہے کہ دو شخصوں نے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ابوہریرہ یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بد شکوئی عورت، چہ پائے (گھوڑے) اور گھر میں ہے، اس پر حضرت عائشہ نے فرمایا تم سے اس ذات کی جس نے قرآن پاک کو ابلاغاً صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی آپ نے تو یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اہل جاہلیت یہ فرماتے ہیں کہ بد شکوئی تین چیزوں (عورت، گھوڑا، گھر) میں ہے، پھر حضرت عائشہ نے قرآن پاک کی آیت پڑھی (وہیں کا ترجمہ یہ ہے) کہ ملک میں اور تجارتی جانوں میں کوئی تکلیف و آفت نہیں آتی جو کسی نہ ہو ایک کتاب میں پہلے اس سے کہ تم بیدار کریں اس کو دنیا میں۔

مزار نے علقہ سے روایت کیا ہے، حضرت عائشہ سے عرض کیا گیا کہ ابوہریرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت کو بلی کا پاداش میں عذاب دیا گیا اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا نہ کھانے کو دیا اور نہ اس کو چھوڑا کہ خود کھائے یہاں تک کہ وہ بھوک کی وجہ سے مر گئی، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ عورت تو کافرہ تھی۔ مزار کہتے ہیں کہ ہمارے علم میں علقہ نے حضرت ابوہریرہ سے صرف یہی حدیث روایت کی ہے۔

تاسم بن ثابت سرقطی نے غریب الحدیث میں علقہ سے روایت کیا ہے انہوں

پیپ اور خون سے بھر جاتے یہ اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ ایک پیٹ ان اشعار سے پُر ہو جن میں میری جبر اور بکائی کی گئی ہو۔

حاکم نے تصحیح کے ساتھ اور بیہقی نے اپنی سنن میں عودہ سے روایت کیا ہے۔ حضرت عائشہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ ابو ہریرہؓ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں راہِ خدا میں ایک کوڑے پر قناعت کروں، یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے بہ نسبت اس کے کہ میں زمانے آزاد شدہ بچہ کو آزاد کروں۔ اور فرمایا دلِ رزنا بیٹوں میں بدتر ہے، اور میت کو زندہ کے آدھ لیک کر کے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے، یہ شکر حضرت عائشہ نے فرمایا کہ خدا ابوبکرؓ پر رحم کرے انہوں نے حدیث کو نہ شکیب طور پر سنا اور نہ شکیب بیان کیا، آپ کا یہ ارشاد کہ راہِ خدا میں میں ایک کوڑے پر قناعت کروں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ زمانے پیدا شدہ بچہ کو آزاد کروں۔ (مسل میں بات یہ ہے) جب یہ آیت نازل ہوئی پھر بلا تامل گھاٹی میں شکوہ ادا کر میں کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے کسی بندہ کی گردن چھڑانا، اس پر آپؐ کی خدمت میں عرض کیا گیا، اے رسولِ خدا ہمارے پاس آزاد کرنے کے واسطے اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ ہم میں سے کسی کے پاس جیسی باندی ہو جس کی خدمت کرتی ہو اور اس کے لئے کوشش کرتی ہو اگر ہم انہیں زمانہ کا حکم کریں اور وہ ناجائز اولاد لائے کہ ان میں تو ہم اس اولاد کو آزاد کر دیں اس پر آپؐ نے فرمایا کہ میں راہِ خدا میں ایک کوڑے پر قناعت کروں یہ مجھ کو زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں زمانہ کا حکم دوں اور اس ناجائز بچہ کو آزاد کروں۔ اور آپ کا یہ ارشاد کہ ناجائز بچہ بیٹوں میں میرے قریب ہے اس طرح نہیں ہے بلکہ پوری حدیث اس طرح ہے، منافقین میں سے ایک شخص حضورؐ کو تکلیف پہنچاتا تھا، آپؐ نے ایک مرتبہ فرمایا، ہونے جو فلاں کی طرف سے

میرا دل کرے گا، عرض کیا گیا کہ اے رسولِ خدا اس کے ساتھ تو ناجائز بچہ بھی ہے اس پر آپؐ نے فرمایا کہ وہ تو بیٹوں میں بدتر ہے اور خدا کا ارشاد ہے کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا نفس کسی دوسرے کے بوجھ کو نہیں اٹھائے گا، اور آپ کا یہ کہنا کہ میت کو زندہ کے آدھ لیک کر کے کی وجہ سے عذاب دیا جائے تو یہ بھی اس طرح نہیں ہے بلکہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک یہودی کے گھر کے پاس سے گزرے جو مرد کا تھا اور اس کے اہل خانہ اس پر بیٹیں کر رہے تھے (یہ دیکھ کر آپؐ نے ارشاد فرمایا) تھا کہ یہ لوگ تو یہاں اس پر رو رہے ہیں اور اس کو وہاں عذاب دیا جا رہا ہے، اور فرمایا کہ ارشادِ خداوندی ہے، خدا ہم جاندار کو اس کی طاقت کے بقدر تکلیف دیتے ہیں۔ امام بخاری نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلال رات کو اذان ادا کرتے ہیں اس آواز میں مکہ کے اذان دینے تک کھڑے اور بیٹھے۔ بیہقی نے عروصہ سے روایت کیا ہے وہ حضرت عائشہؓ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ابن ام مکتومؓ نابینا ہیں جب وہ اذان دیں تو کھڑے اور بیٹھے یہاں تک کہ بلال اذان دیں اور بلال وقت فجر کو دیکھتے ہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ان عمرے غلطی ہو گئی۔

مصنف فرماتے ہیں کہ یہ روایت علامہ زرکشی کی ذکر کردہ روایات میں آخری ہے اور بہت سی چیزوں کو جو جملہ زرکشی نے ذکر کر دی ہیں ان کو میں نے حذف کر دیا ہے کیونکہ وہ استدراج کے بابے میں نہیں تھیں اور حسب ذیل وہ مزید استدرکات میں ہیں جو علامہ زرکشی نے ذکر نہیں کیا۔

تکمیل کے لئے استفتاء ابوداؤد کے حضرت ابوسریحہ سے روایت کیا ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت آیا تو آپ کی طرف دست بڑھائی گئی آپ دست بہت پسند فرماتے تھے۔ امام ترمذی نے حضرت عائشہؓ سے روایت



سرکارِ دُعا عالم

صلی اللہ علیہ وسلم

از پیر مونس زمیری

سیرت طیبہ پر ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی جس سے ہر عمر کے لوگ متغیض ہو سکیں۔ پیر مونس سے عشق رسولؐ نے ایک ایسی کتاب لکھوائی جو ایسی عمر کے لوگوں کے لیے مشعلِ راہ اور فیض بخش ثابت ہو۔

یہ کتاب دو درعافہ کے مسائل اور ضروریات کا حل ہے۔ یہ کتاب آجکل کے حالات میں ایک روشنی کے مینار کی طرح ہے جس کے مطالعہ سے قارئین کے دل منور ہو جائیں گے۔

اس مبارک تصنیف پر وفاقی حکومت پاکستان نے اس کے مصنف جناب پیر مونس صاحب زمیری کو انعام سے نوازا ہے۔
کتاب کی مقبولیت کے پیش نظر اپنی کاپی بک کر لیجئے۔

مجلد، خوبصورت گرد پوش، اچھک کاغذ

— شائع کردہ —

اردو ایک ڈمی کندھ کراچی

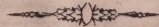
رحمت بلڈنگ، ایم اے جناح روڈ، کراچی۔

کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دست کا گوشت سب سے زیادہ پسند نہیں تھا لیکن آپ کو کبھی کبھار گوشت میسر آتا تھا اس لئے دستی کی طرف جلدی کرتے تھے کیونکہ وہ جلدی گل جاتی تھی۔

ابن ابی شیبہ نے ابو زرین سے روایت کیلئے کہ حضرت ابو ہریرہؓ اپنی بیٹی پر ہاتھ مارتے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے، پھر فرماتے گئے کہ تم لوگ کہتے ہو کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط بیانی کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے، جب تم میں سے کسی کا تسر ٹوٹ جاتے تو جب تک اس کو درست نہ کر لے، اس کو دوسرے پرکے جوتے میں نہیں چلانا چاہیے۔ ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں کہ تم کو اس عینے نے عبدالرحمن بن قاسم سے اس بات پر ملنے اپنے والد قاسم سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ ایک روزہ پہن کر چلتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ میں ابو ہریرہؓ کو تنگ کرنا چاہتی ہوں۔

کتاب میں المصاحف بتایا اسد رکۃ عائشہ رضی اللہ عنہا علی الصحا بیتہا کو علامہ سیوطی نے تالیف کیا ختم ہو گئی، خدا متولع ہو گئی رحمت و رضائے ساتھ ڈھانپ لے اور ہم کو اس کے علوم و خطایکے ذریعہ نفع لے اور اس کے طفیل ہم پر رحم کرے۔

جمیل نقوی



طوبیٰ ریسرچ لائبریری
اسلامی اردو، انگلش کتب،
تاریخی، سفرنامے، لغات،
اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com